انا من المجرمین منتقمون

مختار نامہ اردو

در مطبع مجمع البحرین لودیانہ مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ الطاہرین المعصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین **اما بعد** شیخ فاضل محدث سعید جعفر بن محمد بن نما کہ جملہ مشایخ کبار محدثین و اعاظم فقہای متقدمین سی ہین بیچ رسالہ حال مختار کی فرماتی ہین کہ بعد تالیف کتاب مقتل کہ نام اوسکا شیر الاحزان ہی بالتماس بعض اخلای روحانی و برادران ایمانی کی رسالہ کو تالیف کیا اور جو نشر فضائل و ذکر مناقب و جلالت قدر مختار بن عبیدہ ثقفی سے میری دلمین تہا ہمیشہ اغیش خاطر غمزدہ و تسلی دہندہ دل بیقرار کی تہا اب وسکے اظہار کا متوجہ ہوا کہ آتش سوزان غم و اندوہ حضرت سید المرسلین و اشرف الوصیین و اہلبیت طاہرین اور التہاب قلوب مومنین کو ساعت اون کوششون سے جو مختار سے اسطی قتل قاتلان سید ابرار کی ظہور مین آئین ہین فی الجملہ تسلی ہوتی ہے اور تعجب ہے کہ بعض علمای سلف رحمہم اللہ اوسکے زیارت قبر سے متعرض ہے اور اوسکے اظہار فضائل مین سستی کرتی تہی اور مخالفت مذہب کی نسبت دیتے تہی اور کہتی ہے کہ وہ قائل امامت محمد بن حنفیہ تہا بلکہ اوسکی قبر کو چہوڑ دیا تہا اور اوسمین خوشنودی جناب باری کی تصور کرتے تہی باوجودیکہ قبر اوسکی

قبر اوسکی متصل مسجد کوفہ کی ہے اگر کوئی روضہ مسلم بن عقیل سے باہر آئی تو مثل ستارہ درخشان کی نمود آ
...ہی یہہ محض تقلید تہی اپنی علم پر عمل نہین کرتی تہی اور تمامی زحمتین اور محنتین او تعصب مختار کو جو واسطے
قلع قمع بنی امیہ لعنہم اللہ تعالی اور خصوص قتلہ جناب خامس آل عبا کیلئے وہی کہین بہول گئی تہی حالانکہ
مختار نے خداوند خالق اور بہترین خلایق کو اپنی سے راضی و ممنون کیا اور رضامندی خاطر اشرف امام ہمام حضرت
سید الساجدین علیہ السلام مین نہایت کوشش کی اور محمد حنیفہ کو بہی خورسند کیا اور محمد بن حنفیہ جلیل القدر
وعظیم المرتبہ تہی اگرچہ رشتہ و سن مین جناب سید سجاد سے بجای والد بزرگوار کی تہے مگر معتقد امامت و
تقدم آنحضرت کی تہی اور کوئی کام بغیر رضا آنحضرت کی نکرتی تہی بلکہ کوئی تقریر بے موجب خواہش
حضرت کی جیسے رعایا مطیع والی کے ہوتی ہے ایسا اپنی تئین مطیع و منقاد حضرت سید سجاد ع کا جانتی
...اونکو تفضیل اپنی اوپر جیسے غلام آقا کو تفضیل دیتا ہے چونکہ طلب خون ناحق ریختہ جناب خامس آل عبا کے واسطے
خود متوجہ ہوئی اور مختار کو مقرر کیا اسطرح حکم حضرت کا تہا لہذا بامر آنجناب و اشارہ باصواب یہہ امر
ظہور مین آیا اور یہہ بہی غرض تہی کہ حضرت کو کسی امر مین زحمت نہو کوچ و مقام سی تکلیف نہو اور یہان زیادہ
اسکا خیال تہا کہ بنی امیہ یعنی مروان و عبد الملک وغیرہ جو وسادہ آرای مسند زریں کی ہین جب حضرت کو
علانیہ اسمین شامل دیکہین گی تو درپی عداوت ظاہری و اطفای نور خدا مرۃ بعد اولی و کرۃ بعد اخری ہونگے
اور یہہ بہی سبب تہا کہ حضرت گاہ گاہ بعض فقرات مقام تقیہ مین نسبت مختار کی فرماتی تہے سوای قتل قاتلان
جناب خامس آل عبا ع کی اور غرض محمد حنفیہ کی ہرگز نہ تہی و دلیل اسکی وہ حدیث ہی کہ مشایخ کبار سی معنعن
سند متصل مجکو پہونچی ہے ابی بحر عالم اہواز سی وہ کہتا ہی کہ مین ابتدای امر مین قایل بامامت محمد حنفیہ تہا
...ت سال حج بیت الحرام سی مشرف ہو کی مدینہ منورہ مین واسطی زیارت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کی گیا اور خدمت امام مین مشرف ہوا ایک دن محمد حنفیہ کی پاس حاضر تہا کہ ایک جوان خوش رو گذرا
اوسنی سلام اونپر کیا یہہ فورا اوٹہہ کہڑی ہوئی اور دونو ہاتہہ چوم لئی اور دونون آنکہون کی بوسہ لیا
...بکمال ادب بلفظ مولائی و سیدی تقریر کرتے رہی اور چند قدم مشایعت بہی کی جب واپس آئی مینی
...ن کی کہ مین بہت مایوس ہوا اور اجرت اپنی زحمت کی خدا سی چاہتا ہون محمد نے فرمایا کہ کیون ایسا
...ہے مینی عرض کی کہ مین آپ کو امام مفترض الطاعۃ و حجت خلق پر جانتا تہا آپ نی اس لڑکے
اسقدر تعظیم و تکریم کی محمد حنفیہ نی فرمایا کہ واللہ یہہ امام میرا اور تمہارا ہی مینی کہا کون ہے یہہ اونہون نی کہا

کہا علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب علیہم السلام ہی ہیہ اور بعد امام حسین علیہ السلام کی امام مفترض الطاعۃ ہے
ای ابو بحر یعنی منازعہ کیا تہا امامت سے امامت مین اسنی مجہسے کہا کہ چچا یہہ امر عظیم ہے اسکا دعوی تم نکرو
تم راضی ہوا سپین کہ مین اور تم حجر اسود کو اس باب مین حکم مقرر کرین مینی کہا کہ وہ ایک سنگ ہی عقل و ہوش
زبان نہین رکہتا کہ وہ بیان مری اور تیری حکم کری اسنی کہا کہ جس امام سی جمادات کلام نکرین وہ امام نہین
تب مین نادم ہوا اور اوسکی حکمت پر راضی ہوا پہر ہم دونو حجر اسود کی قریب گئی اور دو دو رکعت نماز
ادا کین اور یہہ جوان زیادہ قریب اوسکے گیا اور بوسہ دیا اور کہا کہ ای حجر اسود تجکو قسم دیتا ہون اوس
خدا کی جسنی عہد و پیمان اپنی بندون کی تیری سپرد کی ہی کہ کل محشر مین گواہی دی کہ کسنی اپنی عہد کو وفا
کیا ہے کہہ کہ ہم دونون مین کون برحق ہے پس وہ سنگ حرکت مین آیا اور بزبان فصیح بیان کیا کہ ای
محمد چہوڑ دی امر امامت کو ساتہہ اپنی برادر زادہ علی بن الحسین کی کہ وہ احق بامامت ہی تجہسی اب وہ کافہ خلق
کا امام ہی یہ سنکر فوراً اوس دعوی سی باز آیا اور اقرار بامامت سید سجاد علیہ السلام کیا اور طاعت اونکی
دل سی قبول کی ابو بحر کہتا ہی بسماعت اسکے مین ہی اوس دعوی سی باز آیا اور امامت حضرت سید سجاد
علیہ السلام کا اقرار کیا اور کیسانیہ مذہب کو چہوڑ دیا **ابو بصیر** سے منقول ہی کہ حضرت ابو جعفر علیہ السلام فرماتی
تہی کہ ابو خالد کابلی کہ حواریین و اعاظم اصحاب حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سی تہا اول امر مین مدتہای دراز
محمد بن الحنفیہ کی خدمت مین رہا کرتا تہا اور اونہین کو امام ہی جانتا تہا اتفاقاً ایکدن محمد سی کہا یا حضرت
مین آپکے خدمت مین رہا اور مجکو آپ سی محبت ہی بہت رہے اب آپکو قسم دیتا ہون بعزت خدا و حرمت
رسول خدا و جناب امیر المومنین کہ جس امام کی طاعت مخلوقات پر جناب احدیت نی واجب کی ہے وہی آپ
امام ہین محمد نی کہا کہ جب تونی قسمیہ پوچہا تو سچ یہہ ہی علی بن الحسین مجہہ پر اور تجہہ پر اور کافہ خلایق پر امام
ہی جب ابو خالد نی یہہ سنا فوراً حضرت کی خدمت باسعادت مین حاضر ہوا اجازت طلب کی بعد اذن حاضر
ہوا ملتی ہی حضرت کہا کہ مرحبا ای کنکر تو تو کبہی ہماری پاس نہ آیا تہا اب کیا ہوا ہی جو آیا ہی جب یہہ لفظ
اوسنی سنا فوراً سجدہ شکر کیا اور حمد الہی بجالایا اور کہا کہ شکر ہی اوسکا کہ مجکو دنیا سی نہین لیگیا جبتک امام
برحق کی امامت کا عرفان نہین ہوا حضرت نی کہا کس طرح پہچانا تونی امام برحق کو اوسنی عرض کی کہ حضرت
اپنی آواز دی مجکو اوس نام سی کہ سوای میری ماں کی اور کوئی دنیا مین اس نام کو نہ جانتا تہا مین مدت سے
کو تہا اور آپکی چچا کی خدمت مین حاضر تہا اور اونکو امام جانتا تہا ایکدن بقسم پوچہا تب انہون نی راہنمائی

پہنچا میں گیا اور کہا کہ علی بن الحسین امام برحق ہے بعد اوسکے ابو خالد بعد یہ حضرت کی خدمت میں رہا اور شیعہ امامی ہوا
سی تہا ایک جماعت نی خوارج لئام سی محمد بن الحنفیہ سی کہا کہ باپ تمہارا تمکو ہمیشہ لڑائیوں پر بھیجتی ہیں اور
حسنین کے محافظت کرتی ہیں اور اونکو جنگ میں کم جانی دیتی ہیں اسکا سبب کیا ہی محمد نی کہا کہ حسنین
علیہما السلام بمنزل ہر دو چشم ہیں اور میں بمنزلہ دست راست کی ہوں گروہ کو ہاتہ سی دفع کرتے ہیں کہ
انکھ سے ابن عباس سے منقول ہی کہ جناب حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی بن ابیطالب علیہ السلام
معاویہ ابن ابی سفیان ملعون سی صفین میں بموجب حکم محکم جناب مخبر صادق کہ یا علی تم لڑو گی ناکثین و قاسطین
و مارقین سی تاویل قران پر جیسے میں لڑا ہوں تنزیل قران پر مصروف جہاد تہی ایک دن عین اشتعال
نائرہ جنگ و جدال کہ لڑائی بڑی زور شور سی ہو رہی تہی حضرت نی محمد بن الحنفیہ سے کہا کہ ای فرزند لشکر میمنہ
معاویہ ملعون پر حملہ کرو بفور سماعت اس حکم کی محمد بن الحنفیہ نی معہ اپنی ہمراہیوں کی حملہ کیا اور میمنہ پر
جا پڑے اور وہ داد شجاعت کی دی کہ صفین میمنہ کی درہم برہم کر دیں اور اونکو بہگا کی مظفر و منصور آئے
اور خدمت باسعادت جناب امیر علیہ السلام میں حاضر ہوئی تو کئی زخم خود محمد بن الحنفیہ کے لگی تہی اور خون حلقہ ہا
زرہ سی جاری تہا اور عرض کی کہ بابا جان میں پیاسا ہوں تب حضرت نی اپنی ہاتہ سی انکو پانی پلایا اور
کچھ پانی زرہ میں ڈالدیا کہ التہاب حرارت کم ہوا اور حکم دیا کہ بیٹا میسرہ پر جاؤ اور خوب لڑو محمد بن الحنفیہ
نے معہ اپنی ہمراہیوں کی میسرہ پر جا پڑی اور خوب تلواریں ماریں اور کشتوں سی پشتے کر دی اور میسرہ
کو جگہ سی ہٹا دیا پیچھی ہٹا کی بفتح و نصرت حضرت کی خدمت میں آئی اور کہا کہ میں پیاسا ہوں حضرت نی
پانی پلایا اور زرہ میں پانی ڈالدیا اور اس مرتبہ اوس سے زیادہ زخمی تہے ایک ساعت مہلت دی اور کہا کہ ای
فرزند اب قلب لشکر معاویہ پر جاؤ محمد بن الحنفیہ معہ اپنی ہمراہیوں کی حملہ آور ہوئی اور خوب لڑی اور صفیں
پاش پاش کر دیں اور بہت سی اشرار و فجار کو واصل نار کیا اور قلب لشکر کو اپنی جگہ سے پس پا کر کی آئے
تو ایک دفعہ بہت سی زخم لگی ہوئی تہے کہ خون بہتی جاری تہا بسبب زخموں کی نہایت ضعیف اور بیحال
تہی اور روتی تہے پس جناب حضرت امیر المومنین علیہ السلام نی اونکا استقبال کیا اور بغل میں لیلیا اور ما بین
دونوں انکھوں کی بوسہ دیا اور فرمایا فداک ابوک لقد سررتنی واللہ یا بنی یعنی قربان ہو باپ تیرا
کہ تجھہ بتحقیق خوش کیا تو نی مجکو بخدا قسم ای فرزند کیوں روتا ہی تو آیا یہ رونا تمہارا خوشی سے ہی یا تکلیف سے
محمد نی کہا کہ کسطرح گریہ نکروں آپ نی مجکو تین مرتبہ ہلاکت میں ڈالا محض قدرت الہی سے کہ میری زندگی رہے

یہیں ہیچ رہا اور جب میں واپس آیا اور مہلت طلب کی آپنی ہرگز مہلت نہ دی اور یہ حسن اور حسین آپ کے گھر
میں نہ آپ انکو کچھ کہتی ہیں نہ انکو سیدانین بھیجا پس جناب امیر علیہ السلام نے محمد کی پیشانی چوم لی اور فرمایا
کہ تو میرا فرزند ہے اور حسن و حسین فرزند جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں آیا انکی حفاظت نکروگے محمد
نے کہا کہ بابا میں تم پر اور ان پر فدا ہوں انکی محافظت واجب ہے جب محمد بن الحنفیہ کا یہہ حال ہو تو کسطرح امام عصر کی
اطاعت کو ترک کریں اور سلمانی سے باہر جائیں حالانکہ خوب جانتی تھی کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام
امام اور صاحب خون اور طالب خون ہیں دشمنوں سے اور ولی دم ہیں اپنی والد اور اپنی بہائیوں اور شہیدوں
کی پس مختار نے اس کام کو اختیار کیا عزم ثابت اور یقین صادق سے اور ابراہیم بن مالک ابن اشتر نے سو نقبت
کی اور مختار انکی حمایت سے دو چند ہو گیا اور ابراہیم نے تصدیق مختار کی کے اگر حق پر نہوتا تو ابراہیم ہرگز
شامل نہوتا اوسکی دین میں شک کسیکو نہیں اور حال ان دونو کا ایک ہے اب کیفیت انتقام کی جو اون امام
جلیل القدر و عظیم المرتبہ نے کفار و اشرار سے لیا ہے بطور اختصار کی چار فصلوں میں ذکر کرتا ہوں ومنہ التوفیق

فصل اوّل

بیچ ذکر نسب مختار کی اور بعض اخبار کی جو اوسکے شان میں وارد ہیں پدر
مختار ابو عبیدہ بن عمر بن مسعود الثقفی تھا اور کنیت اوسکی ابو اسحق تھی ابتدا میں کسی عورت کو پسند
نکرتا کہ جیسے صاحب سلیقہ وہ چاہتا تھا دستیاب نہیں ہوتی تھی اور جس عورت کو اوسپر عرض کرتے
تھی طبیعت مشکل پسند اوسکے اوسکو پسند نکرتی تھی آخر کار عالم رویا میں دیکھا اوسنے کہ کوئی کہتا ہی
کہ دومہ حسنا کو تزویج کر اوسمیں ملامت نہوگی تب ابو عبیدہ نے خواب اپنا اعزہ و اقارب سے نقل کیا اور
دومہ بنت عمر بن معتب سے نکاح کیا جب وہ عفیفہ مختار سے حاملہ ہوئی تو خواب میں دیکھا اوسنے کہ کوئی
کہتا ہی کہ اب تجھے ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ مشابہ بہ شیر ہے جب لوگ تنگی میں ہونگے یا جنگ و جدال کے
نوبت پہونچیگی تو یہہ بچہ ہمیشہ غالب آئیگا اور اپنی مراد کو پہونچیگا خلاصہ جس سال میں حضرت نے مکہ سے جانب
مدینہ مقدسہ ہجرت فرمائی مختار تولد ہوا جنگ قیس ناطف میں کہ مشہور لڑائی ہے یہی ۱۳ سال کا تھا
یہہ اوس لڑائی میں آیا اور بڑی شجاعت اوسنے کی اور بہت سے شجاعوں کو زیر کیا چچا اسکا ہمیشہ امور عظیم
خطرناک سے اسکو منع کرتا تھا اور مختار صاحب عقل کامل حاضر جواب سخی صاحب فطرت بلند و ہمت ارجمند
تھا اوس صائب کہتا تھا صاحب ثروت شکستہ و کف بخشندہ تھا اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے
مختار گزرانوی جناب امیر علیہ السلام پر بیٹھا تھا اور حضرت اوسکے سر پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتی تھی یا کیس

بالکیس یا کیس یعنی عقلمند اسی سبب سی اسکو کیسان کہا کرتی تہی **جناب** حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے
منقول ہے کہ مختار کو کوئی بُرا نکہی کہ اوسنی ہماری قاتلون کو قتل کیا اور ہمارا خون طلب کیا اور زنان بیوہ
شوہر ہاری گئی تہی اونکو شوہر دی اور ہماری تنگدستی کی وقت مین ہمپر انفاق کیا اور نیز منقول ہے کہ کچھہ
لوگ حاضر ہوی خدمت حضرت مین عبد اللہ بن شریک اونہین مین تہا اور اسی اثنا مین ایک پیر مرد حاضر
ہوا اوسنی چاہا کہ حضرت کی ہاتہہ کو بوسہ دی حضرت نی ہاتہہ اوسکو ندیا اور پوچھا کہ تو کون ہی اوسنی کہا کہ مین
حکم بن مختار ہون اور حضرت سی دور بیٹہا تب حضرت نی دور سی اوسکا ہاتہہ پکڑ کے اپنی جانب کہینچا اور اتنا
نزدیک بٹہایا کہ قریب تہا کہ اپنی دامن مین اوسکو بٹہاتی بعد اوسکی حکم نی عرض کی کہ یا ابن رسول اللہ
لوگ میری باپ کو کچھہ کہتی ہین مین چاہتا ہون کہ آپکی زبان مبارک سی سنون اصل وہ کیا ہی جو آپ
فرمائین حضرت نی پوچھا کہ کیا کہتی ہین اوسنی کہا کذاب فاسد العقیدہ کہتی ہین حضرت نی فرمایا سبحان اللہ
میری والد سید الساجدین علیہ السلام فرماتی تہی کہ مہر میری والدہ کا اوس روپیہ سی ادا کیا تہا جو مختار نی بطور
نذر بہیجا تہا آیا مختار نے ہماری گہر آباد نہین کئی آیا اوسنی ہماری دشمنونکو قتل نہین کیا آیا اوسنی ہمارا
خون طلب نہین کیا اور تین مرتبہ فرمایا رحم کری خدا تعالی تیری باپ پر کہ ہمارا حق اوسنی کسی کے پاس
باقی نہین چہوڑا اور سبکو طلب کیا **ابو حمزہ ثمالی** سی منقول ہی کہ مین ہر سال ایک مرتبہ خدمت جناب حضرت
سید الساجدین علیہ السلام مین حاضر ہوتا تہا ایک مرتبہ حج سی مشرف ہو کی مدینہ کو گیا ایک دن خدمت حضرت
کی حاضر ہوا تو حضرت کی گود مین ایک لڑکا بیٹہا تہا اتفاقا وہ لڑکا اوٹہا اور چلا دروازہ مین پہنچکے گر پڑا
دہلیز سے اوسکی سر مین ضرب آئی اور خون جاری ہوا حضرت بیتابانہ دوڑے اور لڑکے تک پہونچ گئے
اوسکو اوٹہا لیا خون زخم سی پاک کرتی تہی اور فرماتی تہے کہ پناہ لیجاتا ہون خدا سی کہ تجہی ای فرزند
کناسہ مین دار پر کہینچینگے مینی عرض کی قربان ہون پدر و مادر میری کونسا کناسہ حضرت نی فرمایا کوفہ مینے
کہا ایسا ہوگا حضرت نی فرمایا قسم اوسکی جسنی میری نانا جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ کو برسالت مبعوث
کیا ہی اگر ای ابو حمزہ میری بعد تو زندہ رہا تو بچشم خود دیکہیگا کہ یہہ لڑکا نواحی کوفہ مین شہید ہوگا اور بدن
اسکا بعد دفن قبر سی نکال کے کناسہ کوفہ مین دار پر کہینچینگے بعد ایک عرصہ کی اوسے اتار کی جلا دینگے
اور راکہہ کو ہوا مین اوڑا دینگے مینی نام پوچہا حضرت نی فرمایا کہ اسکا نام زید ہی اور اوسوقت حضرت زار زار
روتی تہی پہر فرمایا کہ اس لڑکے کا حال سن لی کہ ایک رات اثنای رکوع و سجود مین مین سو گیا خواب مین دیکہا

کہ مین بہشت مین تہا ہون اور جناب رسولخدا اور اہلبیت نی ایک حوریہ جنان سی میرا نکاح کر دیا ہی اور مینے
اوس سی مباشرت کی تب بیدار ہوا صبح ہوتی تہی کے غسل کیا جب مین وہانسے چلا تو ہاتف کی آواز آئی کہ مبارک ہو
تجکو زید پس مین بیدار ہوا بعد نماز فجر کی ایک شخص نے دروازہ ہلایا آواز دی مینی دروازہ کہولا تو دیکہا
کہ ایک شخص جاریہ کو لئی ہی اور جاریہ کی مقنعہ سر پر باندہا ہی مینی کہا تو کیا چاہتا ہی اوسنی کہا علی بن الحسین
کو چاہتا ہون مینی کہا کہ مین ہون علی بن الحسین کیا کام ہی اوسنی کہا کہ مجہی مختار بن ابی عبیدہ نی بہیجا ہے
اور عرض کی ہی کہ یہہ جاریہ چہہ سو اشرفی کو خرید کر کے مع چہہ سو اشرفی کی آپ کی خدمت مین بہیجی ہے آپ
قبول فرمائی اور اپنی مصرف مین لائی اور خط بہی اسی مضمون کا دیا مینی اوسکا جواب لکہدیا جب نام جاریہ کا پوچہا
تو اوسنی حورا بتلایا غرض وہ زید سی حاملہ ہوئی اب جو مینی کہا ہے وہ بہی واقع ہوگا ابو حمزہ کہتا ہی کہ جو حضرت
نی فرمایا تہا وہ سب واقع ہوا اور مینی بچشم خود دیکہا عمرو بن علی بن الحسین سی منقول ہی کہ مختار نی بیس ہزار اشرفی
میری والد ماجد کو بہیجی اور حضرت نی قبول کی اور گہر عقیل کا جو گرا ہوا تہا بنوایا اور اپنی مکانات بہی جو منہدم تہی
درست کرائی اور چچا مختار کا جناب امیرالمومنین کیطرف سی شہر مدائن کا عامل تہا اب یہانسے بہت مختصر بطور
خلاصہ بیان ہوتا ہی جب معاویہ ابن ابی سفیان نطفہ حرام اپنی امر مین مستقل ہوا خدا تعالی معاویہ اور اوسکے
امردونو پر لعنت کری تب مغیرہ بن شعبہ کو عامل کوفہ کا کیا اوسوقت مختار مدینہ کو چلا گیا حسنین علیہم السلام کے
خدمت مین حاضر ہوا کرتا تہا اور اکثر اوقات محمد بن الحنفیہ کی پاس حاضر رہتا تہا جب کبہی کوفہ مین آتا تہا تو احادیث
فضائل اہلبیت طہارت سب سنین سی ذکر کرتا تہا اور بنی امیہ کی کہ شجرہ ملعونہ فی القران ہین ہجو کرتا تہا اور
کہتا تہا کہ یہہ ملاعنہ کسیصورت لیاقت خلافت کی نہین رکہتی اونپر خلافت حرام ہی اور جو مصیبت اہلبیت پر نازل
ہوتی تہی شامل ہوتا تہا اور تاسف کرتا تہا اور یہہ بہی کہا کرتا تہا کہ ایک شخص بنی ثقیف سی نصرت اہلبیت کی کریگا اون
دوستون کو اپنی اوپر مطابق کرتا تہا چنانچہ ایک دن معبد بن خالد سی کہ عقلاء شہر سی تہا مختار نی کہا کہ مینی بعض
کتب مین دیکہا ہی کہ ایک جوان بنی ثقیف سی بنی امیہ کو قتل کریگا اور مظلومون کی اعانت اور ضعیفون کا خون
ظالمون سی طلب کرے گا سب صفتین اور علامتین جو اوسکے واسطی ذکر کی گئی ہین مین اپنی مین پاتا ہون مگر دو چیزین
نہین پاتا اول یہہ کہ اوسکو جوان لکہا ہی اور مین ساٹہہ برس کا ہون اور اوسکے ایک آنکہہ معیوب ہوگی میری
دونون آنکہین صحیح ہین معبد نی کہا کہ زمانہ سابق مین شصت سالہ و ہفتاد سالہ جوان کہلاتا تہا اور آنکہہ بہی شاید
بعد اسکی صدمہ پہونچی اسی اثنا مین معاویہ ملعون نی رستہ جہنم کا لیا اور ولد الحرام ابن ولد الزنا یزید لعین کو

یزید لعین کو اپنی قایم مقام کیا اور مسلم بن عقیل بہی کوفہ مین آئی اور اول مختار کی گہر مین فروکش ہوئی مختار نی بہت
خدمت گذاری کی اور لوگونکو بیعت پر آمادہ کیا اور خود نواح کوفہ مین گیا تاکہ قبائل عرب کو واسطی حضرت مسلم
بن عقیل کے جمع کری اسی اثنا مین عبید اللہ بن زیاد ولد الزنا بامر یزید بصری سے آیا اور مسلم بن عقیل ہانی
بن عروہ کی مکان پر تشریف لیگئی بعد اسکی مقدر ناگزیر شہادت حضرت مسلم و ہانی بپیش آیا اوسوقت
مختار باہر گیا تہا لکہی ہزار عرب کو لئی آتا تہا راستہ مین خبر شہادت مسلم کی ہانی اور کوفیونکی دغابازی سے
مطلع ہوکی اونکو واپس کر دیا اب وہ تن اکیلا بی سلاح شہر مین آیا اور بعض شیاطین نی ابن زیاد
لعین سی کہا کہ مختار ہوا خواہ اہلبیت ہے بروز قتل مسلم مدد لینی گیا تہا اوسنی مختار کو طلب کیا اور کہا کہ
تو ہماری دشمنونکی لئی بیعت لیتا ہی مختار نی انکار کیا عمرو بن حریث نی گواہی دی کہ اس سے کوئی خطا ظہور
مین نہین آئی ابن زیاد نی کہا کہ اگر عمرو گواہی نہ دیتا تو مین تجہی قتل کرتا یہہ کہکی بری سفاہت کی اور برا
بہلا کہا اور لکڑی لیکی مارنا شروع کیا اسمین ایک آنکہہ مختار کی مجروح ہوگئی اور بعد اسکی مختار کو ساتہہ عبد اللہ بن
حارث بن عبد المطلب و میثم تمار اور دیگر شیعیان امیر المومنین علیہ السلام کی قید کیا ایکدن عبد اللہ نی
استرہ طلب کیا کہ بال بدن سی دور کرین اور مختار سی کہا کہ مین جانتا ہون کہ یہہ ملعون ہمکو مارڈالیگا
لا اقل بدن تو اپنا پاک کرلین مختار نی کہا کہ خدا کی قسم ہے مجہی اور تجہی تو یہہ قتل نہین کر سکتا عنقریب
تو حاکم بصرہ کا ہوگا اور میثم نی کہا کہ تو اے مختار جلد خروج کریگا اور اس ملعون کو قتل کریگا اور ہمارے
خون کا بہی عوض اوس سے لیگا یہہ امر ذہن مختار مین مستقر ہوگیا اس عرصہ مین حضرت امام حسین علیہ السلام
حجاز سی عراق مین آئی اور کربلا مین شہید ہوئی تب مختار نی اپنی بہن صفیہ کو جو زوجہ عبد اللہ بن عمر کے
تہی خط لکہا کہ عبد اللہ سی التماس کری کہ یزید کی پاس شفاعت مختار کی کرین عبد اللہ نی شفاعت مختار کے
کی اور یزید کی پہوپہی نے بہی کہ خالہ عبد اللہ بن عمر کی تہی شفاعت عبد اللہ کی کی یزید پلید نے حکم نامہ بنام
ابن زیاد لکہا کہ مختار کو قید سی رہا کری ابن زیاد نی عبد اللہ اور مختار کو رہا کیا مگر مختار سی یہہ شرط کی کہ
بعد تین دن کی کوفہ مین نہ رہے اور کہین کو چلا جاوی ورنہ قتل کیا جاویگا پس وہ حجاز کو گیا اور اثنای
راہ مین مصعب ازدی سے ملاقات ہوئی ازدی نی پوچہا کہ اے مختار کیون اسقدر حال تیرا بیحال ہے
مختار نے کہا کہ ابن زیاد نی مجکو قید کیا تہا خدا تعالی مجکو ماری اگر مین ابن زیاد کو قتل نکرون اور عضو عضو
اوسکا جدا نکرون عوض خون امام حسین علیہ السلام کی ستر ہزار آدمی بنی امیہ کا قتل کرونگا جسطرح حضرت

یحیی کے واسطے ظالم تہا کے کہتی ہو وقیسہ اوس خدا کی جسنی قرآن کو نازل کیا ہی اور حق کو باطل سے جدا کیا اور زنا
کو روا قرار دیا اور معصیت کو برا جانا اور ان لوگوں کو جنہوں نی معصیت خدا تعالی کی کے اور فرزندزادہ پیغمبر
فخر الزمان ہوکو شہید کیا ہی قبائل ازد وعمان ومذحج وہمدان ونہد وخولان وبکر وحران سی قتل کردہ
بعد اسکے داخل لشکر شام ہوا وہان مقیم تہا کہ یزید بن معاویہ ابن ابی سفیان لعنۃ اللہ علیہم اجمعین الی یوم الدین
بروز پنجشنبہ ۴ ماہ ربیع الاول سنہ ۶۳ ہجری یا بروایتی سنہ ۶۴ ہجری جسوقت مین عمر ملعون اوس بدکار کی ۳۸
سال کی تہی وہ برس ۸ مہینہ یعنی خلافت کرکے داخل جہنم ہوا کہ عذاب اوسکا شدید ہی اور قہر اوسکا بعید
تب یزید کی اولاد سی ۱۱ نفر بیٹے تہی جنمین معاویہ سب سے بڑا تہا جو اہل شام نی بعد یزید کی اوس سے بیعت کی
بعد چالیس دن کی معاویہ بن یزید نی اہل شام سی کہا کہ مین مستحق اس خلافت کا نہین ہون امام برحق
جناب سید الساجدین زین العابدین علی بن الحسین علیہ السلام ہین اگر تم چاہتی ہو اونکو خلیفہ کر دو یا کسیکو
جسکو تمہارا جی چاہی خلیفہ بنالو خلافت یزید کا گناہ مجہسی نہی سر پر نہین اوٹھایا جاتا تب معاویہ کی ماں
یزید کی زوجہ نی کہا کہ کاش تو قطرہ حیض کا ہوتا اور یہہ ننگ اور بٹہ خاندان بنی امیہ مین نہ لگاتا معاویہ
نی کہا کہ کاش مین جو تو کہتی ہے ہوتا لیکن یزید و معاویہ کی گہر نہ پیدا ہوتا کہ اس سے زیادہ اور ننگ و عار
کیا ہوگا بعد اوسکے خالد پسر یزید کہ بچہ سا تہا اہل شام نی بیعت کی اور ماں اوسکے دختر ہاشم بن عتبہ
اموی کی مروان ابن الحکم سی ملگئی اور مروان نی بیٹے اوسکے سی سازش کرلی اسواسطی مروان نائب خالد کا ہوا اور
اور نیابت مین حکمرانی کرنے لگا اسی سال ابن عبداللہ بن زبیر نی حجاز مین لوگونسی بیعت بخلافت خود لے
اور عبداللہ بن زیاد نی بصری مین تمامی خلافت کی کے اور بعض قبائل عرب سے بیعت لی لی اور حاکم کوفہ اپنے
بہائی کو لکہا کہ اہل کوفہ سی نیابۃ اوسکی خلافت پر بیعت لی اہل بصرہ اس حرکت سی ناخوش اور درپی گرفتاری
ابن زیاد ہوئی ابن زیاد تاب مقاومت نہ لاسکا شام کو بہاگ گیا اہل کوفہ نی شورش کی اور کل بیٹی اور
بہائیان اور عزیز و اقارب ابن زیاد کی قتل کیے اور اکہزار آدمی خیرخواہان و طرفداران ابن زیاد سی قتل کیا گیا
تمام مال و اسباب دار الامارہ سی لوٹ لیا اور ابن زیاد کا بہائی اور ایک بیٹا جان بچاکر بہاگ گئی اور کوفے
حضرت امام حسین علیہ السلام سی بہت پشیمان و نادم ہوئی اور درپی اسکی ہوئی کہ کچہہ اسکا عوض لیا جاوے
سب سی اول عبداللہ بن حر جعفی کہ اعیان کوفہ سی تہا جسکا حال کتاب شہادت مین اول لکہا گیا ہی اثنای
راہ مین جناب سید الشہدا علیہ السلام سی ملا تہا اور حضرت نی اوسکو طرف آنحضرت کی دعوت کی تہی اور رد

اور وہ بہی سعادت اور بدقسمت باعذار بارده پہلو تہی کرکے محروم رہا تہا بعد شہادت حضرت کی اوسکو
سخت ندامت ہوئی اور بہت سی اشعار اس باب مین اوسنی تصنیف کی مگر اول جو واسطی تدارک
کی اوٹہا اور رفع کرنا اس ندامت کا چاہا سلیمان بن صرد خزاعی اصحاب رسولخدا ؐ اور جناب امیر علیہما السلام
سی تہا اور مسیب بن نخبہ فزاری کہ شیعان جناب امیر سی تہا اور عبد اللہ بن سعد بن نفیل ازدی و رفاعہ
بن شداد و عبد اللہ بن وائل تمیمی یہہ سب سلمان کی گہر مین مجتمع ہوئی اور جماعت کثیر شیعیان کو فہ
سی بہی حاضر ہوئی اول سلیمان نی بعد حمد و ثنای الہی اور نعت جناب رسالت پناہی کی کہا کہ خدای تبارک و
تعالی نی ہمکو مبتلا کیا بدرازی عمر کہ ان فتنون مین پڑی ہین اور رغبت کرتے ہین طرف اوسکی کہ جناب باری
عز اسمہ کل کو محشر مین ہمسی کہی اولم نعمرکم ما یتذکر فیہ من تذکر وجاءکم النذیر جناب
امیر علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ ساٹہہ برس تک کی عمر مین خدا تعالی اپنی بندہ کو معذور رکہتا ہی اور ہم جو یہان
جمع ہوی ہین سب عمر مین ساٹہہ برس سے زیادہ ہین افسوس ہم مغرور رہی ہین کہ اپنی تئین اخلاص
کیشان اہلبیت رسالت ؐ سی جانتی تہی تا کہ خدا تعالی نی ہمارا امتحان کیا اور جہوٹ ہمارا ظاہر کر دیا جسوقت
بہی فرزند زادہ رسول الثقلین ؐ کو طلب کیا اور جہوٹی وعدہ اونسی کئی اور اوکو فریب دیا جب اوسپر شہید
ہوئی تو ہمنی ہرگز اعانت اونکی نکی اب کوئی عذر ہمارا تمہارا باقی نہین رہا مگر یہہ کہ توبہ کرین اور رجوع کرین
طرف حضرت کی اور اونکی قاتلون کو قتل کرین شاید ہماری عفو تقصیرات ہوئی پس رفاعہ بن شداد و مسیب
بن نخبہ نی کہا کہ سچ کہا تو نی ای سلیمان اور قول تیرا مین صواب ہے اور تو سب شیعہ اور اصحاب جناب
رسولخدا ؐ سی ہی ہمنی اپنا والی قرار دیا اور تیری ساتہہ بیعت کرتی ہین اسی طرح بعد اسکی جملہ حاضرین متفق
ہوی اور ایک خط بنام سعد بن حذیفہ بن الیمان جو مدائن مین تہا لکہا کہ شیعیان مدائن کو اسپر متفق کرے
اور عبد اللہ بن مالک طائی کی ہاتہہ روانہ کیا جب وہ خط مدائن مین پہونچا اور شیعیان اہلبیت اوس سے
آگاہ ہوئی سبنی اتفاق کرکی کہا کہ ہم اطاعت سلیمان مین قاتلان امام حسین علیہ السلام سی لڑین کے
اور نیز ایک خط بنام مثنی بن مخرمہ عبدی کو بہیجا اوسنی بہی قبول کیا تاریخ طبری مین لکہا ہی کہ سنہ ۶۰
ہجری مین جناب سید الشہداء علیہ السلام بمرتبہ رفیعہ شہادت فائز ہوئی اوسیوقت شیعہ خفیہ خفیہ متوجہ
قتل بنی امیہ ہوئی اور عبد اللہ بن زبیر نی قبل مرنی یزید ابن معاویہ ملعون کی لوگون کو واسطی قتل قتلہ
اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کی دعوت کی اور قبائل عرب کو بہت تحریص و ترغیب دی اور لوگونکو

زبیر کیطرف سی پھیر لیا مگر جب یزید واصل نار ہوا تب عبداللہ اس ارادہ سی باز آیا اور علانیہ ان سی آشکار
ہو گیا کہ غرض اس شوم کی طلب بادشاہت کی تھی اور امام حسین علیہ السلام کا خون طلب کرنا اسکو
منظور نہین تھا بلکہ یہہ تو قاتلان امام علیہ السلام کو پناہ دیتا تھا اور اپنی پاس رکھتا تھا جب مختار نی سنا کہ یزید
واصل جہنم ہوا کوفہ مین آیا بروز جمعہ حیرہ مین پہونچکی غسل جمعہ بجالایا اور پوشاک بدلی اور شمشیر حمائل کے
سوار ہوا اور داخل کوفہ ہوا جس مسجد اور قبیلہ سی گذرتا تھا لوگ پیشوائی کرتی تھے اور مختار کہتا تھا
کہ مژدہ ہو تمہین ساتھہ خوشی کی حسب دلخواہ تمہاری آیا ہون اب عوض خون دوستان خدا یتعالے
نکالیتا ہون ان فساق و فجار پر مسلط ہونگا غرض مسجد مین آیا اور دو رکعت نماز ادا کی اور اپنی گھر مین داخل
ہوا دوسری دن اعیان و روسای شیعہ کو طلب کیا اور کہا کہ مین بطلب خون ناحق ریختہ جناب حضرت
امام حسین علیہ السلام آیا ہون اور محمد بن الحنفیہ کے حال کی جانب سی ماذون و مامور ہون حاضرین نے
عرض کے کہ تو فی الحقیقت قابل اس امر کی ہے لیکن اسوقت شیعون نی سلیمان بن صرد خزاعی سے
بیعت کی ہے کہ قاتلان امام مظلوم سی لڑین وہ بھی بزرگ اصحاب جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور اعیان شیعہ سی ہے اب تو تامل کر اور دیکھہ انجام کار سلیمان کیا ہوتا ہی مختار نی اس امر کو قبول کیا
اور سکوت اختیار کیا اور انجام کار کا منتظر رہا اور باقی شیعہ بھی خوف عبدالملک بن مروان اور عبداللہ
بن زبیر و اہل کوفہ سی کہ اکثر قاتل جناب امام حسین علیہ السلام کی اہل کوفہ تھی مخفی مخفی اپنی خیالات مین بسر
کرتی تھی اور مختار کو چونکہ شوق قتال با قتلہ اولاد رسول رب متعال غالب تہا لہذا مخفے مخفے لوگون کو
اپنی طرف دعوت کرتا تہا اور سلیمان کیطرف سی پھرتا تہا یعنی وہ باہر لڑنے کو گیا ہی ہم عامل عبداللہ بن زبیر
اور قتلہ امام حسین علیہ السلام سی جو کوفہ مین بکثرت ہین لڑین اول عبیدہ بن عمرو و اسمعیل بن کثیر نے
بیعت مختار سے کی پس عمر بن سعد بن ابی وقاص و شبث بن ربعی نی عبداللہ بن یزید عامل
کوفہ سی کہا کہ مختار تمہاری حق مین بہت برا ہی کہ سلیمان بن صرد تو شہر سی باہر گیا اور تمہاری دشمنون سے
جنگ کرتا ہی اب مختار اپنی جمعیت تمسی لڑنا چاہتا ہی کہ تمہاری حکومت مین خلل ڈالی بہتر ہے کہ مختار بن
عبیدہ کو حبس کرو عبداللہ بن یزید نی اس امر کو منظور کیا فورا سوار پیادہ گرد گھر مختار کی بھیجکے محاصرہ کر کے
اسکو حالت بیخبری مین گرفتار کیا بعض نابکارون نی یہہ بھی کہا کہ اسکو غل و زنجیر ڈالکی بازار مین علانیہ
پابرہنہ نکالکے قید کرو اوس نی اس امر کو قبول نکیا اور بلکہ کہا کہ محض مظنہ پر مین اوسکو گرفتار

فصل دوسری

اوسکو گرفتار کیا ہی اب مناسب نہین استر پر سوار کرکے مجلس مین بہیجدیا
بیچ ذکر خروج سلیمان بن صرد اور اوسکے اعوان کی ۶۵ ہجری مین جس سال مین مروان بن الحکم طرید خدا و
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی عبد الملک اور عبد العزیز اپنی دونون بیٹون کی لئی عامہ ناس سے بیعت لی اور
اوسی سال مین وہ ملعون ۶۳ سال کی عمر مین ۹ مہینی تک خلافت غیر کی کرکے واصل نار ہوا تہا جب سلیمان
نی مرنا مروان کا سنا اور قصد خروج کا کیا اوسوقت ابن زیاد بصری مین تہا اول سلیمان کوفہ سی نخیلہ کو گیا
اور چاہا کہ کوچ کرے مگر لشکر عراق کم معلوم ہوا حکیم بن منقذ کندی اور ولید کنانی کو ایک جماعت کی ساتہہ بہیجا
کہ محلات کوفہ مین منادی کرین کہ ای بدلا لینی والو خون امام حسین علیہ السلام کی آؤ اتفاقاً ایک شخص کے آواز
عبد اللہ بن حازم ازدی کی کان مین پہونچی بفور سماعت آواز کی عبد اللہ بے اختیار اوٹہا سہلہ بنت سبرہ
اوسکے زوجہ نی کہ صباحت و ملاحت مین شہرۂ آفاق تھی اور عبد اللہ کو اوس سے کمال محبت تہی اور بیعت
بہی نہین کی تہی دامن پکڑ لیا اور کہا کہ کہان جاتا ہے وہ متوجہ نہوا کپڑے پہنی اور سلاح لگائی اور دامن
کہینچا کہ سوار ہو سہلہ نی کہا مگر تو دیوانہ ہے اوسنی کہا کہ نہین یہہ منادی خدا کی سنی اور اس دعوت
قبول کیا اب مین چاہتا ہون کہ جاؤن اور امام حسین علیہ السلام کا خون طلب کرون یہانتک کے اسی راہ مین شہید
ہون سہلہ نی کہا کہ گہر اور عیال کسکو سپرد کرتا ہی عبد اللہ نی کہا کہ خدا تعالی کو سپرد کرتا ہون اور کہا کہ
اللّٰہمّ انی استودعک ولدی واہلی اللّٰہمّ احفظنی فیہم وتب علی ما فرطت فی نصرة ابن بنت نبیک
بعد اوسکی جامع مسجد مین منادیون نی ندا کی یا آل ثارات الحسین لوگ نماز عشا مین مصروف تہی بعد الصلوۃ جوق
جوق جانب نخیلہ روانہ ہوی اور سولہ ہزار کوفی نے اپنا نام دفتر سلیمان مین لکہایا تہا مگر اس سولہ ہزار سے
چار ہزار آدمی نے وفا کی کہ اپنی قصد کو درست رکہا غرض سلیمان نی حاضرین کو جمع کیا اور مشورت پوچہی
کہ اب شام کو چلنا چاہیی یا عبد اللہ بن زیاد سی کہ بصری مین ہے قتال کرنا چاہیی عبد اللہ بن سعد او
ایک جماعت نی کہا کہ قاتلان امام حسین علیہ السلام سی مانند عمر بن سعد ابن ابی وقاص و شمر بن ذی الجوشن
و سنان بن انس و شیث بن ربعی لعنہم اللہ تعالی اور بہت سی طائفہ سوا انکی کوفہ مین ہین اور شام مین
سوای ابن زیاد کی کوئی نہین اول دشمنان خانگی کو دفع کرنا چاہیی بعد اوسکے ابن زیاد سی مقابلہ کرنا چاہیی
سلیمان نی اس صلاح کو قبول نکیا شب جمعہ پنجم ربیع الاول نخیلہ سی روانہ کربلا معلی کی ہوئی ایک رات
دن حائر شریف مین عبادت و استغفار و گریہ زاری مین مصروف رہی قبر شریف پر اوسدن ایسا اژدحام تہا

بیساختہ گاہ حجر اسود پر ہوتا ہی مخلوق اس شدت سی روتی تہی کہ جسکی حد ونہایت نہین وہب ابن زمعہ جعفی
روبروی قبر مطہر کے کہڑا ہوا اور یہہ اشعار باچشم گریان ودل بریان پڑہے خلاصہ ترجمہ اون اشعار کا یہہ ہے کہ
بنی امیہ راتون کو مستی شراب واستراحت خواب مین بسر کرین اور اولاد فاطمہ سیدۃ النساء خاک کربلا پر پڑی
ہون اہلبیت رسالت اور اتباع اونکی شدت غم واندوہ حزن سی نہ سوئین علم دین کا ظالم کے ہاتہہ مین ہووے
جسطرح چاہی کج کری کوئی سید ہانکر سکی جان میری حزن وغم سے باہر نہ اٹہیگی گریہ وبکا بند نہوگا اشک منقطع
نہونگی جبتک کہ بنی امیہ کو ذلت وخواری نصیب نہوگی یہہ کہکی لوگ بہت روئی اور ماتم کیا تیسرے دن کوچ
کرکی جانب ہیت روانہ ہوی اور وہانسے قرقیسیا پر منزل کی تب وہان کی لوگون نی بیان کیا کہ اہل شام بہت
کثرت سی ہین اور جمعیت اونکی مثل زاغ وزغن کی بہت ہی وہانسے عین الورد کہ ایک شبانہ روز کا راستہ
ہی پہونچی وہان سلیمان نی خطبہ پڑہا اور سبکو نصیحت کی تب لوگ روئی اور کہا کہ اگر مین مارا جاؤن تو مسیب
بن نخبہ تمہارا امیر ہے اگر وہ بھی مارا جائی تو عبد اللہ بن سعد بن نفیل ازدی کو امیر سمجہنا بعد اوسکے بہائی اونکا
خالد بعد اوسکے عبد اللہ بن وال بعد اوسکے رفاعہ بن شداد امیر ہوگا بعد اوسکے مسیب بن نخبہ کو تو اوسی
لشکر پر مقرر کرکے آگی کو روانہ کیا اور کہا کہ اگر ہوسکے تو لشکر ابن زیاد پر شبخون ماری حمید بن مسلم کہتا ہے
کہ مین مسیب ابن نخبہ کی لشکر مین حاضر تہا ہم چار ہزار سوار روانہ ہوی ایک دن اور رات متصل واحد چلے
گئی قریب صبح کی اندک توقف کرکی نماز صبح ادا کی وہانسے پہر روانہ ہوی کہ ایک اعرابی آگی سے آتا ہوا ملا
اہل لشکر نی اوس سے پوچہا کہ فوج بنی امیہ کہان ہے اوسنی کہا کہ یہانسے بفاصلہ ایک میل کے شراحیل بن ذی الکلاع
چار ہزار سوار وپیادہ کی آتا ہی اور بعد اوسکے حصین بن نمیر سکونی معہ چار ہزار سوار کی اور پیچہی اوسکے صلت بن
ناجیہ چار ہزار سوار پیادہ سی ہے اور بہاری لشکر عبد اللہ بن زیاد کی ساتہہ رقہ مین ابہی مقیم ہے ہماری لوگون نے
چلنی مین سرعت کی اور اپنی سوارونکو کمینگاہون مین جا بجا چہپا دیا اور عین رستہ مین مسیب بن نخبہ نے
معہ پانسو سوار کی شراحیل بن ذی الکلاع سی مقابلہ کیا مسیب تکبیر گویان معہ اپنی ہمراہیون کی حملہ آور ہوا چار
ہزار سوار برابر بغور اسکی حملہ کرنے کی سب سوارون نی جو مخفی کی ہوی تہے یکبارگی نکل کے حملہ ہاے
مردانہ کئی لشکر شام تاب مقاومت نلایا شکست فاحش اوٹہائی اور گروہ کثیر لشکر شام سی مارا گیا اور تمام
ساز وسامان اسپ ودواب وغیرہ غارت مین آیا خلاصہ مسیب بعد اس فتح نمایان کی واپس ہوکے
سلیمان کی پاس آیا بقیۃ السیف کشتہ وخستہ جب ابن زیاد تک یہہ خبر پہونچی تو اوس ملعون نی بیس ہزار سوار

ہزار سوار پیادہ معہ حصین نمیر سکونی اور دیگر افسران شامی کی لشکر عراق پر بہیجا جب لشکر شام مقابلہ مین آیا اوسوقت
لشکر عراق مین تین ہزار اور ایک سو آدمی تہی صفین درست کی گئین میمنہ شام پر عبداللہ بن ضحاک تہرے
اور میسرہ پر مخارق بن ربیعہ غنوی جناح مین شراجیل بن ذی الکلاع اور قلب مین حصین بن نمیر سکونی نے
اور میمنہ عراق مین مسیب بن نجبہ فزاری اور میسرہ مین عبداللہ بن سعد اور جناح مین رفاعہ بن شداد اور
قلب مین خود سلیمان بن صرد خزاعی پس منادی لشکر شام نی ندا کی کہ ای اہل عراق اطاعت عبدالملک بن
مروان کی اختیار کرو تب تمکو جان کی امان ہی اور منادی لشکر عراق نی ندا کی کہ ابن زیاد کو ہماری سپرد کرو
کہ اوس ملعون کو قتل کرین اور اطاعت عبدالملک بن مروان و عبداللہ بن زبیر کی چہوڑ دو اور امر خلافت
اہلبیت جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سپرد کرو ایک نی دوسری کا قول قبول نکیا اور لڑائی
شروع ہوئی حملے کرنی لگی سلیمان عراقیون کو تحریص و ترغیب بہت دیتا تہا اور کہتا تہا کہ اگر انکو قتل کیا
تو اعدای اہلبیت کو مارا اگر ہم مارے گئے تو بہی ہماری مراد ہی یقینا نصرت اہلبیت مین شہید ہونگی اور خدا ہماری
مغفرت کریگا اور ساری لشکر سی آگی اس پیرانہ سالی مین باریش سفید لڑتا تہا اور برابر حملے پے درپی کرتا
تہا اور جس شخص کو لشکر شام مین بہت ساعی امر جنگ مین پاتا تہا فورا اوسکو بضرب تہر یا نیزہ یا شمشیر
خاک ذلت پر گراتا تہا اور کہتا تہا الیک رب تبت من ذنوبی و قد علا فی الوری مشیبی فاغفرلی
ذنوبی تقبیک وحبی حمید ابن مسلم کہتا ہی کہ اس شدت سی حملے ہوئی کہ ہمارا میمنہ اونکی میسرہ پر اور ہمارا
میسرہ اونکی میمنہ پر اور قلب ہمارا قلب پر جا پڑا اور اس زور شور سی لڑائی ہوئی کہ کبہی چشم فلک نی کم دیکہی
ہوگی عراقی مرنی سے نہ ڈرتی تہی اور شامی اپنی کثرت پر مغرور تہی سر بہادرون کی مانند برگ خزان اڑنی
لگی تہی اور خون دلاورون کا میدان مین پانی کیطرح بہتا تہا اور جنگ در کوشش کرتی تہی دلیرونکی
دل خون جگر سی بہر گئی تہی سلیمان نی آتی تلوارین مارین کہ جسکا حساب نہین آخر تلوار کثرت ضرب و پیکار
سی ٹوٹ گئی **نظم** بہادر چو نزدیک ایشان رسید + چو شیر ژیان نعرہ برکشید +
بر ایشان ببارید تیر و خدنگ + جہان شد بچشم بد اندیش تنگ + دلیران شامی بکردار شیر + ہمی
تاختند از پس آن دلیر + ز آواز اسپان و بانگ سران + ترنگیدن گرزہای گران + بکشتند چندان
از ایشان سپاہ + کہ گل شد ز خون خاک آوردگاہ + سلیمان دران جنگ چون شیر مست + یکی حربہ
پہلوانی بدست + بہر تیغ داری کہ او باز خورد + سرش را بتیغی زدن باز کرد + بہ نیروی بازو و زخم گران

جب وراست انگند سر جیساب ✤ قریب غروب آفتاب کی لشکر شام نی شکست کھائی اور بہت سی اون زنان لشکر
وا رسی طعمہ شمشیر آبدار عراقیان ہوئی اس عرصہ مین بالکل تیرگی ہو گئی لشکر عراق بھی اپنی جگہہ عین معرکہ مین
مقیم ہوا علی الصباح پھر صفین آراستہ ہوئین اور میمنہ اور میسرہ درست کی گئین اور لڑائی شروع ہوئی
انبوہ کثیر فوج شام سی واصل سقر ہوئی اور طلوع آفتاب سی غروب تک برابر لڑائی رہی آخر کار جب آفتاب
نی غروب کیا دونون لشکرون نی لڑائی موقوف کی اور مقیم ہوئی پھر علی الصباح لڑائی شروع ہوئے
سلیمان باوصف جمعیت قلیل کے دست توکل و امان محبت اہلبیت جناب رسولمختار مین ڈالکی معروف
کارزار تھا خلاصہ عراقی بڑی زور شور سی لڑے اگر رستم دستان اس معرکہ مرد آزما مین حاضر ہوتا تو
دست و بازوی سلیمان پر بوسہ دیتا اگر سام نریمان اس مقام خونخوار مین آتا اور دشت ہولناک کو دیکھتا
اور اس جماعت قلیل کو اس فوج کثیر سی اسطرح لڑتے دیکھتا تو انگشت بدندان ہوتا اور حلقہ ملازمت ان
بہادران غیور کا اپنی کانمین ڈالتا اور اوس روز بھی قریب تہا کہ شامی بھاگ جائین اور ہوای نصرت پرچم
سلیمان چلنی لگی تہے اور نہرین خون خبیث اون سگون کی جاری ہو چکی تہین اور آمادہ فرار تہی کہ شام
ہو گئی لڑائی موقوف ہوئی چوتہی دن پھر صفین ایمان اور کفر کے مقابل ہوئین اور خوب لڑائی جیسے چاہیے
ہوئی اہل عراق نی کوئی دقیقہ فروگذاشت نکیا علامتین فتح کی پائی گئین اور لشکر شام قریب تہا کہ رخت ادبار
اوٹہائی حصین بن نمیر سکونی نے کہا کہ کل لشکر شام مجتمعہ لشکر عراق پر تیر باران کرین حمید ابن مسلم کہتا ہی کہ
ہزاران تیر مثل باران سخت کی لشکر عراق پر چلتا تہا ناگاہ ایک تیر گردن سلیمان مین لگا جس سے شہ رگ کٹ
گئی اور سلیمان شہید ہوا اور جان اپنی نصرت و یاری فرزند رسول الثقلین مین نثار کی اور شہدای کربلا سے
ملحق ہوا اب علم سالاری مسیب بن نجبہ نی اوٹہایا اور داد شجاعت کی دی اور کشتون سی پشتی کردی شعرای
عرب نے اس باب مین قصاید غرا انشا کئی چنانچہ شاعر کہتا ہی ؎ فقاتل حتا لا اخرجت لہ الاذقان
و انثنی فی ذلک الجیش الجم الطغان ایسا لڑا کہ شجاعان مشہور نے اوسکی پردلی اور پہلوانی کو قبول
کیا گردنکشان معروف و مبارزان مشہور کو قتل کیا اور خاک مذلت پر گرایا اسواسطی کہ خود بھی شجاع
مشہور تہا اور دشمنان دین پر باعث شدت اوسکی ہیبت تہی جب حملہ کرتا تہا تو جمع کثیر کو لشکر شام سے
عذاب سقر کی طرف پہونچاتا تہا اور شامی مثل مور و ملخ کی اوسکی آگی بھاگتی پہرتی تہے **نظم** سیب چو زان گونہ
آورد دید ✤ رخ نامداران پر از گرد دید ✤ یکی حملہ برد از میان سپاہ ✤ بزد خویشتن تیر بر قلبگاہ ✤

همه کوفتند این بران آتش برین + چو دریای خون شد همه دشت کین + به تیغ و به نیزه برآویختند + همی آتش
بشمشیر برریختند + سو اوتر حملہ کرنے شروع کئی یہانتک کہ شہید ہوا اور شہدای کربلا سی ملحق ہوا رحمۃ اللہ
علیہ پہر عبد اللہ بن سعد نی علم کو اوٹہایا بشوق معانقہ حوریان جنان سر راہ بندگی ہو ربانو معرکہ قتال میں
گیا اور رجز پڑہی اور حملی کئے اور خوب شمشیر زنی کی کہ شور واویلا لشکر شام سی اوٹہا آخر کو شہید
ہوکی اپنی بہائیوں سی ملا پہر خالد اوسکے بہائی نے علم اوٹہایا اور خوب لڑا آخر مرتبہ شہادت فائز ہوا بعد
اوسکی عبد اللہ بن وال نی علم اوٹہایا اور میدان کارزار مین آیا بہت حملے دلیرانہ کئی اور بہت سی شامیو کو
قتل کیا آخر دہنا ہاتہ اوسکا کٹ گیا عبد اللہ اپنی فوجکی طرف نہ آیا بلکہ بائین ہاتہ سی پہر حملہ لشکر مخالف
پر کیا شجاعت اسکو کہتی ہین اور پہر رجز پڑہتا تہا نفسی فدا کم اذکروا المیثاقا + وصابروهم
ولحقوا النفاقا + لا کوفہ نبغی ولا عراقا + لا بل نرید الموت والعناقا + بعد اوسکے بہت
کوششین کے اور بہت سی مارے آخر کو شہید ہوا چونکہ اکثر سردار انکی شہید ہو کی فائز منزل مقصود ہو چکے
تہی اہل عراق معرکہ سی پس پا ہونا چاہتی کہ بصرہ سی ایک جماعت کثیر ساتہ مثنی بن مخرمہ عبدی اور مداین
سی ساتہ کثیر بن عمرو حنفی کے واسطی مدد اہل عراق کی آئی دل عراقیون کی مضبوط ہو گئی رفاعہ بن شداد
نی تکبیر کہی اور علم اوٹہایا اور رجز پڑہے یا رب انی تائب الیکا + قد اتجلت سیدی علیکا +
اس زور شور سی لڑا کہ حد و حساب سی خارج ہی پہر دو دو دش ہوئی کہ شعاع آفتاب کثرت گرد وغبار سے
سو مخوف ہوئی اور ہوا تیرہ و تار ہوئی تا اینکہ وہ بہی مارا گیا اور علم گر گیا عراقیون مین ضعف پایا گیا اہل عراق
نی اوسوقت کہا کہ ہمسے شامی دس حصہ زیادہ ہین پہر ہم انسے کسطرح لڑ سکتے ہین بہتر ہی کہ اب جانب کوفہ
رجوع کرین بعض تجربہ کارون نی کہ جنگ آزما تہی یہہ صلاح دی کہ اگر اسوقت بہاگتی ہین تو لشکر شام سے
بہت گزند پہونچیگا اب مردانہ شام تک لڑو پردہ شب مین جسطرح جی چاہے چلی جانا اور شام تک جسکے
قسمت یاری کری گی شہید ہی ہوگا تب عبد الرحمن بن عوف نے علم اوٹہایا اور خوب لڑا اور سب لوگ
بڑی ہمت اور مردانگی سے لڑے ؎ چو یلان جنگی برآشوفتند + همه بر سر یکدگر کوفتند + بند تیز تیز
را جایگاه + ز تیر و ز تیغ و خروش سپاه + درخشیدن تیغ الماس گون + سر نعل آغار داده
بخون + ز بس نیزه و گرز و شمشیر تیز + برآمد ز جان رستخیز + جماعت کثیر اہل عراق سی کام
آئی اور شامی بہی دو چند اونکی واصل جہنم ہوئی اسمی عرصہ مین شام ہو گئی دونو لشکر اپنی اپنی جگہہ کو گئے

ان کو اہل عراق براہ صحرا قرقیسیا مین اور سعد بن حذیفہ بہیت پہونچا اور حال شہادت سلیمان بن صرد و
غیرہ اہل عراق کا سنا اہل بصرہ و کوفہ اپنی اپنی شہر کو گئی ــ مختار بن عبیدہ ابہی قید تہا اور اپنی احباب سے
کہتا تہا کہ آج سی بیس روز کی بعد ایک مہینی کی اندر خبر آوی گی کہ بڑی لڑائی ہوی اور بہت سی لوگ
مارے گئی اور وہ خبر بہت اندوہناک ہوگی او سوقت کون چارہ کار کریگا اس عرصہ مین یاران سلیمان
نی مراجعت کی مختار نے قید خانہ سی انکی نام لکہا اما بعد خدا تعالی اجر تمہارا مضاعف کری اور یہ مصیبت
تمہاری باعث کفارہ و ثواب ہو حقیقت مین تمنی ایک درم نہین صرف کیا اور ایک دریا عقبہ نہین طی کیا
اور ایک قدم نہین اوٹہایا مگر یہہ کہ تمہاری لیئی درجہ بلند ہوا اور حسنہ لکہا گیا ہی بشارت ہو تمکو اگر مین رہا
ہوا تو شرق و غرب بضرب شمشیر باذنہ تعالی دشمنونسی پاک کرونگا اور سبکو قتل کرونگا والسلام جواب
اسکا رؤسا قبائل نے بدین عبارت لکہا کہ تمہارا لکہا ہوا پڑہا ہم خدمت مین حاضر ہین اگر تو کہی تو ابہی آئین اور
تجہی رہا کرین جب قاصد نی خط پہونچایا مختار بہت خوش ہوا اور کہا کہ ابہی تامل کرو اب جلد رہا ہوتا ہون
بعد اسکی مختار نے عبد اللہ بن عمر بن خطاب کو لکہا کہ مجکو ناحق حالت مظلومی مین حبس کیا ہی لوگون نے میرے
ذمہ تہمت لگائی ہے اب اس ظالم یعنی عبد اللہ بن یزید کو لکہی کہ مجہی رہا کری شاید تمہاری مہربانی سے
میری مخلصی ہو عبد اللہ بن عمر نے عبد اللہ بن یزید کو لکہا اور وہ عامل جانب عبد اللہ بن زبیر سے تہا کہ مختار
میرا خویش ہے اسکو رہا کردو جب وہ خط عبد اللہ بن یزید کی پاس آیا اوسنی مختار کو بلایا اور قید سی چہوڑ دیا
اور کہا کہ ضامن دیوی کہ فساد نکری اور دس شخص اعیان شیعہ و رؤسا کوفہ سی ضامن لیئی کہ اگر مختار خروج
کری تو ہزار شتر واسطی قربانی کے خانہ کعبہ کے پاس لیجاوی اور کنیز و غلام جواری اسکے سب آزاد ہون حمید
بن مسلم کہتا ہی کہ مختار وہان سی الی اپنی گہر مین مقیم ہوا رؤسا شیعہ شب و روز اوسکے پاس جاتی تہے
اور صلاحین و مشورتین ہوتی تہین تا اینکہ بہت سی لوگ اوسکے ساتہہ ہوگئی اور بوجوہ چند کہ تفصیل طلب
ہین ابن زبیر نے عبد اللہ بن یزید و ابراہیم بن محمد عاملان کوفہ کو معزول کیا اور عبد اللہ بن مطیع انکی جگہہ نصب
کرکے کوفہ مین بہیجا اور حارث بن عبد اللہ کو والی بصرہ کا قرار دیا جب ابن مطیع کوفہ مین آیا تب مختار نی چاہا
کہ خروج کری عبد اللہ بن شریح نی کہ اصحاب مختار سے تہا اور عظماء و اشراف کوفہ سی اور صاحب قوم و
جمعیت تہا اوسنی سعد بن منقذ و سعیر بن ابی سعر و اسود کندی و قدامہ بن مالک سی جو اعیان کوفہ تہی اور مختار
کی بہی طرفدار تہی ملاقات کی اور یہہ لوگ عبد الرحمٰن کے گہر مین اسی مشورت کی کئی جمع ہوی تہی اسنی عبد الرحمٰن

عبدالرحمن سے کہا کہ مختار چاہتا ہے کہ خروج کرے اور امام حسین ؑ کا انتقام قاتلون سے لے اور ہمنے بھی اس سے بیعت
کی ہے لاکن یہہ معلوم نہین کہ محمد بن الحنفیہ سے اجازت اسکو حاصل ہے یا نہین چلو تم ہم مکہ کو چلین اور محمد بن الحنفیہ
سے خود دریافت کرین تاکہ ہماری تسلی ہو پہر کوفہ مین آئین پس عبداللہ بن شریح و عبدالرحمن کوفہ سے مکہ مین
گئے اور محمد بن الحنفیہ کی خدمت مین حاضر ہوئے خلوت مین ملاقات کی اور سب حال بیان کیا اور کہا بعد حمد و ثناے
الہی معلوم ہو کہ تم اہلبیت رسالت ہو جناب باری عز اسمہ نے تمکو شرافت نبوت و وصایت خاص کیا ہے اور حقوق
تمہارے زبانی جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی بھی امت پر واجب کئے ہین اور مصیبت امام حسین علیہ السلام
جو تم پر نازل ہوئی کیا سخت مصیبت ہے جو اسلام اور مسلمین پر یکسان ہے اب مختار کوفہ مین گیا ہے اور کہتا ہے
کہ آپنے اوسکو جہاد کا اذن دیا ہے اور امر کیا ہے کہ امام علیہ السلام کا انتقام قاتلون سے طلب کرے ہم صرف
واسطے تحقیق کے آئے ہین اگر اسیطرح ہے تو جو خدمت ہمسے یا جان و مال ہو سکے حاضر ہین ورنہ اوسکے
رفاقت ترک کرین محمد بن الحنفیہ نے کہا کہ اچھا چلو کہ مین اور تم اپنے اور تمہارے امام علی بن الحسین زین العابدین
کی خدمت مین حاضر ہو کے یہی سوال کرین حضرت خدمت باسعادت مین حاضر ہوئے محمد نے سب کیفیت
عرض کے حضرت نے فرمایا کہ اگر غلام حبشے ہم اہلبیت کی واسطے تعصب کرے تو سب خلقت پر واجب
و لازم ہے کہ اوسکے امداد و اعانت کرین اور یہہ کام مین نے آپکے سپرد کیا جیسا مناسب ہو عمل کرو عبداللہ
و عبدالرحمن نے جب یہہ ارشاد حضرت سید سجاد ؑ کا سنا بہت خوش ہوئے اور با فرح و سرور رخصت
حاصل کرکے کوفہ مین مختار کے پاس آئے مختار نے پوچھا کہ حضرت نے کیا فرمایا اونہون نے بیان کیا کہ حضرت نے
ہمکو اور کل مومنین کو حکم دیا ہے کہ امام حسین ؑ کے قاتلون کو قتل کرنا چاہیے اور تمہاری اعانت کو فرمایا ہے
مختار نے کہا کہ سب شیعونکو جمع کرکے اس سے آگاہ کرو شیعہ جمع ہوئے مختار نے کہا کہ چند نفر کو شک
ہوا تہا وہ حرمین الشریفین گئے کہ تحقیق کرین حضرت سید سجاد ؑ نے فرمایا ہے کہ تم پر واجب و لازم ہے کہ
میری اطاعت کرو بعد اسکے بہت سے وعظ و نصیحت کی حاضرین نے عرض کیا کہ بہت سے کوفی عبداللہ
ابن مطیع کے ساتہہ متفق ہین اور وہ ارادہ تیرے مقابلہ کا رکہتا ہے اور ابراہیم بن مالک اشتر
آج اس شہر مین سردار ہے اور صاحب قوم و قبیلہ و جمعیت اور شجاعت مین مثل اپنے باپ کے مشہور
دیار و امصار ہے اور عزم مستحکم و رای صائب رکہتا ہے مناسب ہے کہ اپنے شامل و شریک اوسکو کیا
جائے مختار نے بعض عظماے شیعہ کو مثل عبدالرحمن ابن شریح وغیرہ کے ابراہیم کے پاس بہیجا کہ اوسکو اطاعت

بسعید مختار پر رضامند کریں انہوں نے ابراہیم کے روبرو تمام کیفیت بیان کی ابراہیم نے کہا اگر مجکو امیر قرار دو
تو مجہی سے خون اور انتقام قاتلان حضرت سید الشہدا علیہ السلام بجان و دل منظور ہے انہوں نے کہا کہ
مشکل ہے کیونکہ مختار کے پاس سند محمد ابن الحنفیہ نائب امام زمان جناب سید الساجدین علیہ السلام کی ہے اور حضرت
نے مختار کو ہم پر منصب امارت معین کیا ہے ابراہیم نے قبول نکیا یہہ لوگ پس آئے اور مختار سے حال بیان کیا مختار
نے تین دن سکوت کیا عامر بن شعبی کہتا ہے کہ میں اور میرے والد مختار کے خدمت میں حاضر تہے کہ مختار
اوٹہا اور اپنے اصحاب کے ساتہہ روانہ ہوا ہمکو معلوم نہ تہا کہ کہاں کا عزم رکہتا ہے یکایک ابراہیم کے گہر میں
گیا جب ابراہیم کو خبر ہوئی وہ دوڑا آیا اور مختار کو اپنے ساتہہ لیگیا جس فرش پر بیٹہا تہا اوسپر لیجا کے برابر
بٹہلایا بعد بہت سی گفتگو کے مختار نے نوشتہ سربمہر پیش کیا اور کہا کہ یہہ خط محمد حنفیہ فرزند امیر المومنین
تیرے نام ہے اسمیں حکم کیا ہے کہ تو میری موافقت کرے اور اس امر میں اعانت کرے اگر تو نے رفاقت کی
تو بہتر ورنہ یہہ نوشتہ بروز قیامت تجہہ پر حجت ہوگا اور جناب باری عز اسمہ نے اہلبیت طہارت کو تیرے
اعانت سے مستغنی کیا ہے ابراہیم نے خط کہولا اور دیکہا تو خط بہت طولانی تہا بعض فقرات کا مضمون یہہ ہے
کہ محمد مہدی سے ابراہیم ابن اشتر کو سلام علیک مختار کو تیرے پاس بہیجا ہے اور مختار وہ شخص ہے جسکو میں نے مختار
کیا ہے اپنے لئے اور امیر کیا ہے اوسکو کہ لڑائی کرے ہمارے دشمنوں سے اور طلب کرے خون اہلبیت کا تجہے
چاہیے کہ معہ قوم و قبیلہ کے اوسکے موافقت کرے ابراہیم نے کہا کہ پہلے بہی کئی خط میرے نام آئے ہیں اونمیں تو
محمد بن الحنفیہ فرزند امیر المومنین لکہا کرتے ہیں اور اسمیں مہدی لکہا ہے مختار نے کہا کہ اوسوقت کی مصلحت یہہ
ہوگی ابراہیم نے پوچہا کہ کون جانتا ہے کہ یہہ اونکا نوشتہ ہے یزید بن انس اور ایک جماعت نے ثقات سے شہادت
دی ابراہیم مسند سے اوٹہا اور مختار کی بیعت کی پہر میوہ اور شربت لائے کہ حاضرین کو تقسیم ہوا اور مختار
ابراہیم کو اپنے گہر لایا اور ابراہیم نے اپنے عشیرہ و قوم اور اصحاب و احباب کو اس امر سے مطلع کیا وہ سب
امر پر قایم ہوئے ابراہیم رات کو معہ اپنی جماعت کے مختار کے پاس آتا تہا اور مصلاحتیں اور مشورتیں ہوتی تہیں
حمید بن مسلم ان سب مشورتوں میں حاضر اور ان سب پر یمین شریک تہا

فصل سوم

بیچ خروج مختار کے * جب امر مختار کا مضبوط ہوا اور جمع کثیر نے اعیان و اعاظم کوفہ سے اس شرط
بیعت کی کہ کتاب خدا و سنت جناب رسول خدا اور ولایت اہلبیت پر عمل کرے اور خون جناب سید الشہدا
کا طلب کرے اور ابراہیم بہی معہ عزیز و اقارب اپنے کے شامل ہو چکا تہا سبکے رای اسپر قرار پائی کہ بروز

کہ بروز پنجشنبہ جو ۱۴ ہوین ربیع الثانی ہجری کو خروج کرین ایاس بن مضارب جو کوتوال شہر تہا اوسنی ابن مطیع
سی کہا کہ مختار خروج کیا چاہتا ہی اپنی حفاظت تمکو ضرور ہے اوسنی ایاس کو واسطی محافظت کی مقرر کیا رات
کو ایاس کئی سو سپاہی اپنی ساتھ لیکے بازار مین آیا اور راشد اپنی بیٹے کو محلہ کناسہ پر مقرر کیا اور تمام گلی کوچہ
شہر پر سپاہی تعین کردی کہ حفاظت رستونکی کرین اور سپاہیون نی بازار اور دار الامارۃ کو احاطہ
کرلیا اتفاقا ابراہیم بعد مغرب حسب معمول مختار کی پاس جاتا تہا اور زرہ و لباس حرب و اسلحہ کپڑونکے
نیچی پہنے تہا و سپاہیان متعینہ بازار کو شک ہوا کہ یہہ جمعیت مسلح اسوقت کہان جاتی ہے اسواسطی مزاحم
ہوی اور کہا کہ بہتر ہے کہ ہمارے امیر عبد اللہ بن مطیع کی پاس چلو اور کہین تمکو جانی نہ دینگے ابراہیم نی ابن
مطیع کی پاس جانیسے انکار کیا اور نزاع تک نوبت پہونچی اور پہلی سی ابراہیم نی اپنی ہمراہیونکو منع کیا تہا کہ
نیزی ساتھ نہ لیچلین لہذا نیزہ کسیکے پاس نہ تہا اسواسطی ابراہیم نی ابو قطن ہمدانی سے کہ دوست دلی ابراہیم
کا تہا اور سپاہیان متعینہ بازار سی تہا انکا نیزہ دیکہ طلب کیا اور وہ یہہ سمجہا کہ مجہے
واسطے صلح کا ایاس سے کروانیگا وہ قریب ہوا ابراہیم نے اوسکے نیزہ چہین کی ایاس پر حملہ کیا اور نوک
نیزہ سی اوٹہا کر اوپر زمین کے دی مارا اور بعد اسکے اپنی ہمراہیونسی کہا کہ رستہ خالی کراؤ یہہ جیسی دیکہہ
ہمراہی ایاس کے بہاگی اور ابراہیم نی مختار کی گہر کی راہ لی مختار اسکی جرات سی بہت خوش ہوا اور اسکو
فال نیک تصور کرکے حکم دیا کہ کوٹہونپر آگ روشن کیجائی یعنی علامت خروج کی تہی خلاصہ آگ جلائی گئی
آگ جلتی ہے منادیونی آواز یا آل ثارات الحسین بلند کی اور خود مختار نے بہی اسلحہ لگائی قصہ طویل ہے مختصر یہہ
کہ بعد تہوڑیسے وقت کی کچہہ لوگ جمع ہوی عبد اللہ بن حر جعفی معہ اپنی عشیرہ کی کے مختار کی گہر کو روانہ ہوا
محافظان راہ و دار الامارہ سی راہ مین لڑائی کرکے لشکریان ابن مطیع کو کوچونسی نکالدیا اور بہگاکر متفرق کردیا
تہی کہ وہ شہر سی نکل گئی شبث ابن ربعی وغیرہ جو مختار سی خائف تہی عبد اللہ کی پاس حاضر ہوی اور اوسکو
ترغیب کی کہ مختار سے لڑنا چاہئی جب مختار اس ارادہ سی مطلع ہوا تو تہیہ حرب کا کرکے سوار ہوا اور دیر ہند
مین قریب باغ زائدہ کی اوترا اور لوگونکو شہر مین بہیجا کہ آواز یا آل ثارات الحسین کو شہر کے کوچہ و برزن مین
بلند کرین اور سبکو آگاہ کرین کہ مختار دیر ہند مین مروکش ہے اور ہم صرف لوگون کی اطلاع کی واسطے آئے
ہین مناسب ہے کہ فورا مختار کے پاس پہونچو اور تلافی تقصیرات گذشتہ کی کرو اور جناب سید الشہدا مظلوم
کربلا غریب لغزبا قتیل اعدا صاحبہن بالعلیۃ التحیۃ والثنا کی طلب خون مین یاری کرو اور کوفی قاتل اور سر

مظلوم کا زندہ نہ چھوڑا اور اجر و ثواب کی اور غفران معاصی کے و معفو دسیئے زیادہ تر امیدوار ہوا اہل کوفہ
یہہ صدا سنکر بیقرار ہوی برغبت تمام ورثے بیس اور سو سو نفر مسلح ہوکر اپنی گہروں سی نکلے اور مختار کے
پاس جمع ہوئی تا اینکہ قبل از طلوع صبح صادق تمکہ سب لوگ جمع ہوئی اور مختار نی صفیں آراستہ کیں پہلے
نماز صبح کی پڑہائی اور سورہ والنازعات اور سورہ عبس پڑہے راوی کہتا ہے کہ اس خوش الحانی سی قرارت
کی اور اس خضوع سی افعال نماز بجالایا کہ بیان نہیں کر سکتا ہے جب نماز سی فارغ ہوئی صفیں درست ہوئیں
تو ابن مطیع نی شیث ابن ربعی کو تین ہزار سوار اور پیادہ سی اور راشد بن ایاس کو چار ہزار سی اور حجار
ابن الحجر کو تین ہزار سی اور عکرمہ بن ربعی اور عبد الرحمن بن سوید کو تین ہزار سی پی در پی مقابلہ میں مختار کے
بہیجا خلاصہ بیس ہزار سوار و پیادہ کو مختار کی ساتہہ لڑنے کو بہیجا جب مختار نی آگاہ ہوی اس لشکر کا سنا
سعر بن ابی سعر کو بہیجا کہ تحقیق کری سعر بن ابی سعر نی راشد سی ملاقات کی اور اسنی کیفیت بیان کے
کہ راشد چار ہزار سوار پیادہ سی لڑنیکو آتا ہی اور پیچہی اوسکے انبوہ کثیر ہے چونکہ راشد کا باپ ایاس رات
کو ابراہیم کی ہاتہہ سے مارا گیا تہا اسو اسطی اوسکو غصہ بے از حد تہا مختار نی ابراہیم کو نو سو سوار اور چہہ
سو پیادہ کی ساتہہ اوسکے مقابلہ میں بہیجا کہ لڑائی کرے اور نعیم بن ہبیرہ کو تین سو سوار اور چہہ سو پیادہ کی
ساتہہ روانہ کیا اور یزید بن انس کو نو سو سوار کی ساتہہ مقابلہ شیث بن ربعی میں بہیجا یزید بن انس شیث
سی خوب لڑا اور بہت سی سوار و پیادہ اوسکے ماری شیث مونہہ چہپا کر بہاگ گیا اور شکست فاحش
اوٹہائی سواران ہمراہی شیث بہت سی ماری گئی اور باقی بہاگ بہاگ کر اپنی اپنی گہوڑی چہوڑ اپنے
گہروں میں جا چہپی اور ابراہیم سی مقابلہ راشد کا ہوا ابراہیم نی کہا کہ ان کی زیادتی سی خوف نکرو کم
من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله بڑے لڑائی سخت ہوئی کہ سر پیادوں کی مثل برگ درختان
اڑتی تہے اور خون اونکا زمین پر بہتا تہا ع ز بس گرز گرز رزنگاہ بردمید + چنان شد کہ کس روی ہامون
ندید + تو گفتی کہ خورشید در پردہ شد + زمین زیر نعل اندر آزردہ شد + ز عکس سر تیغ و برق سنان +
سر از راہ میرفت دوست از عنان + اس اثنا میں جب معرکہ قتل گرم تہا خزیمہ عبسی کی آنکہہ راشد
پر پڑی عبسی نی حملہ کیا ایک نیزہ اس زور سی مارا کہ راشد گہوڑی سی گر پڑا ایک شخص نے سر اوسکا
کاٹ لیا باواز بلند کہا کہ قتلت راشدا برب الکعبہ جب یہہ آواز اوسکی لشکر نی سنے لشکر بہاگ گیا
جب لشکر ابراہیم نی اونکا بہاگنا دیکہا تو تعاقب کیا اس معرکہ میں صدہا آدمی اوسکے لشکر سی ماری گیے

ماری گئی کہ بھاگتوں کو مارنا آسان ہی کچھہ بقیة السیف بھاگ گئی کچھہ اپنی گھروں کو آئی لشکر مختار دار الامارہ
تک پہونچا اور محاصرہ کرلیا اور کچھہ لوگ چھپ چھپ کر مسجدون مین داخل ہو گئی تین رات دن تک محاصرہ رہا
ایک طرف بازار کی مختار معہ لشکر کی فرد کش ہوا تہا اور مورچہ بندی کی تہی اور ابراہیم نی خاص دار الامارہ کو
محصور کیا تہا محصورین نی جب چوتہی دن دیکہا کہ کوئی صورت نہین بچنے کی عبد اللہ ابن مطیع نی نام و ننگ سی ہاتھہ
اٹہایا اور لباس زنانہ پہنکر چادر سر پر ڈالکے رات کو مثل مستورات کی قصر دار الامارہ سی نکلکر شہر مین آیا اور ابو موسی
اشعری ملعون کی گھر مین بخصوصیت ملت واحدہ مختفی ہوا جس نے اس حال سے ابن مطیع کو دیکہا اوسنے
افسوس کیا اور کچھہ نہ کہا باقی محصورین نے امان طلب کی مختار نی امان دی وہ باہر آئی اور داخل بیعت
مختار ہوئی مختار نے تالیف قلوب کرکے انسی حسن سلوک کیا اور عطا و بخشش سے انکو بھی محروم نہ رکھا
بہت سی وعدہ و وعید انسی کئی اور رہین بار منت و احسان کیا مختار داخل دار الامارہ ہوا اور مسجد مین آیا
اور نماز پڑہائی اور خطبہ نہایت فصاحت و بلاغت سی پڑہا اور آخر خطبہ کے کہا بحق اوسکے کہ آنکھہ میری کو
روشن کیا اور دل میرا نورانی کیا بہت سی گھرون کو بصری مین جلاؤنگا اور بہت سی قبرین کھودونگا بہت سے
دلونکو خوش کرونگا ہر جبار و کافر ملعون غدار کو قتل کرونگا قسم ہے بیت الحرام کی اور قسم نون و قلم کے
علم میرا کوفہ اور عرب و عجم مین بلند ہوگا اور ربیع تیم سی بہت اسیر کرکے خادم بناؤنگا بعد اسکی منبر سے اترا اور
داخل دار الامارہ ہوا اہل کوفہ نی واسطی بیعت کی ہجوم کیا راوی کہتا ہی کہ مختار نی ہاتھہ دراز کیا ہوا تہا اور
عامہ ناس بیعت کرتی چلی جاتی تہے اغلب اعراب سادات بزرگان ہر قوم نی بیعت اوس سے کی اوسوقت
بیت المال مین نو لاکھہ درہم موجود تہا سب تقسیم کیا محاصرین تین ہزار اور آٹھہ سو آدمی تہی ہر شخص کو
پانسو درہم دیا اور چھہ ہزار آدمی بعد محاصرہ بہاگی ابن مطیع کی مختار کے پاس آگئی تہے اونکو فی کس دو سو
درہم دیا جب معلوم ہوا کہ ابن مطیع ابو موسی اشعری کی گہر مین مختفی ہے اوسکو دس ہزار درہم معرفت عبد اللہ
بن کامل بہیجا کہ اوسکا بہی حق ذمہ مختار کے تہا اور عذر خواہی بہی کی اور وہ بسبب ندامت کی عبد اللہ بن
زبیر کی پاس نہین گیا بلکہ بصرہ کو چلا گیا عبد اللہ بن کامل کو حاکم شہر کا قرار دیا اور کیسان ابو عمرہ کو سالار لشکر
کیا اور عبد اللہ بن حارث برادر مادری اشتر کو سردار مدینہ کا کیا اور محمد بن عطارد کو آذربائیجان کا عامل کیا اور
عبد الرحمن بن سعد کو موصل پر بہیجا سعد بن حذیفہ ابن الیمان کو حلوان پر نامزد کیا عمر بن سائب کو عامل ری و ہمدان
کا کیا کوہستانون و ولایتون پر عامل مقرر کردی خود دیوان مین بیٹھنا شروع کیا کہ فصل خصومات کری اور جو

خوب فیصلہ موافق کتاب و سنت کی کئے اگر خود کسی کام کے ضرورت ہوتی تہے تو قاضی شریح کو مقرر کرتا تہا
تا اینکہ لوگون نی اوس سے کہا کہ جناب امیر علیہ السلام شریح سی ناخوش تہے بلکہ اسکو معزول کیا تہا بسماعت اسکے
مختار نی بہی اوسکو معزول کیا عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود کو قاضی کوفہ کا کیا جب وہ بیمار ہوا تو عبد اللہ بن مالک
طائی کو قاضی کیا اس اثنا مین مروان بن الحکم نے دو لشکر روانہ کئی تہے ایک مختار پر اور دوسرا ساتھہ ابن زیاد
کی اور ابن زیاد کو سمجہایا تہا کہ بعد تسخیر عراق کی تین رات اور دن کوفہ کو قتل و غارت کرے جب ابن زیاد جزیرے
مین آیا قیس بن غیلان عامل جانب عبد اللہ بن زبیر سے وہان تہا وہ مستعد مدافعہ ہوا ابن زیاد عراق کو نہ آ سکا
موصل کو چلا گیا اور عبد الرحمن جو جانب مختار سے عامل تہا وہ تاب مقاومت نہ لایا تکریت مین آ کے عرضی بنام
مختار لکہی او کیفیت اس واقعہ کی درج کی مختار نی اوسکو تحسین لکہے اور یہہ لکہا ابہی وہان توقف کرے
بہتر یہی ہے جو تمنے کچہہ لکہا ہوا اور پہنچی بعد اوسکے یزید بن انس کو تین ہزار سوار پیادہ سی جنگ ابن زیاد کی لئے
روانہ کیا اور جس دن ابن انس روانہ ہوا مختار خود پا پیادہ مشایعت کی واسطی آیا اور بہت سا سمجہایا اور کہا
کہ اگر مدد درکار ہووے مجہی اطلاع کرنا ابن انس نے کہا کہ مین مدد نہین چاہتا صرف دعای خیر درکار ہے
غرض ابن انس روانہ ہوا منزل بمنزل چلا جاتا تہا کہ مقام نایلی جو قریب موصل ہے پہونچا اور ابن زیاد کو یہہ
خبر پہونچی کہ ابن انس جانب مختار سی تین ہزار سوار پیادہ کی ساتہہ آیا ہے اوسنی چہہ ہزار سوار پیادہ مقابلہ کو
روانہ کئی جب لشکر ابن زیاد کا آیا اوسوقت یزید بن انس بیمار تہا وہ ری جرات الاغ مصری پر سوار ہوا اور
اپنی فوج کی گرد گرد سب صفون پر پہرا اور کہا کہ خوب لڑنا ابن زیاد اور اہل لشکر اوسکے دشمن خدا و دشمن رسول ہین
انکا قتال باعث اجر بے حساب ہے اور کہا کہ اگر مین مر جاؤن تو تمہارا سردار ورقا بن عازب ہووی اگر وہ بہی مارا جائے
تو سعر بن ابی سعر خلاصہ روز عرفہ قبل از طلوع آفتاب سنہ ۶۶ ہجری تلاقی فریقین کی ہوے دوپہر تک لڑائی خوب
رہی شجاعان نامی میدان مین آئی اور خوب خوب لڑے بعد دوپہر کی لشکر شام پر شکست ہوی بہت سی مارے
گئی تین سو آدمی قید کر کے لائی یزید بن انس مشرف بموت تہا اتنہی سی اشارہ کیا کہ ان تین سو اسیر کو قتل
کرو بعد اسکے ابن انس نے انتقال کیا بجوار رحمت الہی منتقل ہوا ورقا نی نماز جنازہ کی ادا کی اور دفن کیا
عراقیون کو بسبب انتقال ابن انس بہت غم و الم ہوا ورقا نی کہا کہ ابن زیاد اسی ہزار سوار پیادہ سی قریب
ہی اور ہمکو تاب مقاومت اس انبوہ کثیر کے اس گروہ قلیل سے نہین مناسب ہی کہ کوفہ کو چلین اور نصف
شب کی صدا کوچ کرین اور اس طرف اہل کوفہ نی کوفہ مین مشہور کر دیا کہ ابن انس لڑائی مین مارا گیا

[illegible]

مارا گیا اور عراقی بہاگ گئی لیسامت اسکی مختار بہت غمگین ہوا سوارون کی ڈاک مین خط بنام عامل مدائن کے لکہا
کہ مفصل حال سمرکہ تحریر کرے عامل نے جواب مین عرض کیا کہ ابن انس نے اپنی اجل سے انتقال کیا ہی اور لشکر
عراق کی فتح ہوئی اب لشکر عراق غنیمت لئی آتا ہی یہہ سنکے مختار بہت خورسند ہوا اور ابراہیم بن مالک اشتر کو
واسطی جنگ ابن زیاد کی مقرر کیا دو ہزار سوار مذحج و اسد سی اور دو ہزار بنی تمیم و ہمدان سی اور پندرہ سو
قبائل مدینہ سی اور چودہ سو کندہ سی اور دو ہزار حمرا سی بعض نے لکہا ہی کہ بارہ ہزار اعراب سی ساتہہ ابراہیم
کی مقرر کئی اور اب شایعت کی منقول ہے کہ مختار پاپیادہ تہا ابراہیم نی کہا کہ تو سوار ہو خدا تعالی تجہے
بخشے مختار نی کہا کہ مین اس پیادہ چلنی مین امیدوار ثواب کا ہون جو قدم محبت آل محمدؐ گرد آلود ہوا اور
مطالبہ خون امام حسین علیہ السلام مین جسقدر تکلیف ہو رحمت و ثواب ہی مختار شہر کو آیا اور ابراہیم روانہ
ساباط مدائن کا ہوا جب قاتلان امام جناب امام حسین علیہ السلام نی دیکہا کہ ابراہیم مقابلہ ابن زیاد کو گیا ہی
اب مختار اکیلا ہے اور جمعیت بہی کم ہے آثار ضعف کی ظاہر ہین سب قاتل جمع ہوی اور مختار پر خروج
کیا اور عداوت باطنی کو ظاہر کیا اور قاتل جناب امام حسین علیہ السلام کی جو خوف مختار سی بہاگ گئی تہے
یا مخفی تہے اور نطح کوفہ مین تہی سب یکجا ہوکی نکل آئی اور بعض قبائل اعراب نی نخیلہ و ازد و کندہ سے
ساتہہ شمر بن ذی الجوشن ملعون کی اجتماع کیا کہ یا مختار کو مار ڈالین گے و یا گرفتار کرلینگے جب مختار نی اس
حال سے اطلاع پائی فورا ایک سوار معتبر کو روانہ ساباط کیا اور ابراہیم کو لکہا کہ کوفی مین پہر قاتلان جناب
امام حسین علیہ السلام میری قتل پر جمع ہوئی ہین تو فورا واپس ہو اور سب لشکر کی کوفی مین حاضر ہو
بفور پہونچنی سوار کی ابراہیم نی ساتہہ سب جمعیت کی جانب کوفہ مراجعت کی اسی اثنا مین پیغام سلام
جانب عمر بن سعد و شمر ذی الجوشن و سنان بن انس وغیرہ سی معہ اونکی ہمراہیون کی مختار کی پاس
آئی اور گئی مختار نی دو روز لیت و لعل مین رکہا بدین خیال کہ ابراہیم آجائی آخر کوفی سر بشورش تہے
لڑائی شروع کردی اسوقت مختار کی پاس صرف چار ہزار سوار تہا میدان کارزار گرم ہوا شام تک
خوب لڑائی ہوئی صدہا آدمی طرفین سی مارے گئی او سیدون مشہور ہوا کہ ابراہیم نی مدائن سے
مراجعت کی ہے اب جلد آتا ہی جب اہل کوفہ اس خبر سے مطلع ہوئی تو بہت ڈری اور دو فرقہ پر
منقسم ہوئی ربیعہ و مضر کناسہ کو گئی اہل یمن اونکی مقابل مین گئی مختار نی ابراہیم کو جانب کناسہ
روانہ کیا اور خود جبانہ کو گیا کہ اہل یمن سے مقابلہ کرے رفاعہ بن شداد نی اہل یمن سے سخت لڑائی کئے

اور بہت مخلوق طرفین سی قتل ہوئی رفاعہ بہی اس معرکہ مین شہید ہوا حمید ابن مسلم نی اس معرکہ مین
وہ کام کئی جیسے اوسکو مناسب تہی یعنی اپنی ہاتہہ سی بڑی بڑی سرکشونکو مارا اور اپنی ہمراہیونکو بہت
تحریص ترغیب قتال پر کرتا رہا آخر کار اہل یمن کو شکست فاحش ہوئی بہت ماری گئی اور کچھہ اپنی گہر دنین
جا چہپی اور بقیۃ السیف مصعب ابن زبیر کی پاس بصری مین پناہ گزین ہوئی ا ... چھہ سو چالیس آدمی اس
معرکے مین ماری گئی اور پانسو نفر اسیر ہوئی وہ مختار کے پاس حاضر کئی گئی مختار نے کہا کہ جو جوانمین سے
معرکہ طف مین حاضر ہوئی اوسکا نام جدا تحریر کرو جب فہرست طیار ہوئی معلوم ہوا کہ ۲۴۸ نفر معرکہ
کربلا مین جناب امام حسین علیہ السلام سی لڑنے گئی تھے مختار نے کہا کہ ان ۲۴۸ کو قتل کرو فوراً وہ قتل کئے گئی
باقی رہا کر دی کسی مخبر نے خبر دی کہ شمر ذی الجوشن معہ اپنی رفقا کی لباس بدل کے فرار کر گیا ہے مختار نے
زربن ہارز بی غلام کو معہ دس سوار کی اوسکی تعاقب مین روانہ کیا مسلم بن عبد اللہ ضبابی روایت کرتا ہے
کہ وہ شخص شمر کے ساتہہ تہا جب ہم مختار کی خوف سے بہاگی تہے اسی اثنا مین وہ غلام نمودار ہوا شمر لعین
نی ہمسے کہا کہ مجہسے دور ہو جاؤ کہ شاید مجمع مین مجہسے حرب ہو سکے اس عرصہ مین غلام آیا شمر نی فوراً
حملہ کیا اور غلام کو بضرب شمشیر قتل کیا اور خود وہانسے بہاگ گیا موضع کلبانیہ مین پہونچکے لب فرات ایک
ریت کی ٹیلی پر اترا ایک اسیر گانوسی باہر آیا تہا شمر نے اوسکو بہت مارا اور کہا کہ میرا خط مصعب بن زبیر
تک پہونچا دی اور خبر کر اوسکو کہ ہماری لئی مدد بہیجی وہ مکتوب اسیر لیکر چلا آگی ابو عمرہ ایک مقام مین
فروکش تہا اور اوسنی وہ خط لیا اور بجنسہ مختار تک پہونچایا مختار نی پانسو سوار ابو عمرہ کی ساتہہ کئی اور ابو عمرہ
کو معہ فوج شمر کے قتل و گرفتاری کے واسطی روانہ کیا مسلم بن عبد اللہ کہ وہ شمر کے ساتہہ تہا روایت کرتا ہی کہ مینے
شمر سے کہا کہ یہان رہنا مناسب نہین کہ شاید پیچہی سے لوگ تعاقب کو آئین اور تجہی قتل کرین اسواسطی ہمکو
تیری طرفسی بہت خوف ہے شمر نے کہا کہ تم کس لئے اسقدر اس دروغگو سے خوف کرتے ہو مین ہرگز یہانسے
تین دن تک حرکت نکرونگا اسمین رات ہوئی ہم سو گئی ڈیڑہ پہر رات گئی تہے کہ مختار کی سوار آئی اور
چارون طرفسے شمر وغیرہ کا محاصرہ کر لیا شمر ملعون ننگا سوتا تہا بجای لنگ رومال بدن پر لپیٹ کے
نیزہ پکڑ کے نکلا کہ حملہ کرے اوسکا نکلنا کہ ایک شخص نے تلوار اوسکے سر پر ماری کہ شق ہو گیا ایک شخص
نی آکے سر نحس اوسکا بدنسے جدا کیا اور بعد اوسکے ہمراہیونکو قتل کیا اور ابو عمرہ سر لیکے روانہ کوفہ ہوا
جب مختار کی پاس پہونچی مختار نی سجدہ شکر کا کیا اہل کوفہ کو بہت خوشی ہوئی مختار نے حکم دیا کہ

حکم دیا کہ جامع مسجد کی جوتی والون کی بازار مین یہہ سر نصب کئی جائین اور بعد اسکے حکم کیا کہ سب قاتلون کو
گرفتار کرکر حاضر کرو کہ ابتک سب کوفہ مین ہین اور جہان سے ملین لاؤ کہ کہانا پینا میری گلے سے نہین اترتا جب تک
ایک بہی اون ملاعنہ سی زندہ موجود ہی مین چاہتا ہون کہ دنیا کو وجود ایسے لعینون سی پاک کرون اول
اون دس شخصونکو لائی جنہون نی حضرت کی بدن مبارک پر گہوڑی دوڑائی تہی یا قصد کیا تہا مختار نی حکم کیا
کہ ان کو زمین پر برابر لٹادو اور میخین آہنی انکی سینون مین گاڑدو کہ حرکت نکر سکین بعد اوسکے سوارون کو
کہا کہ انکی بدنون پر گہوڑی دوڑاو کہ اعضا انکی پارہ پارہ ہوجائین جب اعضا و جوارح اونکی پاش پاش
ہوئی تب آگ روشن کرکے انکو جلادیا بعد اوسکے دو شخص جو ن عبدالرحمن بن عقیل مین شریک تھے
گرفتار ہوکر آئی اونسی کیفیت پوچہی وہ جواب کیا دی سکتے تہی حکم دیا گردن مار کے جلادو بعد اوسکے
مالک بن بشیر ملعون کو گرفتار کیا اور حکم دیا کہ سر بازار اوسکو گردن مار دو اور ابو عمرہ کو جو کوتوال شہر کا
تہا کہا کہ خولی کے گہر کا احاطہ کرو ابو عمرہ نی احاطہ کیا خولی ٹوکرا کہجور کا سر پر رکہکر اپنی تئین کنجرا قرار دیکر
بیت الخلا مین چہپ گیا اور گہر مین بہت تلاش کیا جب نہ ملا تو اوسکے عورت سی پوچہا کہ خولی کہان ہی زبان سے
کہا کہ معلوم نہین اشارہ کیا کہ بیت الخلا مین ہی اوسی طرح سے اوسکو پکڑ کر مختار کے روبرو حاضر کیا اور بموجب
حکم مختار کی چورستہ پر قتل کیا گیا اور جسد اوسکا آگ مین جلایا پہر مختار نے عبداللہ بن کامل کو کہا کہ مرہ بن منقذ
عبدی قاتل شہزادہ علی اکبر علیہ السلام کا کہ شیوخ و بزرگان کوفہ سی ہے اوسکو حاضر کرو عبداللہ بن کامل واسطے
گرفتار کرنے گیا وہ اطلاع پاکی فورا سوار ہوا اور بہاگ گیا اسپ بہاگنی مین مجروح بہی ہوا اور بائیاں ہاتہہ اوسکا
کٹ گیا اسوقت جان سی بچکر نکل گیا اور بصرہ مین مصعب بن زبیر سے جا ملا پیچہی وہ بہی مارا گیا اور پہر
عبداللہ بن کامل کو کہا کہ حکم بن طفیل کہ جسنے شانہ مبارک حضرت عباس پر تلوار لگائی ہے اور ایک تیر سینہ پر مارا
تہا گرفتار کرلاؤ عبداللہ بن کامل اوسکے گہر گئے اور پکڑ کے حاضر کیا مختار نے حکم دیا کہ نشانہ بناکے تیر باران کرو
لوگون نی بہت تیر ماری وہ داخل جہنم ہوا پہر مختار نی اوسکو جلوا دیا بعد اوسکے سوئنین زید بن ورقا کو پکڑ کر
حاضر لائی اور زمین کہود اکی سنگ باری اور تیر بارانی کی آخر کو اوسکو بہی جلایا سنان بن انس بہاگ
کو گیا اور مصعب بن زبیر کے پاس پناہ لی مختار نے اوسکا گہر جلا دیا جب وہ منزل قادسیہ پر پہونچا جاسوسان
مختار نے اوسکو گرفتار کرکے مختار کے پاس حاضر کیا مختار نے بند بند اوسکا جلاد سے جدا کرا دیا اور سر و تن
زیت کو جوش دیکر دیگ مین ڈالدیا کہ داخل جہنم ہوا مختار نی اپنی خواہش و اصحاب کو تاکید کی کہ قاتلان

اہلبیت کو گرفتار کر کر حاضر کرو چنانچہ عبداللہ بن عقبہ غنوی و حرملہ بن کاہل اسدی دونوں ملعون گرفتار
ہو کر آئے مختار بہت خوش ہوا منہال بن عمر سے منقول ہے کہ جس ایام مین مختار بن عبید کوفہ کا والی تہا
اور قاتلان امام حسین علیہ السلام سے لڑتا اور پکڑ پکڑ کر مارتا تہا مین اون ایام مین مکہ معظمہ کو گیا اور عند المراجعت مدینہ
مین واسطے زیارت جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اہلبیت طہارت کی آیا اور خدمت باسعادت
حضرت سید الساجدین علیہ السلام مین حاضر ہوا عند الوداع حضرت نے فرمایا کہ حرملہ بن کاہل ملعون کا کیا حال
ہے مینے عرض کی اوسکو مینے زندہ کوفہ مین چہوڑا ہے حضرت نے ہاتہہ واسطے دعا کے بلند کیے اور باچشم گریان فرمایا
اللھم اذقہ حر النار اللھم اذقہ حر الحدید منہال کہتا ہے جب مین داخل کوفہ ہوا تو مختار خروج کر چکا تہا
بسبب تعارف سابقہ کے مینے چاہا کہ مختار سے ملاقات کرون اس قصد سے روانہ ہوا غرض راہ مین مختار
کو دیکہا کہ سوار ہوا چلا آتا ہے اور جمعیت کثیر اوسکے ساتہہ ہے مختار نے کہا کہ اے منہال ان ایام مین تم
ہمارے پاس نہ آئے مینے عرض کی ایہا الامیر مین مکہ معظمہ گیا تہا یہان نہ تہا اوسکے ساتہہ ساتہہ چلا آتا تہا کہ
محلہ کناسہ مین پہونچا ناگاہ مختار ٹہر گیا گویا کسیکا منتظر تہا ذرا سا توقف کیا تہا دیکہا کہ بہت سے لوگ
ملازم مختار کے آئے اور کہا کہ بشارت ہو ہم حرملہ بن کاہل و عبداللہ بن عقبہ کو گرفتار کر لائے اس عرصہ مین
ہو آئے کہ ہاتہہ اونکے رسے سے بندہے تہے مختار کے روبرو کہڑے کیا مختار نے کہا کہ لعنت خدای قہار
سو چار تمپر ہووے اور شکر خدا کہ مجہکو تمپر مسلط کیا اور کہا کہ الجزار الجزار لوگون نے فورا قصاب
کو حاضر کیا مختار نے حکم دیا کہ انکے ہاتہہ پانو قطع کرو قصاب نے فورا ہاتہہ پانو علاحدہ کر دیے پہر کہا کہ آگ بہت
سے روشن کرو آگ روشن ہوئی اونکو بیچ مین ڈالدیا جسقدر عرصہ وہ جلتے رہے وہان مختار ٹہرا رہا مینے
کہا سبحان اللہ سبحان اللہ مختار نے کہا کہ تسبیح خداوند تعالی کی ہر حال مین خوب ہے لیکن
اسوقت کیا باعث ہے مینے عرض کی کہ اسوقت تعجب کرتا ہون سرعت اجابت دعای حضرت سید سجاد
علیہ السلام سے اور سب کیفیت گذشتہ مینے بیان کی مختار گہوڑی سے اترا اور دو رکعت نماز شکرانہ کی بجالایا
اور سجدہ شکر کیا اور بہت طول دیا جب سجدہ سے فارغ ہوا تو روانہ ہوا مین ساتہہ ساتہہ تہا تا کہ میرے
دروازہ تک پہونچا مینے بڑہ کر عرض کی کہ اگر ذرا سا توقف کرو تو میری عزت ہوگی اور لقمہ نان جو بن حاضر
ہے ماحضر اوسمین میرا افتخار ہے مختار نے کہا کہ تو نے کہا ہے کہ میرے ہاتہہ پر دعای امام مفترض الطاعة
کی قبول ہوئی اسکی شکرانہ مین مینے روزہ رکہا ہے لوگون نے اوسکو دعائین دین بعد اسکے حکم دیا

حکم دیا کہ عمر بن صبیح کو اوسکے گھر سے پکڑ لاو عمر بن صبیح بالا خانہ پر تلوار بستر پر رکھی سوتا تھا لوگ گئی اوسکو مع
تلوار پکڑ لائے مختار نے حکم دیا کہ اسکو بضربات نیزہ قتل کرو محمد بن اشعث خواہر زادہ ابو بکر ابن ابی محافہ کا کہ
قاتلان جناب حضرت امام حسین علیہ السلام سی تہا کوفہ سے بہاگا اور قادسیہ مین اپنی قصر مین ہو نچا مختار نے فوج
روانہ کی اونہون نے محاصرہ کیا ابن اشعث دروازہ خورد کی راستی نکل کے بصری کو بہاگ گیا اور مصعب بن
زبیر سے جا ملا محاصرین نی قصر کو خراب کیا اور اسباب اوسکا لوٹ لیا بعد اسکی عبد اللہ بن اسید جہنی و مالک
بن ہیثم اور بعض اور کو گرفتار کر کے لائی کہ وہ بہی قاتل تہے مختار نے کہا کہ ای دشمنان خدا اب امام حسین
کہان ہین اونہون نی عرض کی ای امیر ہمکو تو جبراً معرکہ کربلا مین بہیجا تہا مختار نے کہا تم کچھ احسان کرتے اور پانی
حضرت کو پلاتی ای مالک تو نی کلاہ مبارک حضرت کی غارت کی تہے اوسنی اقرار کیا مختار نی حکم دیا دست
پا اوسکے کاٹ دی گئی وہ پہڑک پہڑک کی واصل جہنم ہوا بعد اسکے چار آدمی اور پکڑے آئی ورقا بن مالک عمر
بن خالد و عبد الرحمن بجلے و عبد اللہ بن قیس مختار نے کہا تمنی عطر حضرت کا لوٹا ہے اور اوسی دن تقسیم کیا ہے
بعد اوسکے کہا کہ انکو جدا جدا چارون رستون پر بازار کی قتل کرو بعد اوسکی اسما بن خارجہ جسنی قتل مسلم بن عقیل
مین سعی کی تہی اوسکو لائی وہ بہی قتل ہوا اور اوسکا گھر اور اوسکے بنی اعمام کی گھر منہدم کئی اور اسباب
غارت کرا دیا بعد اسکی مینی کہا کہ حضرت کا ایک اونٹ شمر لایا تہا اور اوسکو نحر کر کے کہا تہا بکا کی تقسیم کیا تہا
مختار نے کہا کہ تحقیق کرو جس جس گہر مین کہا نا گیا ہے اوس گہر کو گرا دو اور مالکان خانہ کو قتل کرو عبد اللہ
بن کامل نے ایسا ہی کیا حاصل کلام یہہ ہی کہ مختار نے صدہا ہزارہا قاتل سوا لڑائیون کی قتل کئی کہ حد و شمار سے
خارج ہین اور جو لوگ لڑائیون مین ماری گئی او نکا ذکر بعد اسکی ہوگا کوفہ مین یہانتک نوبت پہونچی غلامون
نی اپنی آقاؤن کو مار ڈالا اور پہر مختار سے کہا کہ یہہ شخص معرکہ کربلا مین عمر سعد کی ساتہہ حاضر ہوا تہا مختار نی اون
غلامون کو آزاد کیا اور عبید نی اپنی مولی کی سعایت کی اور مختار نی اونکو قتل کیا غلامونکو یہانتک جرأت بہم پہونچی
تہی کہ آقاؤن کی سر و سینہ پر پانو رکہتی تہے اور وہ خوف مختار سے کچھ بول نسکتی تہے جب سب قاتل
جناب امام حسین علیہ السلام کی قتل کئے تو مختار کو فکر قتل عمر سعد ملعون اور حفص ابن عمر بن سعد کی ہوئی اگرچہ
قاتلان کی یہہ تہی عمر سعد کی گہر مین مختار کی بہن تہے اور حفص اوسکا ہمشیر زادہ تہا باوصف اسکی عمر سعد لعین
خوف مختار سی روپوش تہا اور جانتا تہا کہ جب مختار کی ہاتہہ آؤنگا اسفل السافلین کو پہونچا دیگا ایک دن
عمر ملعون عبد اللہ بن جعدہ کی گہر مین بسبب تعارف سابقہ کی گیا اور بعد الحاح کیا کہ مختار سی مجہسی صلح کرا دیگا

نی مختار سی کہا اوسنی امان نامہ لکہدیا اور مختار نامہ مین لکہا ہی کہ عبد اللہ بن جعدہ نی اوسکو اپنی گہر مین آنے
دیا اور کہا کہ جب سی تجہسے یہہ حرکت ہوئی ہے مجہکو کچہہ سروکار نہین بلکہ مین چاہتا ہون کہ اول تجہکو قتل
کرون چنانچہ مختار کی خوف سے فرار کر گیا ؎ عبارت امان نامہ کی یہہ ہے کہ مختار ابن ابی عبیدہ ثقفی نے واسطے
عمر ابن سعد ابی وقاص کے جان و مال اور اہل و عیال کی امان ہے گناہ قدیمی مین مواخذ نہوگا بیشک مطیع اور خانہ نشین
رہے اور کوئی حادثہ اور فساد نکری امان نامہ لیکی عمر ملعون کی تسلی ہوئی پس عمر سعد نی شہر مین پہرنا چلنا
شروع کیا بلکہ مختار کی پاس دربار مین جاتا تہا اور مختار اوسکو اپنی نزدیک بٹہاتا تہا اور اوس ملعون کو
بجای کفشکاری کی عزت کرتا تہا اور اپنی تخت پر جگہہ دیتا تہا جناب حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا ہے
غرض مختار کی حادثہ سی یہہ ہے کہ جبتک بیت الخلا مین نہ جائی بہرحال باوجود ان سب امور کی عمر بن سعد
کو مطمئن نہ تہا اور بہت ترسناک تہا لہذا عازم اسکا ہوا کہ کوفہ سی باہر چلا جائی مالک تیمی کو کہ شجاعت
مین مشہور تہا طلب کیا اور چار سو اشرفی اوسکو دی کہ اس خروج مین اوسکے رفاقت کری غرض بجانب
مالک تیمی کی رات کو لباس بدل کے عمر سعد لعنہ اللہ اوسکے شہر سی نکلا جب چلتی چلتی نہر عبد الرحمن پر پہونچی عمر ملعون
وہان ٹہر گیا مالک سی کہا تو بہی جانتا ہی مین کیون شہر سی نکلا ہون اوسنی کہا کہ مجہکو کیا معلوم ہی عمر ملعون
نی کہا کہ خوف مختار سی جلا وطن ہوا ہون کہ مجہکو جان کا خوف ہی مالک نے کہا کہ مختار پہ ذمہ کی کیا طاقت
ہی کہ تجہی قتل کری مگر ہان جب اوسکو معلوم ہوگا کہ تو مفرور ہے تو البتہ تیری گہر کو خراب کریگا اور مال و اسباب
بر تاراج غارت ہوگا جب تیری عزت مین بیشک فرق آئیگا حالانکہ تو عزیز ترین عرب سی ہے پس اوس ملعون خون
رفتہ نی مراجعت کی سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ مرزبانی مورخ نی اسطرح روایت کی ہی اور مورخین نے
اسطرح لکہا ہے کہ جب مختار کو اطلاع ہوئی کہ وہ ملعون بہاگ گیا مختار نی کہا کہ ہمنی اپنا عہد پورا کیا اور اس غدار
نی غدر کیا مگر ہمارا زنجیر اوسکے گلی مین ہے جسقدر چاہے جاوے نہ جاسکیگا پہر آئیگا جب رات کو عمر سعد چلا تو اونٹ
پر سو گیا اور اونٹ نی جانب کوفہ مراجعت کی جب بیدار ہوا تب بہی اوسکو کچہہ معلوم نہوا کہ کہان جاتا ہون
حتی کہ داخل شہر ہوا بنابر دوسری روایت کی جب عمر ملعون داخل شہر ہوا تو حفص کو مختار کی پاس بہیجا
مختار نے کہا کہ تیرا باپ کہان ہی حفص نے کہا کہ گہر مین موجود ہی اور یہہ معمول تہا کہ دربار مین عمر اور حفص دونون
یکجا کبہی نہ آتی تہے اس خوف سی کہ دونون کو قتل کریگا حفص نے کہا کہ عمر نے پوچہا ہے کہ اس امان نامہ جو
تمنی مجہکو دیا ہی تو وفا بہی کریگا مختار نے کہا صبر کر تبلاتا ہون یہہ کہکی ابو عمرہ حاکم شہر کو کہا کہ عمر سعد کو حاضر کرواو

بیان مین کہا کہ جب تو اوسکے پاس جائیگا وہ کہیگا کہ ای غلام میری چادر لا اوس سے مراد شمشیر ہوگی تو
اور قبل آنی تلوار کی اوس ملعون کو دو ٹکری کر دینا ابو عمرہ روانہ ہوکر عمر کے گہر مین داخل ہوا اور بستر خواب پر اوسکو
...تک نہ پہونچنے دی کر قتل کیا اور سر اوسکا لا کی مختار کے قدمون پر پہینکدیا مختار نی کہا ای حفص اسکو پہچانتا ہے
...سنی کہا کہ کیون نہین پہچانتا ہون یہہ عمر کا سر ہے اور کہا کہ بعد اسکے زندگی بیکار ہے مختار نی کہا
...ض امام حسین علیہ السلام کی اور حفص عوض علی بن الحسین علیہ السلام کی قتل ہوئی معا کہا قسم خدا کی کہ اگر
...ہزار آدمی عوض حضرت امام حسین علیہ السلام کی قتل کرون جیسے کہ حضرت یحیی علیہ السلام کی واسطی قتل کئے
...تھے ایک انگشت کا انگشت امام حسین علیہ السلام سی عوض نہین ہو سکتا ہی مؤلف کتاب کہتا ہے
...کتاب حدیث مین دیکہا ہی کہ یہہ تقریر کسی نے حاضرین سی کی تہے جو مجلس مختار مین بیٹہا تہا بسماعت
...مختار ناخوش ہوا اور کہا کہ ای لئیم ترین ناس عمر ملعون کو حضرت ابی عبد اللہ الحسین فرزند رسول الثقلین
...س کرتا ہی اور اوسکے بیٹی کو شاہزادہ علی اکبر سی معاذ اللہ اگر تین حصہ خلقت قتل کیئی جاوی تو عوض
...نگشت کا انگی نہین ہو سکتا بعد اسکی سید ابن نما نی نقل کیا ہی چونکہ مختار سی قتل عمر ملعون مین تاخیر
...تہی لہذا محمد بن الحنفیہ ناخوش ہوئی تہے اور فرماتی تہے افسوس ہے مختار پر کہ اوس ملعون کے
...س بیٹہتا ہے اور اوسکے عزت کرتا ہی اور قتل مین انکے دیر کی ہے جب مختار نی عمر ابن سعد کو قتل
...ا اوسکا سر مع سر وین بعض بعض ملاعنہ نابکار کی بسر کردگی سافر ابن سعد و ظبیان بن عمارہ روانہ
...کیا اتفاقات سی یہہ سر ایسی وقت داخل ہوئی کہ محمد بن الحنفیہ یہہ تقریر کر رہے تہی کہ مسافر اور ظبیان
...ہوئی سلام کیا اور سب سر پیش کئی محمد ابن الحنفیہ نی سر اپنا سجدہ کی لئے زمین پر رکہدیا اور دونون
...اٹہای اور عرض کی اللّهم لا تنس المختار هذا اليوم واجزه عن اهل بيت نبيك خير الجزاء
...را یا فعل اللہ ما علی المختار بعد هذا اليوم من عيب کہ قسم بخدا بعد اسکی مختار پر عتاب نہین انتہی من
شہادة اور مختار نامے مین بروایت ابو مخنف لوط بن یحیی ازدی بعد مہ قتل قاتلان سید ابرار علیہ السلام
منقول ہی کہ جب مختار مظفر و منصور مع خدم و حشم کوفیان غدار کی دار الامارہ ہوا اوسوقت عبد اللہ بن
...دیا کہ راستے شہر کی بند کر دو تاکہ قاتلان امام حسین علیہ السلام سی کوئی باہر شہر کی نجا سکے اور ایک علم
...پر نصب کیا کہ جو اسطرف آئی اوسکو امان ہے محمد بن اشعث کہ رئیس بلوائیون کا تہا جا در سرا
...ہر سی بہاگ گیا مختار نی حکم دیا کہ اسکا گہر جلا دو اور لوٹ لو ابعد ای اہلبیت طہارت بہت ذلیل ہون

[illegible]

دوسرے دن شیعیان کوفہ دربار مختار مین واسطی تہنیت اس فتح کی حاضر ہوئی اس اثنا مین ابو عمرہ داخل
ہوا اور عرض کی کہ بشارت ہو امیر کو کہ قاتلان جناب امام حسین علیہ السلام سی دو نفر گرفتار ہو کر آئی ہین عبداللہ
بن اسید و مالک بن بشیر مختار نی کہا کہ بند بند انکی جدا کرو دوسری دن اشراف اور اعاظم کوفہ بہم
حاضر ہوئی مختار نے حکم دیا کہ اسیرن کو حاضر کرو تا کہ دیکھون مین کہ کون کون قاتل ہے محافظ اسیر انکو لائی
اور روبرو مختار کی حاضر کئی مختار نی عبداللہ اسید سے کہا کہ تو کیون کربلا مین فرزند رسولخدا سی لڑنے گیا تہا
اوسنی کہا کہ مجکو زور سی بہیجا تہا مختار نے کہا کہ پہر تو نے خیمہ مین آگ کیون لگائی اوسنی جواب نہ دیا مختار
نے کہا اوسکو گردن مارو اور نام اسکا لکہکر اسکے کان سی باندہ دو اور حکم دیا کہ جو قاتل مارا جائی اوسکا
نام ہمیشہ لکہکر کان سی لٹکا دیا کرو پہر مالک بن بشیر سے جو ہمسایہ مختار کا تہا پوچہا کہ تو کیون کربلا مین گیا تہا اوسنے
کہا کہ اب توبہ کرتا ہون مختار نی کہا کہ مجہسے لڑنے آتا تو توبہ تیری قبول کرتا اب توبہ تیری کسطرح پذیرا ہو
کہ تو فرزند رسولخدا سی لڑا ہی اوسنی خیر غلام مختار سی درخواست کی کہ سفارش کر خیر نے کہا کہ اگر مجکو
اجازت ہو تو اوسکو قتل کردن مختار نی اجازت دی خیر نے اوسکو قتل کیا اس اثنا مین ایک اور غلام
مختار کا آیا اور کہا کہ بشارت ہو امیر کو کہ نافع بن ہلال کو پکڑ لائی مختار نے کہا اللہ اکبر خدا یتعالی میری آرزو
بر لایا اور نافع وہ تہا کہ جسنی حضرت عباسؑ کی ہاتہہ سی مشک چہینی تہی مختار نے کہا کہ او خارجی کیون
عباس بن علی علیہ السلام کی ہاتہہ سی پانی لیا تہا اوسنی کہا کہ ہم تابعدار تہی مختار نی کہا کہ ای سگ ناپاک
کسواسطی مثل حر بن یزید ریاحی کہ اسی لشکر مین تہا حضرت کی پاس حاضر نہوا وہ چپ ہوا حکم دیا کہ اسکو
قتل کرو پہر عبداللہ بن کامل سے کہا کہ بہائی کوشش کرو حضرت امام حسین علیہ السلام کی قاتلون کو قتل
کرو عبداللہ نے عرض کی کہ مینی سب رستی بند کردئی ہین اور قاتل سب کوفہ مین مخفی ہین اس عرصہ
مین عبداللہ نی ایک عورت کو سعد اسمیہ لی راہ چلی جاتی دیکہا عبداللہ نی حاضرین سی کہا کہ اسکو اسیر
بناؤ اوس ضعیفہ نی کہا کہ تو کون ہے اوسنی کہا کہ مین مختار کا غلام ہون ضعیفہ نی کہا مجکو مختار تک لے جاؤ
کہ اوس سے مطلب عظیم رکہتی ہون جب غلام مختار تک لایا تب اوسنی عرض کی کہ ایہا الامیر چار نفر قاتلان
جناب امام حسین علیہ السلام سی میری گہر مین چہپی ہین ایک نے اونمین سی مجکو یہہ درہم دئی ہین کہ کہانا لا دون
مختار نی حکم دیا کہ دس ہزار درہم اس ضعیفہ کو انعام دو اور ابو عمرہ حاکم شہر کو کہا کہ پچاس نفر لشکر کی
لیجائی اور اونکو گرفتار کر لائی کہ وہ بہاگنا چاہتی ہین جب ابو عمرہ روانہ ہوکر بازار مین پہونچا لوگون نے

لوگون نے خیال کیا کہ کسیکو پکڑنی جاتی ہین بہت سی لوگ بازار مین سی اوسکے ساتھہ ہوئی جب ضعیفہ گہر ہو پہنچی
تو دروازہ بند تہا سپاہی چہت پر چڑہ گئی اور اندر مکان کی جاکر اونکو گرفتار کرکے رسیونسی باندہ لیا اور
مختار کی روبرو حاضر کیا حارث بن بشیر کیا ہی دوسرا قاسم بن جار و دتیسرا حارث بن نوفل چوتہا عمر ابن عبد اللہ
تہا مختار نی عمر ابن عبد اللہ سی کہا کہ ای دشمن خدا کسے بدی سے تجکو خالی نہین پاتا ہون شراب خواری تیرا شیوہ ہے
اور زناکاری تیرا پیشہ ہے اور فرزند رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قتل مین شریک ہی وہ ملعون چپ تہا پہر حکم
دیا کہ دونون ہاتہہ اسکی کاٹ ڈالو اور دونو آنکہین اسکے نکال ڈالو بعد اوسکی گردن مارا پہر حارث سی کہا کہ ای
ملعون تو نی مقنع سر حضرت ام کلثوم سی کہینچ لیا تہا وہ چپ تہا مختار نی کہا کہ بضرب تازیانہ اسکو ہلاک کرو پہر تیسرے
کو بہی قتل کیا تب قاسم بن جارودنی کہا کہ ای امیر مین کربلا مین نہین حاضر ہوا مین قسم کہاتا ہون گواہ اسکی
موجود ہین مختار نی کہا کہ اگر دو شیعہ ثبات کی گواہی دین تو تجکو رہا کردون دو شخصون نی گواہی دی
کہ جب عبد اللہ ابن زیاد لشکر حضرت امام حسین علیہ السلام سی لڑنیکو بہیجتا تہا تب اسکو حکم ہوا تہا اسنی تمارض
کیا تہا کربلا مین نہین گیا مختار نی اوسکو چہوڑ دیا عبد اللہ بن کامل خولی بن یزید اصبحی کو تلاش کرتا تہا کسی نے
خبر دی کہ وہ اپنی گہر مین مخفی ہے معہ جماعت پیادگان اوسکے گہر کو گیا اور اوسکو نہ پایا خولی کی دو عورتین
تہین ایک شامیہ دوسرے کوفیہ شامیہ نی قسم کہائی اور کہا کہ مجکو حال اوسکا معلوم نہین ایک مہینے سے
کہین گیا ہی اور کوفیہ ہمسایہ مین گئی تہی وہ شور سنکی آئی دیکہا تو سپاہی شامیہ کو مارتی ہین اوسکو پوچہا تو
بہی زن خولی کہے ہے اوسنی کہا کہ ہان پوچہا خولی کہان ہے اوسنی ہاتہ سی اشارہ کیا کہ سرداب مین ہی تب یہ
سرداب مین گہس گئے اور اوسکو گرفتار کر لائی کوفیہ نی کہا کہ یہہ شامیہ خولی سے بہی بدتر ہی خولی نے عبد اللہ
سی کہا کہ عوض گرفتاری تجہہ لعین کی دس ہزار اشرفی تو مین دی سکتا ہون دونو عورتون اور خولی کے
گلی مین رسّی ڈالکر مختار کی روبرو لیگئی مختار سے سب قصہ نقل کیا کوفیہ نی کہا کہ شامیہ نی بروز شہادت بڑی
خوشی کی تہی اور شامیہ نی امامت یزید بن معاویہ کا اقرار کیا خلاصہ مختار نی خولی اور شامیہ کو قتل کرکے
آگ مین جلا دیا اور دس ہزار درہم کوفیہ کو دیا اور بافسو درہم خبر لانے والی کو دیا اور رہا کر دیا اس عرصہ
مین تذکرہ بشر بن شوط کا اور بیان اوسکے ظلمون کا ہوا کہ اوس لعین نی بیچ کربلا مقنع حضرت ام کلثوم
سی لیا تہا اور نسبت باہلبیت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کلمات بیجا کہتے تہی اور یہہ کہ وہ قبیلہ بنی ہمدان سی ہے اور
اوس سے زیادہ کوفہ مین کوئی قبیلہ نہین مختار نی کہا کہ مین اونکی کثرت سی ہرگز خائف نہین انشاء اللہ تعالی

[illegible]

تمام روی زمین کو امام حسین علیہ السلام کی قاتلون سی پاک کردونگا کیونکہ خدا تعالی نی واسطی انتقام ناقہ حضرت صالح
علیہ السلام کی انتقام لیا اور آٹھہ آدمیون کی واسطی کہ پی کرنیوالی تھی تمام قوم کو ہلاک کیا مین خدا تعالی سی امید قوی
رکھتا ہون کہ تمام قاتلان امام حسین علیہ السلام میری ہاتھہ سی قتل کی جائین ایک ساعت نہین گذری تھی کہ ابو عمرہ
حاجب نے حاضر ہوکی عرض کیا کہ ای امیر مژدہ ہو کہ عثمان مرادی گرفتار ہوا کہ قاتل عبد الرحمن بن مسلم رضی اللہ عنہما
ہی مختار نی کیفیت پوچھی حاجب نے کہا کہ سعد ابن سعرنی دروازہ بصری سی اوسکو گرفتار کیا ہی ناگاہ اوس ملعون کو
سامنی مختار کی لائی وہ شقی حضرت عبد الرحمن بن مسلم کی گھوڑی پر سوار تھا لوگون نی جو اوس گھوڑی کو دیکھا
تو نہایت روئی اور آواز گریہ و بکا تمام حاضرین سی بلند ہوئی اور مختار بھی بہت رویا کہ اوس اثنا مین ابو عمرہ
ایک صاحبزادہ کا ہاتھہ پکڑ کے دربار مختار مین لایا وہ بچہ ایسا خوش شکل تھا کہ نور اوسکے چہرے سی جھلکتا تھا اور دو گیسو لٹکتی
تھی اور سر و پا برہنہ تھا ابو عمرہ بھی روتا تھا اور وہ بچہ بھی روتا تھا حاجب نے کہا کہ ای امیر یہہ قاسم بیٹا ہی عبد الرحمن
بن مسلم کا مختار اوٹھا اور تعظیم کی اور اپنی پاس بٹھایا اور عرض کیا کہ ای خنکی چشم محمد و علی صلی اللہ علیہما
کوفہ مین کب آئی اونہون نی کہا کہ آج بارہ دن ہوئی مختار نے کہا کہ تنہا ہو اونہون نی کہا کہ تین بہنین اور
والدہ بھی ہمراہ ہین مختار نی کہا کہ مدینہ سی کیون نکلے اونہون نی کہا کہ ضیق معاش نے وہان رہنی نہ دیا جبسے
میری والد شہید راہ خدا ہوئی ہمارا خبر گیران کون ہے اب سنا تھا کہ تو کوفہ مین امیر ہوا ہی اسواسطی یہان
چلی آئی آج سنا ہی کہ میری باپ کا قاتل پکڑا آیا ہی مین چاہتا ہون کہ اوس لعین کو اپنی ہاتھہ سی قتل کرون
مختار نی قاتل کو اونکی سپرد کیا اونہون نی ابو عمرہ سی ایک چھری لیکر عثمان ملعون کو فی النار والسقر کیا مختار نے
پانچہزار درہم اور ابراہیم نی ہزار درہم اور ایک خلعت اور خیری ہزار درہم قاسم بن عبد الرحمن کو دئی بعد اوسکی قاسم
کوفہ مین رہے بعد اوسکی ایک لڑکا حاضر دربار ہوا اور عبد اللہ بن کامل سے خلوت مین کہا کہ مین بیٹا ہارون بن مغیرہ
کا ہون اور باپ اوس شخص کا دشمن اہلبیت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اور گمان اوسکا یہہ ہی کہ بنی امیہ
بنی ہاشم سی افضل ہین اور ہماری گھر مین چار آدمی قاتلان جناب امام حسین علیہ السلام سی ہین اور میری باپ نی اونکو
اور زیر زمین پنہان کیا ہی بمجرد سماعت اسکی عبد اللہ بن کامل معہ ایک جماعت کی اوسکی گھر پر تاخت لیگیا اور
باشارہ طفل سرداب سی اون چارونکو گرفتار کر لایا زیاد بن ملک قاتل غلام امیر حمزہ اور یزید بن ظہیر شریک قتل حبیب
بن مظاہر اور حارث بن عمران قاتل شاکری اور عبد اللہ بن اسود قاتل عمر ابن مطیع چارون کو مختار کی سامنی
حاضر کیا اور چارون قتل کی گئی اور نام اونکی لکھکی اونکی کان مین ڈالی گئی بعد اوسکی خبر آئی کہ مرہ بن منقذ عبدی

منقذ عبدی گرفتار ہوا اور سعر ابن سعرانی اوسکو گرفتار کیا ہی اور وہ ملعون بہی ایک قاتل تہا قاتلان شاہزادہ
علی اکبر سی کوفہ مین یہہ خبر مشہور ہوی تمام زن و مرد دیکہنی کو نکلی اوسکو کہینچتی ہوئی لائی اور بذلت تمام
بہ مختار تک ہونچایا مختار نے کہا کہ تو بہی قاتل علی اکبر کا ہے وہ ملعون پہلی خاموش ہوا اور پہر کہا کہ مینے
تنہا یہہ جرأت کی ہزار آدمی خاص ہمقدمہ مین شریک تہے مختار نی کہا تو سچ کہتا ہی ہزار سگ مثل تیری جمع ہوتو
شیر بیشہ حیدری اور شبیہہ پیغمبر کو شہید کریں عبداللہ بن کامل نے کہا کہ اوس روز حضرت علی اکبر ایسے پیاسے
تہی کہ مین معرکہ مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی اور عرض کی کہ مجکو بسبب شدت تشنگی کی نہایت تکلیف ہے
جناب امام حسین علیہ السلام نی زبان مبارک چوسائی تا اینکہ پہر معرکہ قتل مین گئی اور ہزار آدمی پر حملہ کر کی سبکو
بہگایا کہ ناگاہ اوس خارجی نی پشت سر کی جانب سی نیزہ لگایا تو شاہزادہ عالی وقار گہوڑی سی زمین پر گری
حاضرین یہہ سنکے بہت روئی مختار نی حکم کیا کہ منقذ کی دونو کان اور آنکہین اور زبان پہلی نکال لو پہر آگ مین
ڈالکر جلا دو دوسری دن خبر آئی کہ زیاد بن رقاد پکڑا گیا مختار نی حکم دیا کہ حاضر کیا جاوی اور اوس سی پوچہا کہ
تونی کسطرح قتل کیا تہا اوسنی کہا کہ مینی نیزہ مارا تہا کہ آنکہہ سی نکل کر گردن سی باہر ہوا مختار نی حکم کیا کہ تیر و کمان
حاضر کرو اور اپنی ہاتہہ سی تیر مارا کہ اوس ملعون کی آنکہہ سی باہر ہوا اور داخل جہنم ہوا دوسری دن خبر آئی
عمر بن حجاج کہ اوسنی بہی ایک تلوار بدن اقدس حضرت سید الشہدا علیہ السلام پر لگائی تہی گرفتار ہوا ہی لوگ شہر کے
تمام اوسکے دیکہنی کو نکلی اور بخواری تمام روبرو مختار کی حاضر کیا اور قتل کیا گیا اوسوقت مختار نی عبداللہ سے
کہا کہ جو لوگ بی پناہ ہین وہ گرفتار کئی جاتی ہین اور جنکو کچہہ رعونت ہی اور شریک جرائم کبیرہ کی ہو چکی ہین
یعنی قتل فرزندان امیر المومنین و اولاد جعفر طیار مین شریک ہین وہ ابتک پکڑی نہین آئی عبداللہ نی عرض کی کہ
مین حتی المقدور ساعی ہون انشاء اللہ تعالی سبکو پکڑ کر حاضر کرونگا بعد اوسکے لوگون نی کہا کہ حکم ابن طفیل
قاتل حضرت عباس علیہ السلام اپنی گہر مین پنہان ہے اور عدی دسکا خسر اوسکی ضمانت کرتا ہی اور یہہ عدی مرد
مسن مدعی صحابیت تہا اور جنگ صفین مین بہی حاضر رہا تہا مختار نی حکم دیا کہ حکم کو حاضر کرو عبداللہ بن کامل
اوسکی گہر مین گیا اور حکم کیا کہ مشکین کس لین لونڈیون نی شور مچایا عدی کو اطلاع کی عدی سوار ہو کی عبداللہ کے
پاس آیا اور کہا کہ ای خلیفہ امیر اس شخص کو بسبب میری خدمت کی معاف کر دی عبداللہ نی کہا کہ یہہ نہین
ہو سکتا اسواسطی کہ یہہ ملعون قاتل حضرت عباس علیہ السلام کا ہی عدی نی کہا کہ مین تیری شکایت مختار سے
کرونگا عبداللہ نی کہا کہ تجہے اختیار ہی عدی نے کہا کہ اگر مین یہہ حاجت مختار کی پاس [illegible]

کہا کہ غلط ہی اگر ایک غلام محمد بن الحنفیہ کا حکم کی ہاتہہ سی مارا جاتا تو مختار ہرگز اوسکو نچہوڑتا چہ جائیکہ قاتل حضرت عباس علیہ السلام
کہا ہو کہ برادر محمد بن الحنفیہ سی متصل داخل ہی قتل کیا جاوی عدی جانب مختار روانہ ہوا اور عبداللہ نی خیال کیا کہ
حکم کو اسی جگہہ قتل کرنا چاہی کیونکہ مختار شاید عدی کا لحاظ کری چنانچہ فوراً تلوار کہینچکے حکم کو ٹکری ٹکرے کر دیا اور
عدی مختار کی پاس پہونچا اوسنی تعظیم کی اور مصلی پر جگہ دی اوسوقت سات آدمی مقید بغل و زنجیر مختار کی سامنے
حاضر تہی عدی نی کہا کہ یہہ لوگ برفاقت ابن اشعث و شیث بن ربعی مجہسی لڑنیکو آئی تہی اب مین اونکو درخواست
کرتا ہون کیونکہ مینی عہد کیا ہی کہ جو شخص مجہسی لڑنیکو آیا ہو اوسکو تو رہا کر دونگا مگر جو جناب حضرت امام حسین علیہ السلام
سی لڑنیکو میدان کربلا مین گیا ہو اوسکو ہرگز امان نہین عدی نی کہا کہ مین امر عظیم لیکر آیا ہون یعنی حکم کا گناہ معاف
کر اور چہوڑ دی مختار نی کہا کہ تو مرد مسن اور دانا اور مدعی صحابیت ہی تجکو شرم نہین آتی کہ قاتل فرزند پیغمبر خدا
کی شفاعت کرتا ہی تجکو چاہیئی تہا کہ اپنی ہاتہہ سی حکم کو قتل کرتا عدی جواب شافی نہ دی سکا مختار نی کہا کہ سوای اسکے
اگر اور کوئی کام ہو مجکو عذر نہین عدی نی کہا کہ میرا تو یہی کام ہی اسکو برلا مختار نی کہا کہ مین بہت لاچار اور حیران
ہون نہین چاہتا کہ تیری حاجت کو بر نلاؤن اور یہہ بہی نہین کہ قاتل حضرت عباس علیہ السلام کو زندہ چہوڑ دون
مگر ایک شرط سی کہ عراق مین نہ آئی عدی نی قبول کیا کہ ناگاہ عبداللہ بن کامل داخل ہوا مختار نی کہا کہ حکم کی ساتہہ
کیا کیا اوسنی عرض کی کہ جب مینی اوسکو گرفتار کیا تو تمام شہر مین مشہور ہوا کہ قاتل حضرت عباس کا پکڑا گیا لوگ
ہجوم کرکے اوسکو لیگئی اور ٹکری ٹکری کر دیا بڑی محنتوں سی سر اوسکا لایا ہون عدی نی کہا کہ یہہ امر اسطرح نہین بلکہ
جب تو نی جان لیا کہ امیر میری شفاعت کو قبول کرکی حکم کو رہا کر دی گا تو نی اوسکو قتل کر ڈالا عبداللہ نے
کہا کہ اگر مینی اوسکو قتل کیا تو ایک شراب خوار فاسق فاجر قاتل اولاد جناب رسولخدا کو قتل کیا مجکو امید ثواب
عظیم جناب باری عز اسمہ سی ہے مختار خوش ہوا اور کہا کہ جس صورت مین جناب امام حسین علیہ السلام شہید کئی گئے
اور حکم بن طفیل مارا گیا تو کیا برا ہے عدی نہایت ناخوش ہوا اور عبداللہ سی کہا کہ اگر حرمت مختار کی مانع
نہوتی تو مین تجکو اسکا عوض دیتا لیکن اب جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ مجہہ مین اور تجہہ مین حکم کرینگی عبداللہ
نی کہا کہ مین بہی حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی عرض کرونگا کہ مینی قاتل حضرت عباس علیہ السلام کا قتل کیا ہے
جب یہہ خبر شہر مین مشہور ہوئی کہ داماد عدی کا مارا گیا بڑی بڑی طائفہ جمع ہوئی اور نہایت ڈری اور شمر ذی الجوشن
اور سنان بن انس اور اسحاق ابن اشعث و یزید بن حارث و مرہ بن عبدالصمد وغیرہ ایک جگہہ جمع ہوئی اور شمر
نی کہا اب کوفہ مین رہنا صلاح نہین چلو بصرہ کو چلین اور دوست ہی میری ساتہہ چلین حارث بن

حارث پسر خالہ کو اپنی ساتھ لیا کہ اونکو بصری تک پہونچاوی اہل محلہ نی یہہ خبر عبد اللہ کو پہونچائی کہ راتون
رات چند نفر بصری کو گئی ہین اونمین حارث بن مرہ بھی عبد الملک نے لکھا کہ شمر ہے اونمین ضرور ہوگا بعد اوسکے
عبد اللہ بن کامل نے شمر کو قتل کیا اور سر اوسکا کوفہ مین لائی تفصیل اوسکی گذری ہے + مترجم کہتا ہی تفصیل اس
روایت کی سابق مین گذر گئی اور اوس سے بھی زیادہ تفصیل رسالہ ثانیہ مین انشاء اللہ تعالی تحریر ہوگی اور بحار الانوار
مین بروایت سید ابن نما رحمۃ اللہ علیہ منقول ہی کہ شمر زندہ گرفتار ہوا اور بکمال ذلت و خواری دروازہ دار الامارہ
تک لائی اور روغن زیت کو جوش کر کی اوس لعین کو زندہ اوسمین ڈالدیا اور سر اوسکا باہر رکھا کہ وہ کاٹ
کی مدینہ مین ہمراہ اور سرون کی بھیجا گیا مختار نامہ مین لکھا ہے کہ جب کوفہ مین خبر پہونچی کہ عبد اللہ بن کامل شمر کا
سر اور سنان بن انس اور حارث بن مرہ کو اسیر کر کی لاتا ہے تمام شہر باہر نکل آیا اوسدن کوفہ مین بڑی عید
ہوئی سر شمر کو دروازہ مین لٹکایا اور قیدیون کو زندان مین بھیجدیا دوسرے دن مختار نی اون دشمنان
خدا تعالی کو طلب کر کے پہلی حارث بن مرہ سی کہا کہ تو کیا کہتا تھا کہ یہہ دولت بنی امیہ کی واسطی ہمیشہ رہیگی
حارث نی کہا کہ مین دشمن خدا اور رسول نہین ہون مین مسلمان ہون اور اس جماعت سی بیزار ہون اور مجکو قسم ہی کہ
مین صحرای کربلا مین حاضر نہ تھا جس روز ابن زیاد ولد الزنا لوگون کو باغوای عمر سعد لشکر کربلا کی طرف بھیجتا تھا مینی دروازہ
اپنا بند کر لیا تھا اور روتا تھا اور دعا کرتا تھا جب مینی خبر سنی کہ حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئی تو سکوت
اختیار کیا شمر ملعون بیشک پسر خالہ میرا ہی اور مجکو جبرا ساتھہ لیگیا اگر مین نہ جاتا تو مجکو قتل کرتا اہل کوفہ نی گواہی
دی کہ یہہ محبان اہلبیت سی ہے مختار نی اوسکو رہا کر دیا پھر سنان بن انس نخعی کیطرف متوجہ ہوا اور کہا کہ اے
ملعون خدای تعالی تجہہ پر لعنت کری تونی فرزند محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور قرۃ العین فاطمۃ الزہرا علیہا السلام
کو قتل کر کی فخر کیا تھا اسی اثنا مین باہر سی آواز شور و غلغلہ کی محسوس ہوئی مختار نی کہا کیا ہی حاجیون نی عرض کیے
کہ اہل شہر آئی ہین اور سنان ملعون کو طلب کرتی ہین کہ ہم لوگ اسکو مار کی داخل ثواب ہون مختار نی سنان کو
اونکی حوالہ کر دیا اور وہ لوگ باہر لائی اور چھریون سی پرزی پرزے کر دیا جب شمر ملعون و سنان ملعون دونون
واصل جہنم ہوئی اسحاق بن اشعث بہت خائف و ہراسان ہوا یہہ وہ شخص تھا جسنی گھوڑا دوڑانیکا قصد
کیا تھا چونکہ سالہ عبد اللہ بن کامل تھا اور عبد اللہ اوسکے بہن کو بہت چاہتا تھا رات کو اوسکے دروازہ پر آیا
اور دروازہ کھٹکایا اہل خانہ نی پوچھا کہ کون ہی اوسنی کہا اسحاق ہون زوجہ عبد اللہ نی کہا میرا بھائی ہی دروازہ
کھولدیا اور وہ داخل ہوا عبد اللہ نی اسحاق سی کہا تمنی برا کیا جو یہان آیا تجکو نہ سنا تب کہ مجھسے متقی رہنا ضرور ہی

اور یہ پہلو اوسکا بھی سمجھا کہ سعد امان نہیں دیتا تو اپنی ماکو سی کیون قبر لیکر نکلا ہی اور اوسکی زار زار روتی تھی اور کہتی تھی
کہ اسکی کسی طرح سی خلاصی کرا دی عبد اللہ کہتا تہا کہ یہہ جان سی مارا جایگا اور تیری سبب سی میری عزت بھی تباہ ہو گئی
اسحاق نی کہا کہ کیا مشکل ہے اگر تو چاہی تو مین مختار کی ہاتھہ سی بچ جاون تیری ذمہ ہے حرف آئی اگر مجکو تجھسے
طلب کری تو جواب مین کہو کہ عمر سعد کو تو نی بسبب رشتہ داری کی امان دی رکھی ہے اسحاق بیر اسالہی اوسکو
بھی امان دی عبد اللہ نی کہا کہ خیر کوشش کرونگا صبحکو عبد اللہ مختار کی پاس گیا اور عرض کیا کہ مینی کبھی تجھسی اپنا
مطلب طلب نہین کیا اب ایک مطلب لایا ہون مختار نی کہا بیان کر اوسی روا کرون عبد اللہ نی کہا کہ اسحاق کو میری
خاطر بخش دی جیسے عمر ملعون کو امان دی رکھی ہے مختار نی کہا کہ واللہ عمر کو امان نہیں یہہ صرف انتظار ہے
کہ اول اور قاتل قتل ہو جائین پیچھی یہہ ملعون مارا جایگا بس یہہ وجہ درنگ کی ہی عبد اللہ نی کہا کہ ای امیر اوسکی
امر مین تجھی اختیار ہی اسحق کو میری خاطر بخشدی مختار نی یہہ تو کہا کہ تیری حاجت روا کی یہہ نہ کہا کہ اوسکو امان ہے
مختار بہت متفکر تہا اور حیلہ سوچتا تہا کہ انگشتری عقیق عبد اللہ کی ہاتھہ دیکھی اور اس بہانہ سی کہ یہہ مجکو بہت
اچھی معلوم ہوتی ہے ایسی مجھی بھی بنوا دی اور کہا جب ویسی دوسری انگوٹھی آجایگی تب یہہ ملیگی بعد اوسکی عبد اللہ
سی کہا کہ محلہ کندہ مین جاکر تلاش کرو شاید کوئی قاتل پکڑا جائی عبد اللہ ادھر گیا مختار نی اپنی غلام کو اوسکی
کی گھر بھیجا کہ جا اور یہہ انگشتری دکھا کہ اسحق کو حاضر کر اور زوجہ عبد اللہ سی بعلامت انگشتری کی کہہ کہ تیری بھائی
کو امیر نی بلایا ہی کہ تیرا سب کام درست ہو جایگا خیر دروازہ پر پہونچا اور زن عبد اللہ سی کہا کہ عبد اللہ نی مجکو
بھیجا ہی کہ اسحاق کو لیجاون کہ امیر نے اوسکی باب مین کہنا میرا قبول کیا اور یہہ انگوٹھی واسطی نشانی کے
بھیجی ہے خیر نی جب یہہ پیغام پہونچایا اسحاق ڈرا اور رنگ اوسکا سفید ہو گیا اور کانپا اور کہا کہ مین نہین
جاتا مین ڈرتا ہون عورت نی کہا کہ عبد اللہ نی اپنی انگوٹھی بھیجی ہے اور تجکو بلایا ہی اور پہلی بھی اوسکا دستور
ہی جب کوئی چیز طلب کرتا ہی تو ہماری پاس یہہ انگوٹھی بھیجدیا کرتا ہے اور خیر یہہ باتین سنتا تہا خیر نی کہا کہ
اگر تجھسی یہہ کرنی ہوتی تو مجکو کیون بھیجتا دو آدمی بھیجدیتا تجھی قتل کر دیتی اسحاق کے ساتھ ہوئی خیر کے
ساتھہ روانہ ہوا دار الامارہ پر پہونچی اوسکو خیر نی دروازہ پر بٹھلایا اور خود پاس مختار کی گیا اور کہا
کہ اسحاق حاضر ہی مختار نی کہا کہ اوسکو فورا قتل کر میری پاس لانیکی ضرورت نہین خیر باہر آیا اور تلوار سنبھالی اسحق نی
سمجھے
خیر آئی اور ارادہ قتل ہوا اسحاق نے کہا کہ مجکو امیر نے امان دی ہے خیر نی کہا کہ ای احمق تو نہین جانتا کہ قاتلان
اہلبیت جناب سیدہ فاطمہ کو ہرگز امان نہیں اوس وقت اسحاق بہت سراسیمہ ہوا اور کہا کہ امیر سی کہہ

امیر سے کہو کہ تیس ہزار درہم اور دو سو شتر اور ہزار بکری اور بیس سلاح قیمتی مجھسے لیکر مجکو رہا کرو خیر نے کہا اگر
مین تجھے قتل نکردون تو وہ ناخوش ہوگا اس واسطے مین اب نہین جاسکتا لاکن ایک اور حاجب کو کہتا ہون
کہ امیر سے اطلاع کردے ابو عمرہ وغیرہ نے خیر سے کہا کہ جو حکم تجکو ملا ہے اوسکو بجالا کہ امیر کے نزدیک مال دنیا سے قتل اسحاق
احب ہے خلاصہ خیر نے اسحاق کی تلوار ماری اور سر اوسکا کاٹ ڈالا اور کاغذ لکھکے حسب دستور کان مین ڈالدیا
اس اثنا مین عبداللہ بن کامل بھی محلہ کندہ سے آیا اور کہا کہ سب محلے دیکھے کوئی قاتل دستیاب نہوا مختار نے کہا کہ اگر
تمنے نہ پایا تو ہمنے ایک قاتل کو قتل کیا پھر کہا کہ سر کو حاضر کرو لوگون نے سر اوس کافر کا پیش کیا عبداللہ نے دیکھکر کہا
کہ الحمد للہ رب العالمین کہ یہ غم میری دل سے دور کیا اور کہا کہ اے ابن اشعث لعین تو نے اہلبیت رسالتمآب سے عداوت
کی تھی یعنی تیری خون کو حلال جانتا تھا مگر تیری بہن کی خاطر سے متامل تھا جو بدی کرے اوسکو عوض اوسکا ملتا ہے
خصوص آل رسول اللہ صلعم سے بدی کرنا تو کمال شقاوت ہے پھر اوسیوقت گھر گیا کہ زوجہ کو دس ہزار دینار
مہر دیکر طلاق دی اور مختار کی پاس آیا مختار نے یہہ خبر سنکے بہت خوشی کی اور بغل مین لے لیا اور کہا کہ آج مینے
اوسکو مارا ہے جو تجھسے قرابت رکھتا تھا کل کو اوسے قتل کرونگا جو مجھسے قرابت رکھتا ہے اور عمر بن سعد ابن
ابی وقاص کے گھر مین بہن مختار کی تھی جب عمر ملعون نے یہہ فقرہ سنا تو بہت خائف اور ہراسان ہوا اور یحیی
بن جعفر خواہر زادہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کی پاس گیا کہ شاید مختار سے میری سفارش کرے جب یحیی نے دیکھا
تو باواز بلند کہا کہ اے ملعون تو ہماری گھر مین کیون آیا ہے خدا تعالی تیرا منہہ نہ دکھائی اور عمر کے قبل اس مقدمہ
کی یحیی سے دوستی تھی جب سے اوس لعین نے جناب سید الشہدا سے مقابلہ کیا تھا اوسوقت سے فیمابین
کچھہ تعلق نہ تھا عمر وہانسے خائب و خاسر گھر کو واپس آیا دوسرے دن مختار نے عبداللہ بن کامل کو اور خیر کو حکم دیا
کہ عمر ملعون کو حاضر کرو اگر انکار کرے تو گرفتار کرلاؤ یہہ دونون عمر کے پاس گئے اور کہا کہ امیر نے تجھے طلب کیا ہے
شاید تجھے کہہ کو کسی سفارت مین بھیجیگا عمر نے آہ کھینچی اور کہا کہ امیر نے تجھے اب تک کوئی کام نہین کہا
اب کیا پیش آیا ہے اوسکو میری اوپر تسلی نہین خیر نے کہا کہ تجھے تکلیف نہوگی اگر کچھہ اور منظور ہوتا تو کاہیکو امان
دیتا عمر نے ہاتھہ باندہے اور بہت منت والحاح کیا اور کہا کہ مجکو بخشدو اور ایک رات مہلت دو کہ مین کسی طرف
بھاگ جاؤن اور سب مال و دولت یہ الیلو مینی تکو ہبہ کیا عبداللہ نے کہا کہ ایسی جز فلتی امیر پر مجکو نہ چاہیے کہ بات
بجا بات ہے اگر امیر تجھے قتل کرنا چاہتا تو تجکو کبھی کا قتل کرڈالتا اور ہرگز امان نہ دیتا یہہ باتین سنکے اوسکی
تسلی ہوئی کہ بدلہ پہنی عصا ہاتھہ مین لیکے پاپیادہ دار الامارہ کو چلا جب اہل بازار نے دیکھا تو کہا کہ آج امید ہے

کہ یہہ ملعون بہی مارا جائیگا شل اسکے شقی دنیا مین کوئی نہین جب دار الامارہ پر پہونچا حجاب نے اوسکو دروازہ پر
ٹہرایا اور اطلاع کی اوسوقت عمر نحس تر رو ہوا بیٹہا تہا مختار کو جب اطلاع ہوئی حکم دیا کہ جلد قتل کرکے سر اوس لعین
کا کاٹ لاو خیر فوراً باہر آیا اور اپنا دامن اوٹہا کی آستین چڑہائی اور با شمشیر برہنہ عمر کے سر پر پہونچا اور
کہا کہ ای ملعون تونی فرزند رسولخدا کو قتل کیا اگر ایک بلی کو خاندان محمد حنفیہ سی ایذا پہونچاتا تب بہی مختار تجکو
سزا دیتا اب تو ای ملعون تونی فرزند جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل اسلام کو قتل کیا ہی ای سگ
ناپاک وہ آب جسنی انکو پیتی تہی تونی اوس سے اہلبیت رسالتمآب کو منع کیا اطفال صغیر السن پر تجکو رحم نہ آیا چند
کے
مرتبہ تجکو لوگون نی سمجہایا کہ ملک ری کی لئی تو ایمان کو ہاتہہ سی دیتا ہے تونی ہرگز قبول نہ کیا اور چند اشعار تمنای
ملک ری مین تصنیف کئی مگر اب نہ ملک ری کا تجکو ملا اور نہ کوئی چیز خسر الدنیا والآخرۃ ذلک ہو الخسران المبین
بعد اوسکی تلوار گردن مین ماری کہ نحس اوس ناپاک کا چند قدم کی فاصلہ پر جا پڑا فقطع دابر القوم الذین ظلموا
والحمد للہ رب العالمین اہل عرب ری ملک ایران کو کہتی ہین عمر نحس ری ملک کے تمنا کرتا تہا جسمین اب دو کروڑ
شیعہ آباد ہین بر سبیل تنزل اگر کم سی کم ہر شخص ایک مرتبہ بہی بعد المغرب اس ملعون پر لعنت کرتا ہوگا تو
دو کروڑ لعنت اسپر اوس ملک مین ہر روز ہوتی ہوگی اسکے کیا اصل ہے بلکہ بڑی بڑی عمرون پر اسیقدر
ہوتی ہے عمر ملعون کی دو بیٹی تہے حفص اور عمر دو نونکو روبروی مختار کی حاضر کیا مختار نی حفص سے پوچہا کہ اس
سر کو پہچانتا ہی جب اوسنی سر عمر سعد کا دیکہا تو چیخ ماری مختار نی کہا کہ بہت بیان کر کہ جب سر مبارک حضرت
امام حسین علیہ السلام کا تونی دیکہا تہا جب بہی رویا تہا یا نہین اوس لعین نی کہا کہ نہین مختار نی کہا کہ اگر تو کہتا
ہی تو مین مقتول نکرتا پس مختار نی امر کیا کہ اسکو گردن مارو پہر دوسرے کو طلب کیا اوس سے پوچہا کہ پہچانتا ہے
اوسنی کہا کہ ہان یہہ سر عمر کا ہے مینی اسکو ہر چند منع کیا کہ امام حسین علیہ السلام سی مقابلہ کری یہہ باز نہ آیا جیسا
اوسنی کیا تہا دیسا اوسکو عوض ملا مختار نی اوسکو تسلی دی اور بدن ناپاک عمر کا باہر پہینکدیا اوسیوقت
سوج گیا اور گندہ ہو کر کیڑی پڑ گئی لوگ عبرت پکڑتے تہی اور لعنت کرتے تہی اور مختار بہت خوش ہوا
دوسرے دن مختار شکار کو گیا اور ابراہیم بن مالک کو اپنی جگہہ قائم مقام کر گیا ابراہیم کی روبرو ایک شخص کو
گرفتار کرکے لائی کہ شاعر تہا ابراہیم نی اوس سے استفسار کیا اوسنی کہا کہ مین کربلا مین نہین گیا تہا دن مختار سے
لڑنیکو آیا تہا اور چند شعر فضائل اہلبیت طہارت مین پڑہے ابراہیم نی کہا کہ تو ابن زیاد کی گرد گرد پہرتا
تہا شاعر نی کہا کہ تحصیل دنیا کی لئی بہت مسلمان یہودیون کی خدمت اور خدا تعالی شانہ کی عبادت
کرتے ہین

عبادت کرنی مین اشغال این تا اوسی زلبس کا رہتا ابراہیم نی کہا کہ درست ہی مگر تیری دلکا حال معلوم نہین دو سو درہم
نان نفقہ کی لئی دی اور کہا کہ جبتک میرنا آئی حاضر رہ شاعر نی بہت اصرار کیا کہ مجکو ضرورت ہی رخصت دو یہی عطا
مجکو کافی ہے اہل و عیال میری مشوش ہونگی ابراہیم نی کہا کہ تو دنیا کی واسطی دشمنان خدا کی پاس رہتا تہا اب
برادران مومن کی پاس رہنی مین کیا عذر ہے ہرچند ابراہیم نی سمجہایا وہ باز نہ آیا ابراہیم نی کہا کہ یہ بدگمان ہوا ہے
تب شاعر نی کہا کہ وجہ یہ ہی کہ مینی عبد اللہ بن کامل کے ہجو کی تہے اب وہ نائب امیر کا ہی مین اوس سے خائف ہون
اور مجکو اوسکا مذہب بہی معلوم نہین تہا اب جو مجکو ایذا پہنچائیگا ظاہر ہے کہ زخم زبان بدتر از سنان ہے
اور مین تو خدا سی چاہتا ہون کہ امرا و سادات کی خدمت مین حاضر رہون ابراہیم نی کہا کہ خوف نکر شعرا کی مدح و ذم
کا کچہہ مضایقہ نہین مینی سنا ہی کہ ملعون حکم پدر مروان لعین نی جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی ہجو مین ۵۰ شعر
کہی تہے حضرت نی اوس سے اس باب مین بازخواست نہین فرمائی تو حکم سے بدتر نہین اور عبد اللہ معاذ اللہ
حضرت سی بہتر نہین شاعر لاچار حاضر رہا مگر بہت خائف تہا ابراہیم نی کہا کہ جناب امیر علیہ السلام کی مدح مین کوئی
قصیدہ پڑہ ہرچند اوسنی کوشش کی مگر کوئی قصیدہ نہ پڑہ سکا اسواسطی کہ کبہی قصیدہ اس بارہ مین
اوسنی تصنیف نہین کیا تہا اور نہ کبہی سنا تہا کیونکہ وہ دوستان بنی امیہ سی تہا اور اہلبیت سی عداوت
رکہتا تہا اور عبد اللہ سی اصلی خائف تہا کہ عبد اللہ کو اوسکا حال بخوبی معلوم تہا تب شاعر نی کہا کہ میرا دل ٹہکانی
نہین اب کوئی قصیدہ مدح حضرت مین یاد نہین آتا ابراہیم سمجہ گیا کہ یہ شخص دشمن اہلبیت ہی اس عرصہ مین
مختار آیا جب نظر عبد اللہ کی اوس پر پڑی عبد اللہ متعجب ہوا کہ شب و روز اوسکے تلاش کرتا تہا اور اوسکو نہ پاتا تہا عبد اللہ
نی کہا کہ ای ابو حلیقی تو ہی شاعر بنی امیہ کا ہی اور دشمن آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شاعر نے جواب نہ دیا عبد اللہ نی
کہا کہ ای ابو حلیقی تو وہ شخص ہے کہ عمر سعد نی تجکو قلم و کاغذ دیکی آگی صفون کی ٹہرایا تہا کہ جو شخص کسیکو اولاد
ابو طالب سے شہید کری اوس قاتل کا نام لکہہ لی اور تو وہان بیٹہا پکارتا تہا کہ ای بہادرو کوشش کرو اور لشکر
حسین بن علی کو جلد جلد قتل کر ڈالو اور اس گروہ کو زمین سے اوٹہا دو اور اہلبیت رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
کو ناسزا کہتا تہا اور جب سر مبارک کو لاتی تو آگی آگے جاتا تہا اور شعر ہجو مین پڑہتا تہا اور اشارہ کرتا تہا
بعد اسکی عبد اللہ نی کہا کہ ای امیر اس سگ ملعون کو سب قاتلون کا حال معلوم ہے جو یہان موجود ہین اور جو مفرور
ہین سبکو بتفصیل جانتا ہی اور اسکی پاس فہرست اسمای قاتلان موجود ہی کہ یہ بروز معرکہ تحریص قتل پر کرتا تہا اسکی
تو اسنی ایک کیا بی کی کہ جسکے [illegible] ہوا ابراہیم نی کہا کہ ای لعین تو کیا کہتا تہا اب تیرا حال کیا ظاہر ہوا ابراہیم

اوسی وقت دو سو درہم اوس سے لیکی کے اور مستحق کو دیدئی اور مختار نی کہا کہ اب تیرا بچاؤ اسمین ہے کہ راست
بیان کری اوسنی قبول کیا بشرطیکہ رہائی ہووی سبکو بتلادونگا مختار نی کہا کہ جتنی کسیکو لشکر حضرت سے
شہید کیا ہو یا زخم ہی لگایا ہو اوس کا نام بتلادی مختار نی پوچھا کہ حضرت کی نیزہ کسینی مارا تہا اوسنے
کہا کہ والی نی اور تلوار کسنی لگائی تہے کہا کہ زرعہ بن شریک نے پس خولانی بن اصبح اور بشر بن سوط اور عبداللہ بن
اسید اور سنان بن انس نخعی بن کعب بہی اونکی شامل ہوئی تہے مختار نی کہا کہ الحمدللہ انسی تو مین فراغت پا چکا
پہر مختار نی پوچھا کہ گہوڑا دوڑانیکا قصد کس نے کیا تہا شاعر نی کہا کہ اسحق بن حضرمی بشر بن یزید علقمہ بن سالم
عدید بن انس الباہلی اسحق بن اشعث نی مختار نی کہا کہ ایک عورت نی بہی قصد کیا تہا پہر پوچھا کہ جعفر بن علی کو کسنی
شہید کیا اوسنی کہا کہ خولا بن نوفل نے اور عبداللہ بن علی کو کسنے شہید کیا تہا تو کہا کہ اول عبداللہ بن علی نے
اٹھارہ آدمی اصحاب عمر سے عین معرکہ مین داخل جہنم کئی بعد اوسکی عمر ملعون نی بہت سی لوگونکو کہا کہ اس تنہا
پر حملہ کرو بہت سی نامردون نی چارون طرف سی حملہ کیا آخر کار عبداللہ بضرب ثابت حضرمی شہید ہوئی بسماعت
اسکے مختار او اصحاب بہت روئی پہر پوچھا کہ ابوبکر بن علی کو کسنے شہید کیا اوسنے کہا کہ خالد غنمانی نے مختار نے
کہا کہ انکی والدہ ام لیلی بنت المسعود بہی سات اسکے معرکہ کربلا مین جناب سید الشہداء علیہ السلام کی نصرت دیکر
مین مرتبہ رفیعہ شہادت کو پہونچی پہر پوچھا کہ قاسم بن الحسن کو کسنے شہید کیا اوسنی کہا کہ عقبہ غنوی نی پہر پوچھا
محمد بن علی بن جعفر بن العقیل کو کسنے شہید کیا اوسنی کہا عروہ بن عبداللہ نخعی نے اور پوچھا کہ حیان غلام حضرت حمزہ
بن عبدالمطلب عم جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسنی شہید کیا اوسنی کہا کہ مرہ بن عبدالصمد باہلی اور
محمد بن قطب التمیمی نے پہر مختار نی شاعر سے کہا کہ چلا جا اور توبہ کر شاعر اوٹہا اور گہر کو چلا اوسنی اپنی غلامون کو
اشارہ کیا کہ اسکو قتل کرو چند غلامون نی بضربات شمشیر ٹکری ٹکری کر دیا مختار مطلع ہوکر بہت خوش ہوا اور
عبداللہ بن کامل سے کہا کہ یہانی سعی کرکہ قاتلان اہلبیت جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قتل کئی جاوین آج
میرا دل گواہی دیتا ہی کہ کسی ایک کو قاتلان سی گرفتار کرینگے عبداللہ اس ارادہ سے شہر مین گیا اسمین ایک شخص آیا
اور سلام کیا نام اوسکا جہم تہا اور شیعیان علی بن ابیطالب علیہ السلام سی مشہور اور پرہیزگاری مین معروف تہا
عبداللہ سی کہا کہ کچھ خلوت مین کہنا چاہتا ہون عبداللہ نی اوسکو اپنی پاس بلایا اور پوچھا جہم نے کہا کہ میری
ہمسایہ مین ایک شخص بنی امیہ رہتا ہی اوسکے جاریہ سی مجھی تعارف ہے آج وہ بنی امیہ بازار مین بہت سا کہانا خریدتا
تہا اتفاقا اوسکی جاریہ سے مینی پوچھا تم تو بہت کم آدمی ہو تیری آقا نی آج بہت سا کہانا کیون خرید کیا ہے

خرید کیا ہی تمہاری یہان کوئی مہمان ہے اوسنی کہاکہ نہین مینی اصرار کیا اور قسم دلائی اور کہاکہ اگر سچ کہدیگی تو خرید کرکے آزاد کردونگا اوسنی کہاکہ میری آقانی مجھکو قسم دی ہے کہ کسی سے بیان نکرون مگر معصیت مین اطاعت ضرور نہین آج تیس نفر قاتلان جناب امام حسین علیہ السلام سی اسکے گھر مین مہمان ہین آج رات کو بصری کو مصعب بن زبیر کیطرف جائینگے عبداللہ نی مختار کو خبر کی مختار بہت خوش ہوا تین ہزار درہم جاریہ کو عطا کیے اوسنی قبول نکیے مختار نی کہاکہ اوسکو خرید کر اوس سے نکاح کرلی اور عبداللہ کو معہ ابوعمرہ وغیرہ وسعر بن ابی سعر اور بہت سی سوار و پیادہ کی روانہ کیا اور حکم دیا کہ ایک کو بہی اونمین زندہ نچھوڑنا اور اون تیس نفر مین - ثابت الحضرمی قاتل عبداللہ بن علی اور دوسرا قاتل عبداللہ بن الحسن کا اور تیسری سعد بن العود بن العود قاتل قاسم بن الحسن کا اور سعد بن عمر بن عقیل قاتل عبداللہ بن الحسین کا اور عروہ بن عبداللہ اور بہت سی قاتل آل محمد کی تہے غرض عبداللہ بن کامل روانہ ہوا اور جہیم آگی آگی شمشیر بدست مثل برق کی جاتا تہا جب اوس گھر پر پہونچی تو وہ جاریہ دروازہ پر کھڑی تہی اوسنی چاہاکہ اپنی آقا کو دوڑکے اس امر سی مطلع کری جہیم نے اوسکو پکڑکے پیادہ کی حوالہ کردیا اور خود داخل خانہ ہوا اور جیرہ دیوار پر چڑہکر دوسری طرف سی آیا وہ ملاعنہ بہی آگاہ ہوئی اونہون نی گمان کیا کہ صاحب خانہ نی اطلاع کی ہے اوسکو ملکی سب نے قتل کیا من اعان ظالما فسلطہ اللہ علیہ کا مصداق وہ مقتول ہوا اور پہر ہمراہیان نی عبداللہ پر حملہ کیا چونکہ مکان بہت تنگ تہا پیچہی کو ہٹے عبداللہ بمشاہدہ اس حال کی خود گھوڑیسے کود پڑا اور اون پر حملہ کیا اگرچہ جراحتین زخم بوجہ اونسی بہت ہوئین لیکن عبداللہ اور ہمراہیان عبداللہ نی سبکو اوسی گھر مین قتل کیا اور پہر بازار مین لاکر پہینکدیا اہل بازار بہت خوش ہوئی اور مختار ہی یہ حال سنکی بہت خورسند ہوا اس اثنا مین کسینی خبر دی کہ قیس بن حنفی اسمانی چادر سوزہ پہن کی عورت بنکی خر مصری پر سوار ہوکی شہر سی نکلگیا چاہتا ہی بصری کو جائی عبداللہ نی بحکم مختار تعاقب کیا اور اوسی لباس سے پکڑلایا بازار مین موہنہ نگا کرکی اوسی لباس مین تشہیر کیا لوگ لعنت کرتے تہی اور وہ جب تہا اور پہر بالائے مکان بلند سے اوندہی موہنہ گرادیا کہ داخل سقر ہوا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون الا لعنة اللہ علی القوم الظالمین

مجلس چہارم

بیچ قتل ابن زیاد کے اور تشہیر سروانیہ کی ہاتہہ ابراہیم بن مالک اشتر النخعی سی جب مختار کو جمیع قاتلان جناب امام حسین علیہ السلام سی جو کوفہ مین تہی فراغت ہوئی اور بسبب قتل اون ملاعنہ کی اطمینان ہوئی تو فکر قتل ابن زیاد لعین ہوا ابراہیم بن مالک کو حکم دیا کہ جاوئی اور ابن زیاد سی لڑے اور اوسکو قتل کری ابراہیم نی کہاکہ بسم اللہ مجھکو اور کیا چاہی لاکن

عبداللہ بن الحر جعفی کو مین اپنی ساتھہ نہین لیجاتا کہ اوسکی غدر سی مجکو اطمینان نہین مختار نے کہا کہ اگر یہ خلاف رہتا
ہون تو زیادہ بدظن ہوگا تجہی چاہیئی کہ بلاایت و ملاطفت اوسکو اپنی پاس رکہی بلکہ عطا و جوائز سی اوسکو
خوش کر کہ پہر غدر نکر سکے غرض ابراہیم دس ہزار سوار سی باہر نکلا اور مختار نی اوسکی مشایعت کی اور تہوڑے
دور ساتھہ آیا خلاصہ ابراہیم روانہ ہوکی مداین مین آیا تین دن مقام کیا پہر تکریت مین پہونچا وہان بہی مقام
کیا اور حکم دیا کہ خراج اس علاقہ کا جمع کرو جب روپیہ جمع ہوکر آیا تو روساے لشکر کو حسب حیثیت عطا و تقسیم
کیا اور پانچہزار درہم حر بن عبداللہ کو بہیجا کہ وہ ناخوش ہوا اور درا ہم کو رد کیا اور کہلا بہیجا کہ خود تو نے
دس ہزار درہم اپنی واسطی رکہا اور مجکو پانچہزار دیا ابراہیم نی قسمیہ کہا کہ مینی بہے اسیقدر لیا ہی اوسنی اسکو
پہر قبول نکیا بعد اوسکی عبداللہ بن حر نے عہد مختار کا توڑ ڈالا اور اوسپر خروج کیا اور اپنی جماعت کو لیکے متوجہ نواح
کوفہ کا ہوا اور بعض عمال مختار سی لڑا اور اونکو قتل کیا اور بیت المال کو لوٹ لیا بسماعت مختار نی گہر اوسکا
کوفہ مین منضبط کیا اور سلمی اوسکی زوجہ کو حبس کیا اور عبداللہ مذکور شامل مصعب بن زبیر کے ہوگیا اسی واسطی فرمایا
ہے کر انما الاعمال بالخواتیم غرض مختار نی ابراہیم کو تاکید الکہا کہ موصل جاوی اور ابن زیاد ملعون سے لڑی ابراہیم
روانہ ہوا اور منزل بمنزل کوچ کرتا تہا تا اینکہ نہر خازر پر کہ چار فرسخ موصل سے ہی پہونچا اوسوقت ابن زیاد
ولدالزنا کو اطلاع پہونچی اوس لعین نے اسی ہزار فوج وسپاہ سی جانب نہر کوچ کر کی مقابل لشکر عراق کی مقام
کیا اوسوقت ابراہیم کی ساتھہ بیس ہزار فوج کی جمعیت تہی اشراف تہی سلیم ابن زیاد بدنہاد کی ساتھہ تھے
رئیس اونکا عمیر بن حباب تہا کہ ابراہیم سی صداقت رکہتا تہا ابراہیم نی خفیہ اوسکو خط لکہا اور وعدہ انعام و اکرام
کا بہت سا کیا اور لکہا کہ پاس اسلام مقتضی اس بات کا ہی کہ ابن زیاد بی ایمان سی لڑائی کرین نکہ ایسے کافر بیدین
کی اعانت کیجاوی جب خط اوسکو پہونچا اور مضمون اوسکا سونچا تو خیال کیا کہ جیسا ابراہیم کہتا ہے یہی صحیح
ہی فی الفور مع اپنی جمعیت ایکہزار سوار کی شامل لشکر ابراہیم کی ہوا ابراہیم نی بمقدمہ حرب و پیکار مشورت
پوچہی اوسنی کہا کہ جسقدر جلد ممکن ہو لڑائی کرو کہ روز بروز اوسکی لیئی کمک چلی آتی ہے جتنا طول کہینچیگا
اسیقدر زیادتی اون ملاعنہ کی متصور ہے اور تمہارا ضعف نیز ظاہر ہوجائیگا رات اسیطرح بسر ہوئی علی
الصباح بعد الصلوۃ ابراہیم نی تعد فوج انکا کیا اور صفین درست کین میمنہ پر سفیان بن یزید ازدی اور
میسرہ پر علی بن مالک جشمی کو مقرر کیا اور سردار سوارونکا طفیل بن لقیط نخعی کو کیا اور فہری پیادونکے
مزاحم بن مالک سکونی کو دی ابہی روشنی اچہی طرح نہین ہوئی تہی کہ لشکر شام پر جب وہ خواب غفلت

خواب غفلت مین تہی اور اپنی زیادتی پر مغرور تہی اور یہہ جانتی تہی کہ عراقی پیش قدمی نکر سکین گے حملہ کیا اوسوقت
وہ بہی ہوشیار اور درستی صفون مین معروف ہوئی میمنہ شام پر سراحیل بن ذی الکلاع ملعون اور میسرہ
پر ربیعہ بن مخارق غنوی اور جناح میسرہ پر جمیل بن عبد اللہ غنمی اور قلب میں حصین بن نمیر سکونی مقرر کیے
شامیون کی صف سے ضبعان کلبی باہر آیا اور کہا کہ ای شیعیان مختار کذاب و ابن اشتر گمراہ مین ضبعان ہون
کہ نجابت و فضیلت ہماری ظاہر ہے وس طائفہ سے ہون جو علی بن ابیطالب علیہ الصلوۃ والسلام سے بیزار ہین احوص
بن شداد لشکر عراق سے نکلا اور رجز پڑہی اور تفاخر بمحبت اہلبیت سالت کیا ضبعان نے نام پوچہا اوسنے کہا
منازل الابطال میرا نام ہے اوسنی کہا کہ مین مقرب الاجال ہون آپسمین لڑائی شروع ہوئی شامی ملعون
بضرب شمشیر واصل جہنم ہوا احوص نے اور طلب کیا داؤد دمشقی میدان آیا اور اپنی ناصبیت پر بہت فخر و مباہات
کی پہر لڑائی ہوئی دمشقی ملعون مارا گیا بعد اسکی احوص اپنی صف مین مظفر و منصور واپس آیا پہر حصین
بن نمیر ملعون لشکر ابن زیاد سے باہر آیا اور دونوں صفون مین کہڑی ہوکر یہہ رجز پڑہے + یا قادۃ الکوفۃ
اهل المنکر + وشیعۃ المختار و ابن الاشتر + هل فیکم قوم کرام العنصر + مهذب فی قومه
بمخبر + بین فرغوی فاصل الامر + اور حصین بن نمیر کو مخاطب کرکی کہا یا قاتل الشیخ الکریم الاذهر
بکربلا یوم التقاء العسکر + اعنی حسینا ذا الثناء المفخر + وابن النبی الطاهر المطهر
وابن علی البطل المظفر + هذا فخذها من هزبر قسور بعد اسکی شریک بن خزیم تغلبی نے حصین بن نمیر
ملعون پر حملہ کیا بعد چند ردو بدل کی شریک نے بضرب نیزہ حصین کو زین اسپ سے اوٹہا کی اتنا اونچا کیا کہ دونون
لشکرون نی دیکہا لشکر عراق سے آواز تحسین و آفرین کے بلند ہوئی اور اس بلندی سے اس ملعون کو پٹکا
کہ تمام اعضا اوسکی ٹوٹ گئی اور فوراً اتر کے سر کاٹ لیا جب شامیون نی یہہ کیفیت دیکہی نہایت خائف و
ہراسان ہوئی ابراہیم بن مالک صف لشکر سے باہر آیا اور بآواز بلند اہل عراق کو مخاطب کرکے کہا الا یا شرطۃ اللہ
و یا شیعۃ الحق و یا انصار الذین قاتلوا المحلین و لا د القاسطین لا تطلبوا اثرا بعد عین
هذا عبید اللہ بن زیاد قاتل الحسین بن علی یعنی ای شیعیان حق و یاران دین و لشکر خدا مقابلہ کرو تمام
اونکی کہ حرام خدا کو جنہوں نی حلال کیا ہے اور اونکی اولاد سے جنہوں نی حق سے عدول کرکی معاویہ ملعون سے موافقت
کی ہے اور جناب امیر المومنین علیہ السلام سے لڑائیان کین ہین اب وہ شخص حاضر ہے جسکی تمکو طلب تہی تمہاری
ہاتہہ مین آگیا ہے اب اسکو زندہ نچہوڑو اور کسی چیز کی تمنا سوای قتل اس ملعون کی نکرو یہہ عبید اللہ بن زیاد

حرامزادہ قاتل جناب سید الشہدا علیہ السلام لڑنے کو طیار ہے بعد اسکے ابراہیم نے حملہ کیا کہ رجز پڑھتا تھا اور تلوارین
مارتا تھا صدہا شامی قتل کیے اور کل اہل عراق نے بھی اسکے عقب حملہ کیا اور دونون لشکر آپسمین مل گئے اور لڑائے
بڑے زور وشور سے ہوئی عراقیون نے خوب شمشیر زنی کی **نظم** براہیم با لشکر خویش گفت + کہ از ما ہنرہا ست
اندر نہفت + یک امروز چون شیر جنگ آوریم + جہان بر بد اندیش تنگ آوریم + کزین تنگ تا جاودان
این جہان + بخندند بر تیغ گرز و سنان + دو لشکر بکین اندر آورد روی + ہمہ کینہ خواہ و ہمہ جنگ
جوی + خروشی بر آمد ز ہر دو سپاہ + برفتند یکسر سوی رزمگاہ + ز بس نعرہ و نالہ کرہ نای +
ہمین آسمان اندر آمد ز جای + ہمہ یال اسپان و دست عنان + ز گوپال و اسپ کمان و سنان +
تو گفتی جہان کام نر اژدہاست + و یا آسمان بر زمین گشتہ رست + ببندید رہ را روزگار گذر + ز بس
گرز و تیغ و سنان و سپر + چنان شد کہ کس روی کشور ندید + ز بس کشتگان شد زمین ناپدید +
ز شامی بسی نامور کشتہ شد + زمانہ بر ایشان ہمہ گشتہ شد + ہوا گشت چون روی زنگی سیاہ +
ز کشتہ ندیدند بر دشت راہ + ہمہ دشت تن بود خفتان و خود + تنا نرا ہمین داد سرہا درود +
خلاصہ ایسی لڑائی ہوئی کہ پیران روزگار کو یاد نہ تھی اور جماعت جنگ دیدہ سے منقول ہے کہ بعد لیلۃ الہریر
کی ایسے لڑائی صفحہ روزگار پر یاد نہین یعنی صبح صادق سے لڑائی شروع ہوئی حملے پر حملہ ہوتا تھا تمام ظہر و
عصر کی فرصت نہ ملی مگر بایما و باشارہ دونون نمازین ادا کین اور جبتک کہ آسمان پر ستارہ روشنی مثل نہین
فشانیش کمان تیر بر مغز گوش
ہوا تب تک لڑائی بند نہین ہوئی + درنگ کمان رفتہ در مغز ہوش + نہیب بلارک ز پرہای نور +
ز پرہای عقابان تہی کرد زور + بسر نیزہ از طاس گرنگون + بہر چرم فرو ریختہ طاس خون + سم بادپایان
بخون چون عقیق + شدہ بامدا زین بخون در غریق + سنان در سر کوکب افروختہ + سپر در سپر کوکب
اندوختہ + سر افشانی تیغ گردن گذار + بر آورد از جوی خون لالہ زار + بسوزن سنان سینہ را دوختہ
ز مقراضہ مقراض آموختہ + زہر قبضۂ خنجری در شتاب + بر آوردہ چون اژدہا سر ز خواب + جناب
باریتعالی شانہ نے اہل عراق کو یہ ہمت اور جرأت عطا فرمائی تھی باوجود اسکے کہ شامی اپنی طرف سے کوشش
مین کمی نہین کرتے تھے مگر عراقی اسقدر غالب آ گئے تھے کہ جیسے شاہین کبوتر پر غالب ہوتے ہیں اور ایک عراقی
مجمع شامیون مین اسطرح سے معلوم ہوتا تھا جیسا بھیڑیا گلہ بکریون مین آجاتا ہے ہزاران شامی اہل عراق کے
ہاتھ سے داخل جہنم ہوئے اور عراقیون نے اسقدر کوشش کے کہ جسکے نہایت نہین ثلث شب تک برابر حملے

برابر حملہ پر حملہ ہوتا تہا کہ شامی تاب مقاومت نہ لائی اور فرار اختیار کیا اور لشکر عراق نی اونکا تعاقب کیا
اس معرکے مین بہت سی شامی ماری گئی اور بڑی بڑی ملاعنہ شام کی مثل حصین بن نمیر و شرحبیل بن
ذی الکلاع و حوشب و غالب باہلی اور ابو اشرس سردار خراسان سب ماری گئی اور داخل جہنم ہوئی لعنۃ اللہ
علیہم اجمعین یہہ فتح عظیم بنام ابراہیم بن مالک تمام اقطار عالم مین مشہور ہوگئے اور حقیقت مین جیسا کار مختار بن
ابی عبیدہ ثقفی کا بخصوص قتل قتلہ اولاد رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شہرہ آفاق ہے ایسا ہی کام ابراہیم
سے بعد قتل ابن زیاد لعین ظہور مین آیا ہی + برآوند گردنکشان جای خویش + بپیوند گستاخ یاران خویش
دلیران باشتر نہادند پشت + وزان کارزار ندہ آمد بمشت + نگون گشت کوس و درفش و ستان +
شدہ ہیچ بیدار کیب از عنان + کہ دلشان زپیکار برگشتہ بود + زخون سران دشت آغشتہ بود + بانگ
زنان زان سپاہ گران + نماندند یک تن ز نام آوران + بسی نامدار از پی نام و ننگ + برآوند بر چیرہ
سر از بجنگ + زبس کشتگان کرد برگرد راہ + چو بازار محشر شدہ حربگاہ + لطف الہی ان دونون
کی شامل حال تہا جسکے سبب سی یہہ دونون علی رغم انف مخالفین دین مقصود دلی کو پہونچی اور اجرا وسکا
قیام قیامت تک باقی برقرار ہے ابراہیم سی منقول ہے جب لشکر بہاگ گیا اور گرد و غبار کم ہوا تو
دیکہا کہ ایک جماعت اون ملاعنہ سی ایسے معرکہ قتال مین سرگرم جنگ جدال ہے مین خود متوجہ ہوا تو دیکہا
کہ ایک شخص سرخ پوش لشکر کو لیے کہڑا ہی اور اونکو تحریص و ترغیب لڑائی کی کرتا ہی اور جو اوسکی قریب
جاتا ہی وسکو قتل کرتا ہی مینی اوسپر حملہ کیا اور بضرب شمشیر ایک ہاتہ اوسکا کاٹ ڈالا وہ صدمہ اس ضرب سی
گرا مینی گرتی کو نیزہ مارا کہ واصل جہنم ہوا اوسکے گرتے وقت مجکو خوشبوی مشک آئی تہی بعد اسکی لڑائی نے
زور پکڑا فرصت تفحص و تفتیش کی ہوئی بعد فرار بقیۃ السیف کی بعض لشکریونسی کہا کہ اس نشان سے
قریب نہر اوسکے لاش کو جب تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ وہ کشتہ ابن زیاد ملعون کا تہا سر اوسکا کاٹ لانے
جسد کی تمام رات حفاظت کی اونکو سب اہل عراق نے پہچان لیا ابراہیم شکر الہی بجا لایا سید ابن طاؤس فرماتے
ہین کہ ابن زیاد ماہ صفر مین مارا گیا اور دیگر اہل حدیث نی لکہا ہے کہ جنگ جاذر روز عاشورا واقع ہوا اور
عمر ملعون اوس لعین کی ۳۹ برس کی تہی ۸۰ ہزار لشکر سی لڑنیکو آیا تہا جسمین سے ستر ہزار نفر اس
لڑائی مین مجرے شام تک معہ ابن زیاد ولد الزنا داخل سقر ہوئی دس ہزار کشتہ و خستہ بہاگ بہاگ
کر جان بچا لیگئی جسکو لشکر عراق نی اسقدر مال و اسباب نقد و جنس اسپ و اشتر و گوسفند لوٹا کہ تعداد

اوسکے خارج از بیان ہے شعرای عرب نے قصیدی بہت سی اس فتح مین تصنیف کئی ایک غلام ابن زیاد
کا بہاگ کر گرشتہ و خستہ شام مین عبد الملک بن مروان تک پہونچا عند الاستفسار احوال ابن زیاد اوسنے
بیان کیا کہ جب لشکر عراق سی مقابلہ ہوا اور لڑائی شروع ہوئی اور جنگ مغلوبہ ہوا ابن زیاد بدنہاد خوب
لڑا کر تشنگی اوسپر غالب ہوئی مجہسی پانی طلب کیا مین پانی لایا اوسنی پیا اور سر و صورت پر ڈالا
پہر حملہ کیا غلام لکہتا ہی کہ پہر مینی اوسکو نہ دیکہا معلوم نہین کہ کہان مارا گیا ہے راوی کہتا ہی کہ مین اس معرکہ
مین ابراہیم کی ساتہہ تہا اس کثرت سی لوگ لشکر شام سی مارے گیئ کہ شمار اونکا مشکل تہا ابراہیم نی حکم دیا کہ
جسطرح ہوسکے مقتولین کو شمار کرو جماعت کثیر نی لکڑے سی اونکو گنا تو ستر ہزار آدمی مقتول اوس لشکر کا
حساب مین آیا پہر ابراہیم نی حکم دیا کہ بدن نحس ابن زیاد کو سولی پر لٹکا دو چنانچہ لٹکایا گیا دونون خصیے
اوسکے ننگی معلوم ہوتے تہے پس ابراہیم نی سر اوسکا معہ بڑی بڑی ملاعنہ کی سرون کے کوفہ کو روانہ کیا
ان ایام مین مختار بہت مشوش ہوا تہا اسلئی جمعیت کثیر بہم پہونچا کی کوفہ سی جانب مدائن کوچ کیا اور
کوفہ مین سائب بن مالک کو نائب قرار دیکی مدائن مین پہونچکی خطبہ پڑہا اور لوگونکو تحریص و ترغیب
قتال کی کی کہ ابراہیم کی اعانت کو جائین شعبے کہتا تہا کہ مین مختار کے ساتہہ آیا تہا ناگاہ خبر خوشی کی آئی
کہ ابن زیاد بدنہاد معہ بڑی بڑی ملاعنہ سرداران شامی مارا گیا اور ستر ہزار آدمی لشکر شام سی اس معرکہ مین
قتل ہوئی فرط خوشی سے مختار کا یہہ حال تہا کہ روح بدن سی پرواز کری فوراً مختار نے جانب کوفہ کوچ
کیا شعبے کہتا ہے کہ ہمکو لوگ بعداوت جناب امیر المومنین علیہ السلام متہم کرتی ہے حالانکہ بعد شہادت جناب
امام حسین علیہ السلام رویا مین دیکہا کہ دروازی آسمان کی کہلے اور لوگ بلباس سبز زمین پر آئی ہین سب قاتلون
کو قتل کرتے ہین اور آگ مین جلا دیتی ہین تہوڑا عرصہ گذرا تہا کہ مختار نے خروج کیا اور قاتلون کو پکڑ پکڑ
کرنے النار کیا بروایت شعبی منقول ہے کہ جنگ حاذر بروز عاشورا ۶۷ھ ہجری کو واقع ہوا جب سر عبید اللہ
بن زیاد ولد الزنا اور روساء لشکر شام کی کوفہ مین آئی مختار چاشت کہاتا تہا شکر خدا بجا لایا بعد تناول طعام
اون سرون کی قریب آیا چند لاتین سر و صورت ابن زیاد بدنہاد پر مارین اور جوتا پہینکدیا کہ اسکو پاک کر لاؤ
کافر نحس سے مس ہوا ہے ابو الطفیل سے روایت ہی کہ سر ابن زیاد پر کپڑا پڑا تہا جب کپڑا اوٹہا کے دیکہا تو
سانپ دماغ کو کہا کر نکلتا ہے بعد اسکے سرون کو کوفہ کی بازار مین نصب کردیا تیسری دن ہمراہی بعض
خواص اصحاب کی اون سرون کو معہ تیس ہزار اشرفی کی خدمت مین محمد بن الحنفیہ کی روانہ کیا اور

اور عرضی میں مضمون لکھی کہ ایک جماعت کو شیعیان اہلبیت طہارت سی ابن زیاد کی ساتھ لڑنیکو بھیجا تھا
اور جناب باری عز اسمہ وجل جلالہ وعم نوالہ پر توکل کرکے امیر المومنین علیہ السلام کی شیعہ بکمال خشم وجرت
روانہ ہوئی ستے کہ قریب موصل کے نہر خازر پر نائرہ جدال و قتال گرم ہوا اول صبح سی ڈیڑھ پہر رات گئے
تک لڑائی سخت ہوئی اہل عراق فتحیاب ہوئی اوس ملعون نطفہ حرام کی معہ ستر ہزار شامی و مروانی
اور اعوان و انصار کی سر میدان قتل کیا اور سر اونکی کاٹ کی لائی حمد کرتا ہوں خدای تبارک و تعالی شانہ
کی کہ خون تمہارا دشمنو نسی طلب کیا اور اونکو ہلاک کیا کہ جس سے آپکے دوست خوش ہوئی اور خوش
ہونگی جب خط اور سر ہونچی محمد بن الحنفیہ نی سجدہ شکر کا کیا اور مختار کو دعای خیر دی اور کہا جزاہ اللہ
خیر الجزاء مختار کا حق سب اولاد عبد المطلب پر واجب ہو گیا خداوندا ابراہیم بن مالک کی محافظت کر
خداوندا اوسکی مدد فرما خداوندا اوسکو توفیق دی کہ اعدای دین کو قتل کری خداوندا اوسکو دنیا و آخرت مین
بخشش دی بعد اوسکے سر ونکو بخدمت جناب سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام روانہ کیا جسوقت
سر پہونچی اوسوقت حضرت بہی جماعت مومنین کی ساتھہ کہانا تناول فرماتی تہے جب نظر اون سرون
پر پڑی سجدہ شکر ادا کیا اور مختار کو دعای خیر فرمائی اور فرمایا جب ہمکو ابن زیاد کی پاس لیگئی تہے
تب وہ ملعون کہانا زہر مار کرتا تہا مینی جناب باری عز اسمہ سی عرض کیا ہی کہ الہی والہ آبائی مجہی زندہ رکہیو
جبتک سر اوس ملعون کا میری روبرو آئی اور مین چاشت کہاتا ہون اور اوس روپیہ کو شیعیان اہلبیت
پر تقسیم کرو یا امام بحق ناطق جعفر بن محمد صادق علیہما السلام سی منقول ہے کہ سات برس تک زنان بنی ہاشم
نی سرمہ نہین لگایا خضاب نہین کیا اور دہوان کہانا پکانیکا گہروںسی بلند نہین ہوا جبتک کہ عبد اللہ بن زیاد
کا سر کاٹ کی مختار و ابراہیم نی مدینہ مین نہین بہیجا ای حضرات مومنین و شیعیان آل طہ ویٰسین یہانسے
شدت اس غم و اندوہ کو خصوص جو اہلبیت رسالت پر گذری خیال کرو اور خوب دل کہول کر گریہ
و بکا کرو کہ کس قدر رنج و قلق غم و حزن مصیبت و ماتم اس واہیہ واہیہ و مصیبت کبرا اہلبیت عصمت و
خاندان نبوت و ولایت پر گذرے قریب اسکی ہے جو جناب صادق علیہ السلام سی منقول ہے کہ مقدمہ کربلا سے
اور مصیبت امام حسین علیہ السلام نی ہمارا عیش منغص کر دیا ہی فاطمہ بنت امیر المومنین علیہ السلام سی روایت
ہی کہ کسی عورت نی ہم مین سی مہندی نہین لگائی شانہ نہین کیا سرمہ نہین ڈالا جبتک کہ مختار نے سر ابن زیاد
لعین کا کاٹ کی مدینہ مین نہین بہیجا منقول ہے کہ مختار نی ۱۸ ہزار دو خاطر نا قتل کئی ہین جو معرکہ کربلا میں

ولد الحرام شقی ازلی عمر ابن سعد لعین کی ساتھ آئی تھی اور لڑائیوں مین جو ماری گئی اونکا حساب نہین غرضکہ
مختار نے ایسا کام کیا ہی کہ ابتک نہ کسی علوی سی اور نہ کسی ہاشمی سے ظہور مین آیا ہی یعنی ابن زیاد و عمرو شمر
و سنان و خولی ابن اشعث وغیرہ سب ملاعنہ کو جسکی تفصیل گذری ہے بکمال ذلت وخواری قتل کیا اور آگ
مین جلا دیا اور اہلبیت طہارت کی دلونکو خوش کیا ادخال السرور فی قلب المومن کی ثواب کا حساب نہین
چہ جائیکہ ادخال السرور فی قلب الامام الذی افترض اللہ طاعتہ علی العالمین اللھم اغفر المختار و ابراہیم و انصارہما
برحمتک الواسعۃ وانت الغفور الرحیم صاحب ریاض الشہادت فرماتی ہین کہ بعض احادیث مذمت مختار مین وارد
ہوئی ہین مثل اوسکی جو بصائر الدرجات مین عبد اللہ بن سنان سی منقول ہے کہ فرمایا جناب صادق علیہ السلام
کہ جب جناب باری عز اسمہ کی مشیت متعلق ہوتی ہے کہ اپنی دوستون کا بدلا دشمنون سے لی تو اشرار خلق کو اونپر
مسلط کرتا ہے اور اپنی دوستون کی نصرت اونکی ہاتھ کرا دیتا ہی اور جب چاہتا ہی کہ آپ بدلا لی تو اپنی دوستونکو
مسلط کرتا ہے جیسا کہ حضرت یحیی علیہ السلام کی لئی بخت نصر کو مسلط کیا اور امام حسین علیہ السلام کی واسطی مختار
کو مسلط فرمایا + کشی نے روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتی تھی کہ مختار نی بہت سی تحفے
تحائف عراق سی معہ خط خدمت حضرت سید الساجدین علیہ السلام مین بھیجی جب ادن لوگون نی اذن حاضر ہونیکا
طلب کیا تو حضرت نی فرمایا کہ مین دروغگویونکو اذن آنیکا نہین دیتا اور خط نہین پڑھتا لاچار ملازمان مختار نے
سر نامہ بدل کی محمد بن الحنفیہ کے نام کر دیا اور اونکی پاس معہ تحفہ وغیرہ حاضر ہوئی اونہون نی قبول کیا کتاب
مختصر مین شیخ حسن بن سلیمان نی روایت کی ہے کہ مختار نی لاکھہ درہم بطور نذر کی حضرت سید الساجدین علیہ السلام
کی واسطی بھیجی حضرت اوسکی قبول کو مکروہ جانتی تھی اگر قبول نفرماتی تو مختار ناخوش ہوتا ناچار وہ درہم
ایک مکان مین رکھہ کر سر بمہر کر دی بعد مختار کی عبد الملک کو اس کیفیت سی اطلاع دی اوسنی لکھا کہ آپ
تصرف فرمائین آپ کو گوارا ہو حضرت مختار پر لعنت کرتی تھے اور فرماتی تھے مختار نی ہم پر افترا کیا ہی اور نیز
خدا یتعالی پر افترا کیا ہے کہ کہتا ہے مجھپر وحی آتی ہی درسوا اسکی بہت چند روایتین ہین لیکن ظاہر ہے کہ یہہ اخبار
ذم و قدح تقیہ پر محمول ہین اور دوسری حدیث مشعر اسکی ہے کہ زمانہ بنی امیہ لعنہم اللہ کا تہا اور حضرات
کمال تقیہ مین بسر کرتی تھے اس زمانہ مین حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب اخ رسول زوج بتول
علیہم الصلوۃ والسلام کو سب و شتم معاویہ بن ابو سفیان لعین کی ممبر و منبر پر ناسزا کہتی تھے اور اہلبیت طہارت و
خاندان نبوت کی بے ادبی کرتے تھی اور شیعیان مخلص کو جو اذیتین تو سب لئام سی پہونچی ہین

پہونچی ہین مخفی نہین ایسی وقت مین کسطرح مختار جیسی شخص کے جو علانیہ شمانیہ و مردانیہ کو اور تمامی
اعدای اہلبیت رسالت سے لڑتا تہا اور قاتلان امام حسین علیہ السلام کو خاص عراق مین پکڑ پکڑ اس ذلت و
رسوائی سے قتل کرتا تہا کیا تعریف کرسکین مختار نے عبد اللہ بن زبیر و عبید اللہ زیاد کی لشکرون کو بارہا
مرتبہ قتل کیا خاص ابن زیاد کو ستر ہزار آدمی سے معرکہ جاذر مین کہ معارک مشہورہ و معروفہ سی ہے
داخل سقر کیا اور قاتلان جناب امام حسین علیہ السلام کو قتل کرتا تہا چنانچہ منقول ہے کہ تین لاکہہ آدمی مختار نی قتل کے
کہ سب مخالف اہلبیت کی تہی اور اظہار محبت اہلبیت مین ہرگز اوسکو تقیہ نہ تہا اور اکابر بنی امیہ وغیرہ ملاعنہ
کی سرکاٹ کاٹ کی خدمت حضرات مین بہیجتا تہا اور مکرر عرضیان اور تحفہ ہدایا روانہ کرتا تہا اب حضرات
معصومین اگر ناخوشی اپنی مختار سی ظاہر نفرماتی تو اپنی تئین اور شیعیان خالص کو تہلکہ مین ڈالتی جب زرارہ
بن اعین و ہشام بن الحکم وغیرہ اونکی کہ خاص شیعیان اہلبیت سی تہی بوجہ شہرت اپنی کی مذمت کی ہو تو
مختار کی مذمت تو ضرور تہی کہ علانیہ اعدای اہلبیت کو قتل کرتا تہا اور خلفای جور سی لڑتا تہا + اور حضرات تحف و
ہدایا مع نقد مرسلہ مختار کو گاہ قبول فرماتی تہے اور گاہ مسترد کرتی تہی کبہی حکام جور کو اطلاع کرتی تہی تا کہ
اونکو شبہ نہو اور یہہ نکہین کہ خروج مختار باشارہ حضرات ہی + البتہ بعض احادیث ذم کو حمل کرنا تقیہ پر
بظاہر بعید ہی جیسا کہ سماعہ بن مہران نی جناب صادق علیہ السلام سی روایت کی ہے خلاصہ بقدر ضرورت یہہ
ہی جب اہل محشر پل صراط سی عبور کرینگے تو جہنم سی آواز آویگی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
مجہی نجات دیجیے حضرت کچہہ خیال نفرماینگے تا اینکہ نوبت خاص آل عبا تک پہونچیگی اور وہ شخص کہیگا
کہ مین آپکے اعدا کو قتل کیا اور تمہارا خون اونسی لیا یا امام حسین علیہ السلام میری فریاد کو پہونچیے اوسوقت
جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماینگے کہ یا حسین اسنی تم پر حجت تمام کی اوسکی فریادرسی کرو جناب خاص
آل عبا مثل عقاب جاکر اوسکو نکال لاوینگے سماعہ نی عرض کی کہ یا ابن رسول اللہ وہ کون ہے حضرت نی
ارشاد کیا کہ مختار ہے سماعہ نی پہر عرض کی کہ وہ کیون معذب ہوگا حالانکہ اوسنی بڑی بڑی کارنمایان کیی
ہین حضرت نی فرمایا کہ اگر دل اوسکا چیر کے دیکہی تو محبت اون دونونکی بقدر دانہ رائی کے پائی جاتی انتہی سمجہنا
ہی محبت شیخین کیا بری چیز ہے خدا تعالی اپنی بندونکو اس بلا سی نجات دی کہ کیسی کیسے کاملین و راسخین
کو خراب کریگی یہہ خیال ہو حب شیخین کا ذکر اس طرح اس روایت مین موجود ہی تو محمول تقیہ پر کیونکر
ہوسکتی ہے کیونکہ خلفای بنی عباس سوای چند اشقیای متاخرین خلفای ثلثہ کو ظالم غادر غاصب حقوق

اہلبیت طہارت چاہتی تہی اور لعن و تبرا مین ہر گز ہمت کو صرف نہ کیا اور جو ایذا اہلبیت کو انکی ہاتھہ سی پہونچی تو وہ بخشنا فی
الملک عقیم پہونچی لہذا یہ فقرہ بہی منافی تقیہ ہوا اور انتساب بجانب کیسانیت و اعتقاد بامامت محمد بن الحنفیہ انکا احتمال
اول گذر چکا ہی بعض خواص اصحاب نی جناب حضرت سید الساجدین علیہ السلام کی خدمت عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم جناب امیر المومنین علیہ السلام نی خروج مختار سی خبر دی ہے لاکن تعین وقت نہین فرمائی حضرت نے
فرمایا کہ آج سی تین سال مین خروج کریگا اور سر عبید اللہ ابن زیاد و شمر ذی الجوشن فلان روز ایسے وقت کہ ہم چاشت
تناول فرماتے ہونگی لائینگے اور ہماری سامنی رکہینگے جب وہ دن قریب آیا ایکدن کہانا کہاتے تہی کہ اصحابنے
عرض کی کہ یا حضرت وہ زمانہ قریب ہے ارشاد کیا کہ تم خوشحال ہو کہ رشتہ حیات اعدای اہلبیت کا کٹ گیا لوگون
نی عرض کیا کہ کہان حضرت نی فرمایا کہ مختار نی کوفہ مین خروج کیا فلان تاریخ سر عبید اللہ بن زیاد وغیرہ ملاعنہ کے
آئینگی غرض جب روز موعود آیا تو حضرت تعقیب صلوۃ صبح سی فارغ ہو کی چاہتی تہے کہ چاشت تناول فرماوین
کہ ملاعنہ کے سر مرسلہ مختار داخل ہوئی حضرت نی سجدہ شکر ادا کیا اور بحق مختار دعای خیر فرمائی روایت ہے ثقات
کہتی ہین کہ اوسدن سے کہ حضرت نی فرمایا تہا جبدن تک سر آئی حساب کیا تو تین سال کامل ہوی تہی اگرچہ اوقات
چاشت دسترخوان پر کسی قسم شیرینی ہوا کرتی تہی جبدن یہہ سر آئی اوسدن شیرینی نہ تہی کسینے عرض
کی کہ ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آج کوئی مٹہائی نہین حضرت نی فرمایا کہ اس سے زیادہ کیا مٹہائی

ہوگی کہ سر اعدای اہلبیت کی کٹی ہوی روبرو

حاضر ہین اور ہم چاشت کہاتی ہین پہر

حضرت نی فرمایا کہ الحمد للہ

رب العالمین

اور بہت خورسند

ہوئی اور مختار کی حق

مین دعای خیر فرمائی

فقط

ترجمہ کیا اسکو جناب سید کرار حسن صاحب حسینی نقوی نی کتاب ریاض الشہادۃ وغیرہ سی بمقام

جگراؤن پیرامی سنہ ۱۲۹۳ ہجری مین